ثنای فراوان خا ی دو جہان رنگین فرما گل و ریحان
کہ ان ایام بہار طراوت بخش مین یہہ حکایات دلاویز عبرت خیز واقفان اسرار خلد
Checked 1978
اخوان الصفا
ہندی
باہتمام
جناب قاضی ابراہیم صاحب
اقاضی نور محمد
شہر بمبئی کے مطبع حید
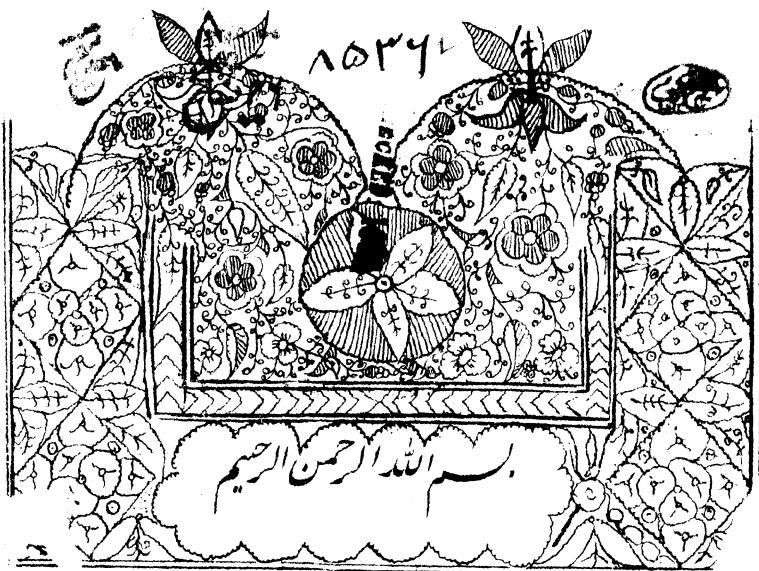
درود نامحدود واسطے سید المرسلین وخاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ
وسلم کے لائق ہی جسنے گمراہون کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت
پر پہنچایا اسی کے سبب ہمنے ہر ایک امت پر بموجب آیت کریمہ کنتم خیر امۃ
کے مرتبہ فضیلت کا پایا

ابیات

محمد سرور کون ومکان ہی	محمد پیشوائے انس وجان ہی
اسی سے عاصیون کی ہی شفاعت	وہی ہی حامی روز قیامت

صلواۃ وسلام اسکی آل واصحاب پر جنکے سبب دین واسلام نے قوت
پائی اور انھون نے ہم کو راہ ہدایت کی دکھلائی — بعد اسکے عاصی
پرمعاصی اکرام علی یہہ کہتا ہی کہ جب مین بموجب حسن ایما جناب صاحب
عالی منزلت والا اقتدار حکمت مین تمام حکماء زمانے سے برتر دانائی مین
عقل حاوی عشر خداوند نعمت سترابرہم لاکٹ صاحب بہادر دام اقبالہ
کے اور موافق طلب اخی واستادی جناب بہائی صاحب قبلہ مولوی تراب علی
صاحب دام ظلہم کے شہر کلکتہ مین آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف
ملازمت کے مورد عنایت ورحمت کا ہوا ازبسکہ صاحب موصوف کو کمال
پرورش منظور تھی سرکار کمپنی بہادر مین نوکر رکھوا کر اپنے پاس متعین کرلیا
بعد چند روز کے باستصواب جناب عالی شان زبدۂ دانایان روزگار
سردفتر عقلاء عالی مقدار مدرس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر
دام دولتہ نے فرمایا کہ رسالہ اخوان الصفا کہ انسان وبہائم کے مناظرے
مین ہی تو اسکا زبان اردو مین ترجمہ کر لیکن نہایت سلیس کہ الفاظ
اس مین نہ ہوین بلکہ اصطلاحات علمی اور خطبے بھی [illegible]
نہین ہین قلم انداز کر صرف خلاصہ مضمون مناظرہ

فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورۂ اُردو مین لکھا خطبون کو نکال ڈالا
اور اکثر اصطلاحات علمی کہ مناظرے سے اُنکو علاقہ نہ تھا ترک کین مگر بعضے
خطبے اور اصطلاحات ہندسی وغیرہ کہ اصل مطلب سے متعلق تھے باقی رکھے فی الواقع
اگر اِس رسالے کی صنعت و رنگینی پر نگاہ کیجئے تو ہر ایک خطبہ اِسکا معدن فصاحت
ہی اور ہر ہر فقرہ مخزنِ بلاغت ہر چند کہ عوام الناس ظاہر عبارت سے اُس کی
صرف مضمون مناظرے کا پاتے ہین مگر علماءِ دقیقہ شناس ادراک معانی سے
دقائق و معارف الٰہی کا حظ اُٹھاتے ہین مصنفین اِسکے ابو سلیمان ابو الحسن ابو احمد
وغیرہ دس آدمی باتفاق یکدیگر بصرے مین رہتے تھے اور ہمیشہ علم دین کی تحقیق
مین اوقات اپنی بسر کرتے چنانچہ اکاون رسالے تصنیف کئے ہر ۔۔۔
وغیرہ اُن مین لکھے ہیہ ایک رسالہ اُن مین سے انسان ۔۔۔ ہیوان
مناظرے مین ہی طرفین کی دلیلین عقلی و نقلی اس مین بخوبی بیان کین
قیل و قال کے بعد انسان کو غالب رکھا اور غرض اُن کو اِس مناظرے سے
فقط کمالاتِ انسانی بیان کرنا ہی چنانچہ اِس رسالے کے آخر مین لکھا ہی کہ جن
وصفون مین انسان حیوان پر غالب آئے وہ علوم و معارفِ الٰہی ہین کہ
ہمنے اکاون رسالے مین بیان کیا ہی اور اِس رسالے مین مقصود یہی تھا
کہ حقائق و معارف حیوانات کی زبانی بیان کیجئے تاکہ غافلون کو اُسکے دیکھنے سے
کمالات حاصل کرنے کے واسطے رغبت ہووے ترجمہ اِس رسالے کا ملاحظہ
۔۔۔ ذوالاقتدار زبدۂ نوئینان عالی مقدار حاتم دوران افلاطون زمان
سرورِ ان بہادر بہادران نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو بہادر دا
مین کہ سن ہجری بارہ سو چبیس اور عیسوی اٹھارہ سو
پہلی فصل بنی آدم کی ابتدا ۔۔۔

پیدایش اور حیوانات کے ساتھہ اُن کے مناظرے اور جنون کے بادشاہ بیوراسب حکیم کے حضور اُن کے استغاثہ کرنے اور اُس حکیم کے انسان کو بلانے مین

لکھنے والے نے احوال ابتدائے ظہور بنی آدم کا یون لکھا ہی کہ جب تک بنی آدم
تھوڑے تھے سدا حیوانون کے ڈر سے بھاگ کر غارون مین چھپتے اور درندون
کے خوف و خطر سے ٹیلون اور پہاڑون مین پناہ لیتے اتنا بھی اطمینان نہ تھا
کہ دو چار آدمی مل کر کھیتی کرین اور رکھاوین اسکا کیا ذکر کہ کپڑا بنین اور بدن
چھپاوین غرض پھل پھلاری ساگ پات جنگل کا جو کچھہ پاتے کھاتے اور درختون
کے پتون سے تن کو چھپاتے جاڑون مین گرم سیر جاگہہ مین رہتے اور گرمیون مین
زمین سرد کا رہنا اختیار کرتے جب اس حالت مین تھوڑی مدت گذری اور
اولاد کی بہتایت ہوئی تب تو اندیشہ دام و دد کا کہ ہر ایک کے جی مین سمایا تھا
بالکل نکل گیا پھر تو بہت سے قلعے شہر قریے نگر بسا کر چین سے رہنے لگے زراعت
کا سامان مہیّا کر کے اپنے اپنے کار و بار مین مشغول ہوئے اور حیوانون کو دام
مین گرفتار کر کے سواری باربرداری زراعت کشت کاری کا کام لینے لگے ہاتھی
گھوڑے اونٹ گدھے اور بہت سے جانور کہ سدا جنگل بیابان مین شتر بے مہار
پھرتے ... ان جی چاہتا تھا اچھا ہرا سبزہ دیکھکر چرتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا
سو اُن ... کے رات دن کی محنت سے چھل گئے پٹھون مین غار پڑ گئے
ہر چند بہت سا چیختے چنگھاڑتے پر حضرت انسان کب کان دھرتے اکثر وحشی
خوف گرفتاری سے دور دست جنگلون مین بھاگے طائر بھی اپنا بسیرا چھوڑ
بال بچون کو ساتھہ لے اُن کے دیس سے اُڑ انچھو ہو گئے ہر ایک بشر کو یہہ خیال
تھا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہین کس کس مکر و حیلے سے پھندے اور جال

بنا بنا اُن کے درپے ہوئے اِس دار و گیر مین ایک مُدّت گذری یہان تک کہ
اللہ تعالے نے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت
کے لیئے بھیجا نبی برحق نے گمراہون کو شریعت کی راہ دکھائی بعضے جنات نے بھی
نعمت ایمان و شرافت اسلام کی پائی جب اِس پر بھی ایک زمانہ گذرا اور بیوراسپ
حکیم جنکہ لقب اُسکا شاہ مردان تھا قوم جنات کا بادشاہ ہوا ایسا عادل تھا
کہ جسکے عہد مین باگھ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے کیا دخل کہ کوئی ٹھگ جھوٹا
دغا باز اچکا اُسکے قلمرو مین رہنے پاوے جزیرۂ بلاصاعون نام کہ قریب خط اُستوا
کے واقع ہے اُس شہنشاہ عادل کا تخت گاہ تھا اتفاقاً ایک جہاز آدمیون کا
باد مخالف کے سبب تباہی مین اگر اُس جزیرے کے کنارے جا لگا جتنے سوداگر
اور اہل علوم کہ جہاز مین تھے اتر کر اُس سرزمین کی سیر کرنے لگے دیکھا تو عجب
بہار ہے کہ رنگ برنگ کے پھول اور پھل ہر ایک درخت مین لگے نہرین ہر طرح
جاری حیوانات ہرا ہرا سبزہ چر چگ کر بہت موٹے تازے آپس مین کلولین کر
رہے ہین ازبسکہ آب و ہوا وہان کی بہت خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا
دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پھر جائے آخر مکانات طرح طرح کے بنا بنا اُس
جزیرے مین رہنے لگے اور حیوانات کو دام مین گرفتار کر کے بدستور اپنے کار
و بار مین مشغول ہوئے وحشیون نے جب یہان بھی [illegible] کا ہی
آدمیون کو تو یہی گمان تھا کہ یہ سب ہمارے غلا[illegible] کے کا [illegible] فسام
کے پھندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کے فکر مین ہوئے جب حیوانون کو بھی
زعم فاسدون کا معلوم ہوا اپنے رئیسون کو جمع کر کے دار العدالت مین حاضر ہو
اور بیوراسپ حکیم کے سامھنے سارا ماجرا ظلم کا کہ ان کے ہاتھون سے اٹھایا تھا
مفصل بیان کیا جس وقت بادشاہ نے تمام احوال حیوانون کا سنا وہین

فرمایا کہ ہان جلد قاصدون کو بھیجین آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ
اُن مین سے ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے کہ نہایت
فصیح و بلیغ تھے بمجرد طلب بادشاہ کے حاضر ہوئے ایک مکان اچھا سا اُنکے
رہنے کے لئے تجویز ہوا بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی رفع ہوئی اپنے
سامنے بلایا جب اُنھون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دے آداب و
کورنش بجا لا اپنے اپنے قرینے سے کھڑے ہوئے یہہ بادشاہ تو نہایت عادل
منصف جوانمردی اور سخاوت مین اقران و امثال سے سبقت لے گیا تھا
مانند اُسکے غریب و غربا یہان آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی
زبردست عاجز پر کوئی زبردست ظالم ظلم نہ کر سکتا جو چیزین کہ شرع مین
حرام ہین اُس عہد مین بالکل اُٹھہ گئی تہین ہمیشہ سوائے رضامندی اور
خوشنودی خدا کے کوئی امر ملحوظ خاطر نہ تھا اُس نے نہایت خلق و اخلاص سے
اُن سے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے ہمارے تمہارے تو خط و کتابت
بھی نتھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک آپہنچے ایک شخص اُن مین سے کہ جہان
دیدہ اور فصیح تھا تسلیمات بجا لا کر کہنے لگا کہ ہم عدل و انصاف بادشاہ کا سنکر
حضور مین حاضر ہوئے ہین اور آج تک اِس آستانہ دولت سے کوئی دادخواہ
محروم نہین پھرا ہی اُمید یہہ ہی کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے فرمایا کہ عرض
تمہاری کیا ہی عرض کیا کہ ای بادشاہ عادل جیوانات ہمارے غلام ہین اُن
مین سے بعضے متنفر اور بعضے اگرچہ جبراً تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ نے
پوچھا کہ اِس دعوے پر کوئی دلیل بھی ہی کیونکہ دعوے بے دلیل دارالعدالت
مین سُنا نہین جاتا اُس نے کہا ای بادشاہ اِس دعوے پر بہت سی دلایل
عقلی و نقلی ہین فرمایا بیان کرو اُن مین سے ایک شخص کہ حضرت عباس

رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے تھا منبر پر چڑھکے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت
سے پڑھنے لگا حمد اُس معبودِ حقیقی کے لائق ہے جسنے پرورش عالم کے
زمین پر کیا کچھ مہیا کیا اور کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البنیان کے واسطے
کیسے کیسے حیوانات پیدا کئے خوشا حال ان کا جو اُس کی رضامندی مین راہ
عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کھئے اُن لوگون کو جو نافرمانی کرکے ناحق اُس سے
برگشتہ ہوتے ہین اور درود بے حد واسطے نبیّ برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سزاوار ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے پیچھے سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت
کے لئے بھیجا اور سب کا اُسے سردار بنایا تمام جن و بشر کا وہی بادشاہ ہے
اور روز آخرت مین سبکا پشت و پناہ صلواۃ و سلام اُسکی آل پاک پر جنکے سبب
دین و دنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے رواج پایا غرض ہر آن مین شکر ہے
اُس صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو پیدا کیا اور اپنی قدرت
کاملہ سے اُسکو صاحب اولاد بنایا اور اُس سے حوا کو پیدا کرکے ہزارون
انسانون سے روئے زمین کو آباد کیا اور سارے مخلوقات پر اُن کو شرف
بخشا تمام خشکی و تری مین مسلّط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کھانا کھلایا چنانچہ آپ ہی
قرآن مین فرماتا ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ
حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ حاصل اس کا یہہ ہے کہ سب حیوانات تمھارے لئے
ہوئے ہین اِن سے فائدے اُٹھاؤ اور کہاؤ اور اُن کی کھال اور بال سے
پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین بھیجوانا اور شام کو پھر گھرون مین
لے آنا تمھارے واسطے زیب و آرائش ہے اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ یعنے خشکی اور تری مین اونٹون اور کشتیون پر سوار ہو
اور ایک جا یون ارشاد کیا ہے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا یعنے گھوڑے

خچر گدھے اس واسطے پیدا ہوئے ہین کہ ان پر سواری کرو اور ایک موضع
مین کہا ہی لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ
ان کی پیٹھون پر سوار ہوا اور اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اور
بہت آیات قرآنی اس مقدمے مین نازل ہین اور توریت و انجیل سے بھی
مفہوم ہوتا ہی کہ حیوانات ہمارے لئے پیدا ہوئے ہین بہر صورت ہم انکے
مالک ہیئے ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا
کہ اس آدمی نے آیاتِ قرآنی لپنے دعوے پر گذرانین اب جو کچھہ تمھارے خیال مین
آوے اسکا جواب دو یہہ سنکر خچر زبان حال سے یہہ خطبہ پڑھا حمد ہی اُس
واحدِ پاک قدیم بے نیازکی شان مین کہ موجود تھا قبل ایجاد عالم کے نہ زمانین
نہ مکان مین ایک کُن کے کہنے مین تمام کائنات کو پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو
آب و آتش سے ترکیب دے مرتبہ بلندی کا بخشا ایک پانی کے قطرے سے آدمؑ
کی نسل ظاہر کرکے آگے پیچھے دنیا مین بھیجا کہ اُس کی آبادی مین مشغول ہون
خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کماینبغی بجا لاکر فائدہ اٹھاوین نہ یہہ
کہ اُن پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اُسکے یون کہنے لگا کہ ای بادشاہ یئے
آیتین جو اس آدمی نے پڑھین اُن سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ہی کہ ہم ان کے
مملوک ہین اور یہہ ہمارے مالک کیونکہ ان آیتون مین ذکر اُن نعمتون کا ہی
کہ اللہ تعالے نے ان کو بخشین ہین چنانچہ یہہ آیات قرآنی اس پر دال ہین
سَخَّرَهَا لَكُمْ كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ الخ یعنے اللہ تعالی نے حیوانات
کو تمھارے تابع کیا ہی اور کہ تابع کیا ہی آفتاب و مہتاب اور ہوا اور ابر کو اُس
سے یہہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ ئیے ہمارے مالک اور ہم انکے غلام ہین بلکہ اللہ
تعالی نے تمام خلایق کو آسمان و زمین مین پیدا کرکے ایک دوسر کا تابع کیا

اس لئے کہ آپس مین ایک دوسرے سے منفعت اُٹھاوے اور نقصان دفع کرے پس ہمکو جو اللہ تعالیٰ نے اِنکے تابع کیا ہی صرف اسواسطے کہ فائدہ ان کو پھنچے اور نقصان ان سے دفع ہو نہ جیساکہ انھون نے گمان کیا ہی اور رکھا وبہتان سے کھتے ہین کہ ہم مالک اور یہ غلام ہین قبل اِسکے کہ یہ آدمی پیدا نہ ہوئے تھے ہم اور ما باپ ہمارے بے زحمت روئے زمین پر رھتے تھے ہر ایک طرف چرتے جہان جی چاھتا پھرتے اور ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین مشغول تھا غرض پہاڑ جنگل بیابان مین آپس مین مِلے جُلے رھتے اور اپنے بال بچّون کو پرورش کرتے جو کچھہ خدا نے مقدر کیا تھا اُس پر شاکر ہو رات دن اُس کی حمد مین گذارتے اُسکے سوا کسی کو نہ جانتے تھے اپنے اپنے گھرون مین چین سے رھتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا جب اِسپر ایک زمانہ گذرا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹّی سے بنایا اور تمام روئے زمین کا خلیفہ کیا جبکہ آدمی بہتایت سے ہوئے جنگل بیابان مین پھرنے لگے پھر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گھوڑے گدھے خچر بیل اونٹ پکڑکر خدمت لینے لگے اور وے مصیبتین کہ ہمارے باپ دادا نے کبھی دیکھنے مین نہ آئی تھین بزور و تعدی وقوع مین لائے کیا کرین ہم لاچار ہوکر جنگل وصحرا مین بھاگے پھر بھی اِن صاحبون نے کسی طرح پیچھا نہ چھوڑا اِن کِن حیلون سے پھندے اور جال لیکر درپے ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہین ہاتھہ لگ گئے اُنکا احوال نہ پوچھئے کہ باندھہ چھاند کرلے آتے ہین اور کیا کیا دُکھ دیتے ہین علاوہ اُسکے ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون کو نکالنا پیٹ چاک کرنا پر اُکھاڑنا سیخ مین پرونا آگ مین جلانا بھون کر کھانا اِنکا کام ہی ساتھہ اِسکے یہہ کہ پھر بھی راضی نہین یہی دعوے ہی کہ ہم مالک یہ غلام ہین جو اِن مین سے بھاگا گنہگار رہوا اِس دعوی پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہی مگر سراسر ظلم و عداوت

دوسری فصل قضیۂ انسان وحیوانون کے فیصلے کے لئے بادشاہ جنات کے متوجہ ہونیکے بیان مین

جس وقت بادشاہ نے یہہ احوال حیوانون کا سُنا اُس قضئے کے انفصال کے لئے بدل مصروف ہوا ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام اعیان وارکان جنون کے حاضر ہون وہین بموجب حکم کے سبکے سب بارگاہ سُلطانی مین حاضر ہوئے تب انسانون سے فرمایا کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کی حکایت وشکایت سب بیان کی اب اسکا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص اُن مین سے تسلیمات بجالاکر یون عرض کرنے لگا کہ اے جہان پناہ یے سب ہمارے غلام ہین اور ہم اِن کے مالک ہین ہمکو سزاوار ہے کہ حکومت خداوندانہ اِن پر کرین اور جو کام چاہین اِن سے لین اِن مین سے جسنے ہماری اطاعت قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھرا گویا خدا سے پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بے دلیل محکمۂ قضا مین مسموع نہین ہوتا کوئی سند اور دلیل بھی بیان کر وا سنے کہا بہت دلائل عقلی ونقلی سے ہمارا دعوی ثابت ہے فرمایا کہ وے کونسی دلیلین ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی نے ہماری صورتون کو کس پاکیزگی سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا کہ چاہئے عطا کیا بدن سُڈول قد سیدھا عقل اور دانش جسکے سبب نیک وبد مین امتیاز کرین بلکہ تمام آسمان کا احوال جانین اور بتاوین یے خوبیان ہمارے سوا کس مین ہین اُس سے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور یے ہمارے غلام بادشاہ نے حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو انھون نے التماس کیا کہ اِن دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے کہ درستی نشست وبرخاست کی خصلت بادشاہون کی ہے اور بدصورتی وخمیدگی علامت غلامون کی اُن مین سے ایک نے جواب دیا کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق نیک

بخشے اور آفات زمانے سے محفوظ رکھے غرض یہہ ہی کہ خالق نے آدمیون کو
اس صورت اور ڈیل ڈول پر اسواسطے نہین بنایا ہی کہ ہمارے مالک کہلاوین
اور نہ ہم کو اس شکل اور چال ڈھال پر پیدا کیا کہ ان کے غلام ہووین وہ حکیم
ہی اسکا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین جسکے واسطے جو صورت مناسب جانی عطا کی

تیسری فصل صورتون اور قدون کے اختلاف کے بیان مین

بیان اسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے جس گھڑی انسانون کو پیدا کیا عریان محض
تھے بدن پر کچھہ نہ تھا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین رہین پھل پھلاری
جنگل کے کھاتے اور درختون کے پتون سے تن کو ڈھانپتے اسیواسطے انکے
قدون کو سیدھا اور لنبا بنایا کہ درختون کے پھل پتے توڑکر بہ آسانی کھاوین
اور اپنے تصرف مین لاوین اور غذا ہماری گھاس ہی اس لئے ہمارے قدونکو
ٹیڑھہ بنایا کہ بخوبی چرین اور کسی نوع کا دکھہ نہ اٹھاوین بادشاہ نے کہا یہہ جو
اللہ تعالی فرماتا ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ یعنے انسان کو ہم نے
نہایت سڈول بنایا اسکا کیا جواب دیتے ہو اسنے عرض کیا جہان پناہ کلام
ربانی مین ظاہری معنون کے سوا بہت سی تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی
نہین جانتا تفسیر اس کی عالمون سے پوچھا چاہئے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے
بموجب حکم بادشاہ کے مطلب اس آیت کا یون ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالے
نے آدم کو پیدا کیا سب گھڑی نیک ساعت تھی ستارے اپنے اپنے برج شرف
مین جلوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے صورتون کے آمادہ و مستعد
تر تھے اسلئے صورتین اچھی قد سیدھے ہاتھہ پانو درست بنے اور احسن تقویم
کے ایک معنی اور بھی اس آیت سے ظاہر ہوتے ہین فَعَدَلَكَ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا
شَاءَ رَكَّبَكَ یعنے اللہ تعالے نے انسانکو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لنبا بنایا

نہ چھوٹا بادشاہ نے کہا اِسقدر اِعتدال اور مُناسبت اعضا کی واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہی حیوانون نے عرض کی کہ ہمارا بھی یہی حال ہی اللہ تعالےٰ نے ہمکو بھی ساتھہ اعتدال کے جیسا مناسب تھا ہر ایک عضو بخشا اِس فضیلت مین ہم اور وے برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمھارے لئے مناسبت اعضا کی کہان ہی صورتین نپٹ مگر وہ قد بے موقع ہاتھہ پانو بھدے بسلے کیونکہ تم مین سے ایک اونٹ ہی ڈیل بڑا اگردن لمبی دم چھوٹی اور ہاتھی ہی جسکا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری دو دانت لمبے مُنہہ سے باہر نکلے ہوئے کان چوڑے چکلے آنکھین چھوٹی چھوٹی بیل اور بھینسے کی دُم بڑی سینگ موٹے اوپر کے دانت نہین دنبے کے سینگ بھاری چوتڑ موٹے بکرا ہی جسکی ڈارھی بڑی چوتڑ ندارد خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے اِسی طرح بہت سے درندوچرند و پرند ہین کہ قد و قامت اُنکا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھہ مناسبت نہین اِس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس کہ صنعت اِلٰہی کو تو کچھہ نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور درستی ہمارے اعضا کی اُسی سے ہی پس عیب ہمارا کرنا حقیقت مین اُسکا عیب ظاہر کرنا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شی کو اپنی حکمت سے ایک فائدے کے لئے پیدا کیا ہی اُس بھید کو سوا اُسکے اور اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہی اُس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہی تو بتلا کہ اونٹ کی گردن لمبی بنانے مین کیا فائدہ ہی اُسنے کہا اسواسطے کہ پاٴون اُسکے لمبے تھے پس اگر گردن چھوٹی ہوتی گھاس چرنا اُس پر دشوار ہوتا اسلئے گردن لمبی بنائی کہ بخوبی چرے اور اُسی گردن کے زور سے زمین سے اُٹھے اور ہونٹھون کو تمام بدن پر پہنچا سکے اور کھجلاوے اسی طرح ہاتھی کی سونڈھ گردن کے بدلے لمبی بنائی اور کان بڑے کہ مکھیون اور مچھرون کو اڑاوے کوئی

منہہ مین گھسنے نہ پاوے کیونکہ منہہ اُسکا ہمیشہ دانتون کے سبب کھلا رہتا ہی
بند نہین ہوتا اور دانت لمبے اسواسطے ہین کہ درندون کی مضرت سے آپکو
بچاوے اور خرگوش کے کان اس لئے بڑے ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک
کھال پتلی ہی انھین کانون کو جاڑون مین اوڑھے اور گرمیون مین بچھاوے غرض
اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا چنانچہ زبانی
حضرت موسیٰ عم کے فرماتا ہی رَبُّنَا الَّذِيٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى
یعنے عطا کی اللہ تعالیٰ نے ہر ایک شی کو خلقت اُسکی بعد اُسکے ہدایت کی حاصل
یہہ ہی کہ جس کیواسطے جو عضو مناسب تھا بخشا اور راہ نیک دکھلائی جس چیز کو
تم خوبصورتی سمجھہ کر فخر کرتے ہو اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک ہئے غلام
ہین سو غلط ہی خوب صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہی کہ ہم جنس مین مرغوب
ہو جسکے سبب آپس مین اُلفت کرین اور یہی موجب توالد و تناسل کا ہی کیونکہ
خوش اسلوبی ایک جنس کی دوسرے جنس کو مرغوب نہین ہوتی ہر ایک جانور
اپنی ہی مادہ پہ دل لگاتا ہی دوسرے جانور کی مادہ اگرچہ اُسسے کہین بہتر ہو
نہین چاہتا اسی طرح آدمی بھی اپنی ہی جنس پہ رغبت کرتے ہین وے لوگ
کہ سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون
پہ دل نہین لگاتے۔ بعضے آدمی جو لونڈے باز ہین اگر کیسی ہی رنڈی خوبصورت
ہو اُسکے طرف خواہش نہین کرتے اور جو رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف دھیان
نہین دھرتے پس تمھاری خوب صورتی موجب بزرگی کے نہین ہی کہ ہم سے
آپکو بہتر جانو اور یہہ جو کہتے ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہی یہہ بھی غلط ہی
بعضے حیوان تم سے ہوش و حواس زیادہ رکھتے ہین چنانچہ اونٹ ہی
کہ یا تو بڑے گردن لمبی سر ہوا سے باتین کرتا ہی باوجود اسکے اندھیری راتون

مین اپنے پانو رکھنے کی جگہہ دیکھکر اُن راہون مین کہ گذرنا وہان سے محال ہی چلتا ہی اور تم مشعل وچراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گھوڑا دور سے چلنے والے کی آہٹ سُنتا ہی بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سُنکر سوار کو اپنے جگایا اور دشمن سے بچایا ہی اگر کسی نے بیل یا گدھے کو ایک بار کسی بن دیکھے رستے مین لیجاکر چھوڑ دیا ہی وہان سے چھٹ کر بخوبی اپنے مکان مین چلا آتا ہی مطلق بھولتا نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئے ہو پھر جب کبھی اُس رستے جانیکا اتفاق ہوتا ہی گھبراتے اور بھول جاتے ہو بھیڑین بکریان ایک رات مین سیکڑون بچے جنکر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو جسوقت وہان سے پھرتی ہین بچے اپنی اپنی ماؤن کو اور وے اپنے اپنے بچّون کو پہچان لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہکر گھر مین آیا بہن باپ بھائی کو بھول جاتا ہی پھر تمیز وجودت حواس کہان ہی جس پر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچھہ بھی عقل ہوتی تو اُن چیزون پر کہ اللہ تعالی نے تمکو بے محنت ومشقت عطا کی ہین فخر نہ کرتے کیونکہ دانشمند صاحب تمیز اسی کو فخر جانتے ہین جو کسب ومحنت سے حاصل کرین اور اپنی سعی وکوشش سے علوم دینی اور خصلتین اچھی سیکھین تم مین تو یہہ ایک بات بھی نہین ہی کہ جسپر ہم پر فخر کرتے ہو مگر دعوی بے دلیل اور خصومت بیمعنی ہی

فصل چوتھی انسان کی شکایت مین کہ ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی

بادشاہ نے انسانون کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم نے جواب اسکا سُنا اب تمکو جو کچھہ کہنا باقی ہو بیان کرو انھون نے کہا ابھی بہت سی دلیلین باقی ہین کہ اُن سے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہی بعضے اُن مین سے یہہ ہین کہ مول لینا بیچنا کھلانا پلانا لباس پہنانا اور سردی گرمی سے محفوظ رکھنا قصورون سے اُن کی چشم پوشی کرنا درندون کی مضرت سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے

دو اکرناسے سلوک ہمارے اِنکے ساتھہ بنظرِ شفقت ومرحمت کے ہین تمام مالکونکا یہی دستور ہی کہ غلامون پر ہر حال مین نظرِ شفقت ومرحمت کی رکھتے ہین بادشاہ نے یہہ سُنکر حیوانون سے فرمایا کہ تو اِسکا جواب دے اُسنے کہا یہہ آدمی جو کھتا ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتے اور بیچتے ہین یہہ طور آدمیون مین بھی جاری ہی چنانچہ فارس کے رہنے والے جبکہ روم پر فتح پاتے ہین رومیونکو بیچ ڈالتے ہین اور رومی جس گھڑی فارس پر غالب ہوتے ہین فارسیون سے یہی سلوک کرتے ہین ہند کے رہنے والے سندھیون سے اور سندھکے رہنے والے ہندیون سے عرب ترکون سے اور تُرک عربون سے یہی معاملہ وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسرے پر جب غالب ہوتا اور فتح پاتا ہی غنیم کی قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہی کیا جانئے کہ حقیقت مین کون غلام ہی اور کون مالک ہے دور اور نوبتین ہین کہ موافق احکام نجوم کے آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اِسبا تکو جاننے والے جانتے ہین اور یہہ جو اُسنے کہا کہ ہم اِن کو کھلاتے پلاتے ہین اِسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہہ شفقت ومہربانی سے نہین ہی بلکہ اِس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون اِنکے مال مین نقصان آوے سوار ہونے بوجھہ لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اُسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ کے روبرو شکوہ اُنکے ظلم کا جدا جدا بیان کیا گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی اِن آدمیون کی قید مین ہوتے ہین پیٹھون پر ہمارے اینٹ پتھر لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھہ لادتے ہین ہم سخت محنت ومشقت سے چلتے ہین اور اِن کے ہاتھون مین چھڑیان اور کوڑے رہتے ہین جو تڑون پر ہمارے

مارتے ہین اُسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکھے تاسف اور رحم کرے ان مین شفقت
و مہربانی کہان جیسا اس آدمی نے گمان کیا ہی پھر بیل نے کہا جسوقت ہم انکی
قید مین ہوتے ہین ہلون مین بندھے اور چکیون کولہون مین جکڑے ہوئے
منہہ مین چھیکے آنکھین بند انکے ہاتھون مین کوڑے اور لکڑیان منہہ پر اور چوتڑون
پر مارتے ہین بعد اُسکے دنبے نے کہا کہ ہم جس گھڑی انکی قید مین ہوتے ہین کیا
کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اپنے لڑکون کے دودھ پینے کے لئے ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچّون کو اُنکی ماؤن سے جدا کرکے ہاتھہ پانون باندھہ کر مسلخ مین لے
جاتے ہین ہرگز اُن مظلومونکی فریاد و زاری نہین سنتے وہان بن دانے پانی
ذبح کرکے کھال کھینچتے پیٹ پھاڑتے کھوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتے
قصائیون کی دوکانون مین لیجاکر چھریون سے کاٹتے ہین اور سیخ مین پروکر
تنور مین بھونتے ہین ہم یہہ مصیبتین دیکھکر چپ رہتے ہین کچھہ نہین کہتے اونٹ نے
کہا جسوقت ہم ان کے ہاتھون اسیر ہوتے ہین ہمارا یہہ حال ہوتا ہی کہ رسیان نتھنون
مین پہنا کر ساربان کھینچتے ہین اور بہت سا بوجھہ پیٹھون پر لاد کر اندھیری راتو
مین ٹیلون اور پہاڑون کی راہ سے لے جاتے ہین غرض پیٹھین ہماری کجاؤن
کے ہچکولون سے لگ لگ جاتی ہین پانون کے تلوے پتھرون سے زخمی ہوتے
ہین اور بھوکھے پیاسے جہان جی چاہتا ہی لئے پھرتے ہین ہم بیچارے لاچار
فرمانبرداری ان کی کرتے ہین ہاتھی نے کہا جسوقت ہم انکے قید مین ہوتے ہین
گلون مین رسیان پانونمین بیڑے ڈال کر ہاتھون مین آنکس لوہے کے لے کر
داھنے بائین اور سر پر مارتے ہین [illegible]ڑے نے کہا جس گھڑی ہم ان کے مقید ہوتے
ہین ہمارے منہہ مین لگام پیٹھون پر زین کمر مین تنگ باندھہ کر لڑائیون اور معرکون
مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے ہین ہم بھوکھے پیاسے آنکھین گرد و غبار سے آلودہ

رن مین جا کر تلوارین منھہ پر نیزے اور تیر سینون پر کھاتے ہین اور خون کے
دریا مین پیرتے ہین چچڑنے کہا جس گھڑی ہم ان کی قید مین گرفتار ہوتے ہین
عجب طرح کی مصیبتین اُٹھاتے ہین پانون مین رسّیان منھہ مین لگامین اور
دہانے لگا کر باندہ رکھتے ہین ایک دم نہین چھوڑتے کہ اپنی مادا ؤن کے پاس
جا کر کچھہ ہوس اپنے جی کی مٹاوین سائیس و نفر پیٹھون پر پالان لا د کر سوار
ہوتے ہین لکڑیا اور کوڑے ہاتھون مین لے چوتڑ اور منھہ پر مارتے ہین اور
جو منھہ مین آتا ہی گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہی کہ ہمیشہ
اپنے تئین اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سُناتے اور رکھتے ہین کہ اسکے مالک
اور مول لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدھے کا فلانا ہے
سب گالیان اِنپر اور اِنکے مالکون پر ہولتی ہین سچ ہی کہ وے لائق بھی اُسی
کے ہین اگر بادشاہ اِس جہالت و سفاہت اور فحش بکنے پر اُن کے غور کرے تو
معلوم ہو کہ تمام جہان کی بُرائی و بد ذاتی اور جہل و نادانی اِن مین بھری ہی
پھر بھی اِن بد ذاتیون سے خبر نہین رکھتے خدا اور رسول کی وصیت و نصیحت
کو کان مین ہرگز جگہہ نہین دیتے حالانکہ آپ ہی اِن آیتون کو پڑھتے ہین
وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ حاصل اِسکا یہہ ہی اگر مغفرت اپنی خدا سے
چاہتے ہو تو اور ونکے بھی گناہون سے درگذر و قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ
لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ یعنے حکم کر اے محمد مومنون سے کہ کافرون کے قصورون
سے درگذرین وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ یعنے
جتنے درند و چرند و پرند کہ روے زمین پر پھرتے چلتے اور ہوا پر اُڑتے ہین
اُنکا بھی جتھا تمہارا سا ہی لِتَسْتَوُوا عَلَى ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ
تَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ یعنے جس گھڑی اُون ہو

پر سوار ہوا اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے ایسا
جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم ہرگز اسپر قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کیطرف
رجوع کرنیوالے ہین جس گھڑی خچر اس کلام سے فارغ ہوا اونٹ نے سوٓر سے
کہا کہ تیرے گروہ نے جو ظلم آدمیون کے ہاتھ سے اٹھایا ہو تو تو بھی کہہ اور
ایسے بادشاہ عادل کے سامھنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کرکے ہمارے اسیرونکو
انکے ہاتھون سے مخلصی بخشنے کیونکہ تیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے
کہا کہ سوٓر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ
اسکے دانت باہر نکلے ہوئے ہین اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہہ
چرند ہی کیونکہ کُھر رکھتا ہی اور گھاس بھی کھاتا ہی تیسرے نے کہا یہہ درندے
چرند و بہایم سے مرکب ہی جسطرح شتر گاؤ مرکب ہی بیل اور اونٹ اور چیتے
سے اور شتر مرغ کہ شکل اسکی طایر اور اونٹ دونون مین ملتی ہی سوٓر نے
اونٹ سے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون کیا کہون اور کسکا شکوہ کرون مجھہ مین
بہت سا اختلاف کرتے ہین جو کہ مسلمان ہین ہمکو مسخ و ملعون سمجھکر ہماری صورتون
کو مکروہ اور گوشت ناپاک جانتے ہین اور ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور
رومی ہمارا گوشت رغبت سے کھاتے ہین اور متبرک سمجھتے ہین اور قربانی کرنا
بہت ثواب جانتے ہین اور یہودی ہمسے بغض و عداوت رکھتے ہین بے گناہ ہمین
گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اسلیئے کہ ان کو نصارا اور رومیون سے
عداوت ہی اور ارمنی ہمکو بیل بکری کی مانند جانتے ہین فربہی اور موٹے
گوشت اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب ہماری چربی
کو اکثر دوامین مستعمل کرتے ہین بلکہ ایسی دواؤن مین بھی رکھہ چھوڑتے ہین چرواہے
اور سائیس ہمکو اپنے جانورون اور گھوڑون کے پاس اصطبل اور چراگاہ مین

رکھتے ہین کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سے گھوڑے اور جانور اُنکے بہت بلاؤن
سے محفوظ رہتے ہین منتری اور جادوگر ہماری کھال کو اپنے کتابون اور جادوؤن
کے جنترون مین دھرتے ہین موچی اور موزے ساز ہماری گردن اور مونچھون
کے بالون کو بہت چاہ اور خواہش سے اُکھاڑ رکھتے ہین کہ وے اُنکے بہت کام
آتے ہین ہم حیران ہین کچھ کہہ نہین سکتے کسکا شکر کرین اور کسکا شکوہ جبس گھڑی
سو تو یہہ سب کہہ چکا گدھے نے خرگوش کیطرف دیکھا تو یہہ اونٹ کے پاس کھڑا
تھا کہا اسسے کہ تیرے ابنائے جنس پر جو کچھہ انسانون کا ظلم ہوا ہو بادشاہ کے
سامھنے بیان کر شاید بادشاہ مہربان ہوکر ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتھون
سے مخلصی بخشے خرگوش نے کہا کہ ہم اِن سے دور رہتے ہین اِن کے دیس کا
رہنا چھوڑ کر گڑھون اور جنگلون مین رہنا اختیار کیا ہی اسلئے اِنکے ظلم سے
محفوظ رہتے ہین لیکن کتّون اور شکاری جانورون سے سخت حیران ہین
کہ ہمارے پکڑنے کے لئے آدمیون کی مدد کرکے ہماری طرف لے آتے ہین؛
ہرن بیل اونٹ بکری اور وحشی جو ہمارے بھائی بند پہاڑون مین پناہ
پکڑے ہوئے ہین سبکو اُنکے ہاتھون گرفتار کروا دیتے ہین پھر خرگوش نے
کہا کہ کتّے شکاری اس مین معذور ہین اُن کی مدّد کیا چاہین کہ یے بھی ہمارے
گوشت کھانیکی رغبت رکھتے ہین ہمارے ہم جنس نہین بلکہ درندون سے ہین
لیکن گھوڑے تو بہایم سے ہین اور ہمارا گوشت بھی نہین کھاتے یے کیون
اِن کی مدّد کرتے ہین مگر یہہ سراسر اِن کی نادانی اور حماقت ہی

پانچوین فصل گھوڑیکی تعریف مین

آدمی نے جبس گھڑی خرگوش سے یے سب باتین سُنین کہا بس چپ رہ
گھوڑے کی تو نے بہت مذمت کی اگر یہہ جانتا کہ وہ سب حیوانون سے بہتر اور

آدمی کے تابع ہی تو اتنا بیہودہ نہ بکتا بادشاہ نے اُس آدمی سے پوچھا کہ اِس
مین کیا بہتری ہی اُس نے کہا حضرت گھوڑے مین نیک خصلتین اور خوبیان
بہت سی ہین صورت اچھی ہر ایک عضو مناسب ڈیل ڈول مین خوش نما حواس
درست رنگ صاف شعور مین بہتر دوڑ مین چُست سوار کے تابع داھنے بائین
آگے پیچھے جدھر وہ پھیرے جلدی پھرے دوڑ دھوپ مین مُنہہ نہ موڑے باوفا
ایسا کہ جب تلک سوار پیٹھہ پر بیٹھا رہتا ہی پیشاب لید نہین کرتا اگر دم کہین کیچڑ
یا پانی مین بھیگ جائے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر چھینٹ نہ پڑے ہاتھی کا سا
زور سوار کو مع خود و بکتر و زرّہ اور اپنی لگام و زین اور پاکھر سمیت پانسو من کا
بوجھہ اُٹھا کر دوڑتا ہی صابر و متحمل اتنا کہ لڑائیون مین نیزے اور تیر کے
زخم سینے اور جگہہ پر کھا کر چُپ رہتا ہی ڈانٹ ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا اُس کی
گرد کو نہ پہنچے اگر ٹکر مین جیسے بھلا سا نڈکو دیکھا ندجیتے کی سی اگر سوار نے شرط
لگائی تو اُس نے جلدی دوڑ کر اپنی ہی سوار کو آگے لے پہنچا یا یہ سب
خوبیان گھوڑے کے سوا کِس مین ہین خرگوش نے کہا اِن خوبیون کے ساتھہ
ایک عیب بھی بڑا ہی کہ سب خوبیان اُس مین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے
پوچھا وہ کیا عیب ہی اُسے بیان کر اُسنے عرض کیا کہ نہیٹ احمق اور جاہل
ہی دوست اور دشمن کو ہرگز نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران نیچے گیا تو
پھر اُسیکا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا اور تمام عمر پرورش پاتا ہی لڑائی
مین دشمن کے اشارے سے اُسی پر دوڑتا اور حملہ کرتا ہی یہہ خصلت اِس
مین تلوار کی سی ہی وہ تو بیجان ہی دوست اور دشمن مین امتیاز نہین کر سکتی
جسطرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہی ویسا ہی اگر مالک یا بنانے
والے کی گردن پر پڑے بے تامل اُسکا سر تن سے جدا کرے اپنے اور بیگانے

مین کچھ فرق نہین جانتے یہی خصلت آدمیون مین ہے کہ ماباپ بھائی بہن
اور اقربا کے ساتھہ دشمنی کرتے ہین اور کیا کیا مکر و فریب وقوع مین لاتے ہین
جو سلوک کہ دشمن سے کیا چاہئے وہی اپنے یگانون سے کرتے ہین چھٹ
پنا مین ماباپ کا دودہ پیتے اور گود مین پرورش پاتے ہین جوانی کے عالم
مین دشمن بن جاتے ہین جسطرح حیوانون کا دودھہ پیتے اور اُن کی کھال اور
بالون سے لباس بنا کر فائدہ اُٹھاتے ہین پھر آخر اُنہین حیوانون کو ذبح
کر کے کھال کھینچتے ہین اور پیٹ چاک کر کے آگ کا مزا چکھاتے ہین بے مروتی
اور بے رحمی سے احسان اور فائدے جو اُن سے اُٹھاتے ہین یکسر بھول جاتے
ہین جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہو چکا گدھے نے
اُسسے کہا بس اتنی مذمت نہ چاہئے کون ایسا شخص ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے
بہت سی فضیلتین اور نعمتین بخشین اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتون سے
زیادہ ہو محروم نہ رکھا اور کون ایسا ہے کہ سب نعمتون سے اُسسے بے نصیب رکھا
اور ایک نعمت کہ کسی کو نہ دی اُسسے نہ عطا کی ایسا دنیا مین کوئی نہین کہ
جس مین سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان اُس واہب بےمنت
کی کسی جنس مین منحصر نہین بخششین اُسکی سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تھوڑی
جسکو مرتبہ خاوندی کا بخشا اُسکو داغ غلامی کا بھی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیا
کچھہ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری ئے سب خوبیان اور بزرگیان عطا
کین یہان تک کہ بعضے قومون نے اُن کو جہالت سے اپنا خدا سمجھا پھر بھی
گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکھا اسواسطے کہ عقلمندون کے نزدیک یہہ دلیل
ہو کہ اگر یے خدا ہوتے تو کبھو تاریک نہوتے اور نہ گھٹتے اسی طرح تمام ستارون
کو روشنی اور چمک بخشی ساتھہ اسکے یہہ بھی ہی کہ آفتاب کی روشنی مین چھپ

جاتے ہین

جاتے ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار مخلوقیت کے اِن سے
نمایان ہون یہی حال جنّ وانس و ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان
ہین تو ایک آدھہ عیب بھی ہی کمال اُسی اللہ تعالی کو ہی اور کسیکو نہین
جبکہ گدہا اِس کلام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسی کو اللہ نے بہت سی
نعمتین عطا کین ہین اور دوسریکو نہین دین اُسکو لائق ہی کہ شکر ادا کرے
یعنے اُن نعمتون مین دوسریکو شریک کرے جس طرح کہ اللہ تعالے نے
آفتاب کو روشنی بخشی ہی یہہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پھنچاتا ہی اور
کسی پر منّت نہین رکھتا ایسے ہی ماہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے
اپنے مرتبے کے خلق کو روشنی پھنچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دھرتے
اِسی طرح آدمیون کو بھی لازم ہی کہ اللہ تعالی نے اُن کو بہت سی نعمتین
دی ہین بے حیوانون پر بخشش کرین اور بہورا نہ رکھین جس وقت کہ بیل
یہہ کھہ چکا سب حیوان داڑھہ مار کر روئے اور کھنے لگے اے بادشاہ
عادل ہم پر رحم کر اور اِن ظالم آدمیون کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے
حکیم اور عالم جنّون کے حاضر تھے بادشاہ نے سنکر اُنکی طرف دیکھا اور کہا
کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدّی آدمیون کی بیان کی سُنی تمنے
اُنھون نے عرض کی کہ ہمنے سُنی اور سب سچ ہی رات دن دیکھتے ہی ہین
کسی عاقل و ہوشیار پر اُنکا ظلم چھپا نہین اسیواسطے جنّ بھی اُنکا ملک
چھوڑکر جنگل و بیابان مین بھاگے اور ٹیلے پہاڑون دریاؤن مین جا چھپے
اِن کی بدفعلی اور بداخلاقی کے سبب آبادی کا جانا بالکل چھوڑ دیا جس پر بھی
اِن کی خباثت سے مخلصی نہین پاتے یہان تک ہم سے بدگمان اور بداعتقاد
ہین اگر کوئی لڑکا یا عورت یا کوئی مرد جاہل احمق بیمار ہو تو بھی کھتے ہین

کہ جن کا آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس رکھتے ہین اور جنّون کے
شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبھی کسی نے نہین دیکھا کہ کسی جن نے آدمی کو
مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چھینے ہون یا چوری کی ہو گھر مین کسی کی سیندہ دی
ہو جیب کتری آستین پھاڑی ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا
ہو بادشاہ پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہ سب خصلتین انہین
مین ہین ایک دوسرے کی فکر مین رات دن رہتا ہی اس پر بھی ہرگز
توبہ نہین کرتے اور نہ خبردار ہوتے ہین جب یہہ بھی کہہ چکا چوبدار نے
پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار برخاست ہو اپنے اپنے مکانون
مین جاؤ صبح کو پھر حاضر ہونا

چھٹی فصل بادشاہ اور وزیر کے مشورہ مین

جس گھڑی بادشاہ مجلس سے اٹھا بیدار وزیر سے خلوت مین کہا کہ سوال
وجواب اُن آدمیون اور حیوانون کا سُنا تو نے اب کیا صلاح دیتا ہی
اسکا انفصال کیونکر کیا چاہئیے کونسی بات تیرے نزدیک بہتر ہی وزیر
نہایت مرد عاقل و ہوشیار تھا بعد آداب و تسلیما کے دعائین دے کر
کہنے لگا کہ میرے نزدیک یہہ بہتر ہی کہ بادشاہ جنّون کے قاضیون اور
مفتیون اور حکیمون کو اپنے پاس بلوا کر اس مقدمے مین مشورت کرے
کیونکہ یہہ قضیہ بڑا ہی معلوم نہین کہ حق کس کی طرف عائد ہی ایسے
امرون مین مشورت ضرور ہی دو چار کی صلاح مین ایک بات منقح ہو
جاتی ہی عاقل و دور اندیش کو لازم ہی کہ ایسے مشکل امرون مین
بے صلاح و مشورت کے کچھ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اُسکے کہنے
کے حکم کیا کہ تمام اعیان و ارکان جنّون کے حاضر ہون چنانچہ ہوا فق

اِس تفصیل کے کہ قاضی آلِ ہر جبیس مُفتی آلِ ناہید دانشمند اولاد بیدار
حکماءِ گروہ لقمان صاحب تجربہ بنی آدمان عقلا بنی کیوان اہل عزیمت آل
بہرام کے حاضر ہوئے بادشاہ نے اُنسے فرمایا کہ یہ انسان وحیوان ہمارے
یہان نالشی آئے ہین اور ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہی تمام حیوان آدمیو
کے ظلم و تعدّی کا شکوہ کرتے ہین یہہ صلاح بتاؤ کہ اُنکے ساتھہ کیا کیا چاہیے
اور معاملہ اُنکا کس طرح فیصل کیجئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تھا اُسنے
عرض کی کہ میرے نزدیک یہہ صواب ہی کہ یہ سب جانور اپنا احوال اور جو ظلم
کہ آدمیون کے ہاتھسے اُٹھایا ہو لکھین اور عالمون سے اسکا فتوی لیوین اگر کوئی
صورت مخلصی کی اِن کے واسطے ٹھہرے گی قاضی مفتی حکم کر دینگے کہ ان کو بیچین
یا آزاد کرین یا تکلیف دینے مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے
حکم قاضیون کا نہ مانا اور حیوان اُن کے ظلم سے بھاگے تو پھر اُنکا کچھہ قصور
اور گناہ نہین ہی بادشاہ نے یہہ سُنکر سب سے پوچھا کہ تم اِس مین کیا کہتے
ہو سب نے کہا نہایت خوب اور یہی مصلحت وقت ہی مگر صاحب عزیمت نے
اِس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ یہ آدمی اگر حیوانون کے بیچنے پر راضی
ہوئے قیمت اُن کی کون دیویگا اُس فقیہہ نے کہا بادشاہ اُسنے کہا اتنا روپیہ
اکٹھا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہہ نے کہا بیت المال سے دیا جائیگا پھر اُس
صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین اتنا خزانہ کہان ہی جو اُن کی قیمت
کو کفایت کرے اور بعضے آدمی بیچینگے بھی نہین حیوان سے بہت سی احتیاج رکھتے
ہین اور قیمت کی کچھہ پروا نہین رکھتے چنانچہ بادشاہ وزرا اور بہت سے بھلے
آدمی کہ بیسواری چل نہین سکتے ہرگز اُنکا بیچنا قبول نہ کرینگے اور اِس حکم سے
منکر ہو جائینگے بادشاہ نے کہا پھر تیرے نزدیک کیا بہتر ہی اُس نے کہا میرے

نزدیک صلاح یہہ ہی کہ بادشاہ حیوانون کو حکم کرے کہ ئے سب متفق ہوکر
ایک ہی رات قید سے بھاگ کر ان کے ملک سے دور نکل جاوین جس طرح
ہرن پاڑھے اور بہت سے وحشی اور درند انکا ملک چھوڑکر بھاگ گئے ہین صبح کو
جبکہ یے آدمی اُنھین نہ پاوینگے کس پر اسباب لادینگے اور سوار ہونگے لاچار ہوکر
دور کی مسافت کے باعث اُن کی تلاش مین نہ جاسکین گے چُپکے ہوکر بیٹھ رہینگے
اِس مین اِن حیوانون کی مخلصی ہوجاویگی بادشاہ نے اِس بات کو پسند کیا
اور سب سے پوچھا کہ اِسنے جو کہا تمھارے نزدیک بہتر ہی ایک حکیم لقمانکی
اولاد مین تھا اُسنے عرض کی کہ یہہ بات کچھہ خوب نہین اور یہہ امر نہایت خلاف
عقل ہی کسی طرح ہو نہین سکتا اِس واسطے کہ اکثر حیوانات راتون کو
اِن کی قید مین بند ہے اور قیدخانے کے دروازے بند چوکیدار وہان متعین
رہتے ہین ئے سب کیونکر بھاگ سکینگے صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ اُس رات انکو
تمام جنونکو حکم کرے کہ وہان جاکر قیدخانے کے دروازے اور حیوانون کے
پانوکی رسّیان کھول کر نکال دین اور سب چوکیدارونکو گرفتار کرلین اور نہ چھوڑین
جبتک کہ وے سب اُن کے ملک سے دور نکل جاوین اِس مین بادشاہ کو
نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے اِنکے حال پر رحم کرکے بطور نصیحت کے حضور مین
گذارش کی ہی اگر حُسن نیت سے بادشاہ اِس احسان کا قصد کرے اللہ تعالے
بھی بادشاہ کی مدد اور اِعانت کریگا خدا کی نعمتون کا یہی شکر ہی کہ مظلومون
کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتے ہین کہ بعضے پیغمبرون کی کتابون مین لکھا ہی
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے بادشاہ مین نے تجھے روئے زمین پر اسواسطے
نہین مسلط کیا ہی کہ مال جمع کرے اور دنیا کی حرص وہوس مین مشغول رہے
بلکہ اِس لئے کہ مظلومون کی داد کو پہنچے کہ مین بھی اُن کی داد کو پہنچتا ہون اگرچہ

وے کافر ہون بادشاہ نے پھر سب سے پوچھا کہ تم اس مین کیا کہتے ہو سب نے اُسکو
پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہی مگر ایک حکیم کیوانی اس بات پر راضی نہ ہوا
بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہہ کام بہت مشکل ہی کسی ڈھب سے ہو نہین
سکتا اس مین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پھر وے کسی طرح اصلاح
پذیر نہین ہو سکینگے بادشاہ نے کہا تجھے اس مین کس چیز کا خوف ہی بیان کر
کہ ہم بھی معلوم کرین اُسنے عرض کی کہ حضرت جسنے یہہ مخلصی کی صورت حیوانون
کے واسطے بیان کی نہایت غلطی کی جس گھڑی نئے آدمی صبح کو اٹھکر حیوانون
کو نہ پاوینگے اور اُن کے بھاگنے سے خبردار ہونگے یہی جانینگے کہ یہہ کام کسی انسان کا
نہین اور حیوانون کی تدبیر سے بھی ممکن نہین ہی بلکہ یہہ مکر و فریب جنون کا
ہی بادشاہ نے کہا سچ ہی اس مین کچھ شک نہین نئے ہمین پر گمان کرینگے
حکیم نے عرض کی جہان پناہ جسوقت نئے حیوان اُن کے ہاتھون سے نکل گئے
اور اونکے فائدون مین خلل آیا نہایت غم و تاسف کرینگے اور جنون کے دشمن
ہو جائینگے آگے سے تو دشمن ہی ہین اب زیادہ بغض و دشمنی رکھینگے حکیمون نے
کہا ہی کہ مرد عاقل وہی ہی کہ دشمنون مین صلح کرواوے اور آپ اُن کی
عداوت سے محفوظ رہی یہہ بات سُنکر سب جنون نے کہا کہ یہہ سچ کہتا ہی
بعد اُسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم اُن کی عداوت سے کیون خوف کرین دشمنی اُن کی
ہمسے پیش نجائیگی جسم ہمارے آتشی اور نہایت لطیف اور سُبک ہین کہ آسمان
پر اُڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹی کے ہین نیچے ہی رہتے ہین اوپر نہین جا سکتے
ہم اُن مین بے تکلیف چلے جاتے اور دیکھتے ہین یہہ ہمین نہین دیکھہ سکتے پھر کس
چیز کا خوف ہی حکیم کیوانی نے اس کا جواب دیا کہ افسوس تو کچھہ نہین سمجھتا
انسان اگرچہ خاکی ہین پر اُن مین بھی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر

فضیلت رکھتے ہین اور بہت سے مکر وحیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور جنونمین بہت سے معرکے ہوئے ہین کہ اُن کے سننے سے عبرت آتی ہی بادشاہ نے کہا اُس احوال سے ہمین بھی مطلع کر کہ حقیقت اُسکی کیا ہی ہم بھی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیون او رجنون مین عداوت طبیعی او رمخالفت جبلی قدیم سے چلی آتی ہی کہ بیان اُسکا نہایت طول طویل ہی بادشاہ نے فرمایا کچھ تھوڑا سا جو بیان ہو سکے ابتدا سے بیانکر

ساتوین فصل انسان اور جنونکی مخالفت کے بیان مین

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اُسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین کہ خدا نے آدم کو پیدا نہ کیا تھا تمام روے زمین پر جن رہتے تھے جنگل اور آباد اور دریا سب اُن کے عمل مین تھا جبکہ بہت دن گذرے نبوت وشریعت دین وملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوئین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیونکی وصیت ونصیحت کو نہ مانا اور تمام روے زمین پر فساد برپا کیا اُن کے ظلم سے زمین اور رہنے والے زمین کے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوئے اور فریاد وزاری کرنے لگے جبکہ ایک زمانہ اور گذرا اور اُن کے نفاق وظلم نے روز بروز ترقی کی تب اللہ تعالی نے ایک فوج ملائک کی روے زمین پر بھیجی اُنھون نے یہان آکر جنون کو مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید واسیر کر لیا اور زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین نے حضرت آدم ؑ وحوا کو فریب دیا انہین قیدیون مین تھا عمر اُس کی بہت تھوڑی تھی کچھ جانتا نہ تھا اُنھین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم ورسومات اُن کی اختیار کی جب کہ اُنکا علم سیکھہ کر جوان ہوا اُس قوم کا سردار ورئیس بنا ہمیشہ امر ونہی کے احکام جاری کرتا کہ جبکہ اُسپر بھی ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے اُن فرشتون سے جو روئے زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً مِّنْ غَیْرِکُمْ وَاَرْفَعُکُمْ اِلَی السَّمَاۗءِ

یعنے خلیفہ زمین کا مین اُسکو کرونگا جو تم مین سے نہین ہے اور تمھین آسمان
پر بُلا لونگا ان فرشتون نے جو ایک مدت سے یہان رہتے تھے یہان کی جدائی
کے سبب اِس بات کو مکروہ جانکر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
یعنے پیدا کیجئے گا آپ اُس شخص کو جو روے زمین پر فساد اور خونریزی کرے
جس طرح کہ جنّ کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجھے پاک جانتے ہین
اللہ تعالے نے فرمایا اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے جس فایدے کو ہم جانتے ہین تمہین
اُسکے کچھ خبر نہین اور رستم ہے مجھکو اپنی کہ آدم اور اُسکی اولاد کے بعد کسی ملک
وجنّ اور حیوان کو زمین پر نہین رکھنے کا غرض کہ جس گھڑی آدم کو اللہ تعالے
نے پیدا کرکے روح کو اُن کے جسم مین پھونکا اور اُن سے حوّا کو پیدا کیا
اُس وقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو اُنھون نے
بموجب حکم الٰہی کے سجدہ کیا اور آدمؑ کے تابع ہوئے مگر عزازیل نے سجدہ
نہ کیا جہالت وحسد کے باعث خدا کے حکم سے منکر ہوا یہہ سمجھا کہ آگے مین رئیس
ومالک تھا اب اُنکا تابع ہونگا اسلئے حسد وبغض سے آدم کا دشمن ہو گیا ؛
پھر اللہ تعالی نے فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین داخل کرو غرض
جسوقت آدم بہشت مین پہنچے جناب الٰہی سے یون ارشاد ہوا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ حاصل اِس آیت کا یہہ ہے کہ اے آدم تم اپنے قبیلے سمیت اِس
بہشت مین رہو اور جو تمہارا جی چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اِس درخت کے پاس نہ
جائیو اگر اُسکے نزدیک جاؤگے تو گنہگار ہوگے یہہ جنت جو اللہ تعالی نے حضرت
آدم کو رہنے کے لئے عطا کی ایک باغ ہے پورب کیطرف یاقوت کے پہاڑ پر

وہان کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جا کر اُس پر چڑھ سکے زمین وہان کی اچھی ہوا
معتدل ہمیشہ ایّام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے
ہرے میوہ جات بکثرت پہلے اور اقسام اقسام کے پھول پھل لگے حیوانات
وہان کے کسیکو ستاتے نہین طائر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ کے
ڈالیون پر بیٹھے چہچہے کیا کرتے ہین آدم وحوّا وہان پر بخوشی رہنے لگے ان
دونون کے سر پہ بال بہت بڑے بڑے پانوتلک لٹکتے تھے تمام بدن اُن کا
بالون سے چھپا رہتا تھا اُس سے نہایت زیب وجمال اُنکا تھا نہرون کے کنارے
چمن مین بخوبی سیر کرتے پھرتے اقسام اقسام کے میوے کھاتے اور نہرون سے
پانی پیتے بے محنت ومشقت یہہ سب کچھ میسر تھا ہل جوتنا کھیتی کرنا پیسنا پکانا کاٹنا
کپڑا اُمنّا دھونا یہہ ایک بھی محنت اُنہین نہ تھی جیسا اس زمانے مین اولاد اُنکی
ان بلاؤن مین گرفتار ہی جسطرح اور حیوانات وہان رہتے تھے اُسی طرح سے
دونون بحفظ وآرام تمام اوقات بسر کرتے کچھ غم نہ تھا اور جتنے درخت و
حیوانات وہان تھے سبکے نام اللہ تعالی نے آدم کو بتلا دیئے اور فرشتون
سے نام اُنکا پوچھا تو جانتے نہ تھے حیران ہوکر چپکے ہو رہے آدم سے جسوقت
پوچھا اُنھون نے پوچھتے ہی سب کے نام بتلا دیئے اور فائدہ ونقصان اُنکا
سب بیان کیا فرشتون نے جو یہہ حال دیکھا سبکے سب تابع ہوئے اور آدم
کو آپ سے بہتر جانا عزازیل نے جبکہ یہہ مرتبہ آدم کا دیکھا اور بھی بغض وحسد
نے اُسکی ترقی کی اس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر وفریب سے ان کو ذلیل کیا چاہیئے
چنانچہ ایک دن ناصح بن کر اُنکے پاس گیا اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی
فصاحت وبیانی عطا کی ہے آج تک یہہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اس درخت
سے تم کچھ کھاؤ تو اس سے زیادہ علم وفضل تمھین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی وآرام

تمام یہان رہو کبھی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جس گھڑی اِس ملعون
نے قسم کھا کر کہا اِنِّی لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ یعنے مین تمہین نصیحت کرتا ہون یے اُسکے
فریب مین آگئے حرص سے پیش دستی کرکے اُس درخت سے کہ جسّے اللہ تعالیٰ
نے کھانا منع کیا تھا کچھ کھایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے
اُترپڑا درختون کے پتّے لیکر بدن چھپانے لگے لینے لینے بال جو سر پر تھے وے
بھی گرگئے ننگے ہوگئے آفتاب کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہوگیا غرض رُسوا
ہوئے حیوانون نے جو یہہ حال اُنکا دیکھا صورتین اُن کی مکروہ معلوم ہوئین
نفرت سے بھاگے یے وہان نہایت ذلیل ہوئے فرشتون کو حکم ہوا کہ اب اُن کو
بہشت سے نکال کر پہار سے نیچے ڈال دو فرشتون نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان
پھل پتّے کچھہ نہ تھے بہرکیف زمین پر آکر ایک مدت تک اِس غم والم مین رو یا
کئے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے جبکہ اِس غم والم مین ایک زمانہ
گذرا اللہ تعالیٰ نے رحم کرکے اُن کی توبہ کو قبول کیا اور گناہ بخشا ایک فرشتے
کو زمین پر بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا ہل جوتنا بونا کاٹنا پیسنا خمیر کرنا روٹی
پکانا کپڑا اُبنا سینا لباس بنانا یہہ سب اُن کو سکھایا جب کہ اولاد بہت سی ہوئی
جن بھی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور بہت سی صنعتین اُن کو سکھائین آپس
مین اِن کے اُن کے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اسیطرح زندگی بسر
کرتے تھے پہر جب کبھی ابلیس لعین کے مکروفریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی
کو جنون کے طرف سے بغض وحسد کا خیال گذرتا جس گھڑی قابیل نے ہابیل کو قتل
کیا ہابیل کی اولاد کو یہی خیال گذرا کہ جنون نے اُسکو سکھلایا اِسّے اور بھی اُن کو
جنون کے ساتھہ دشمنی وعداوت ہوئی اور اُن کے دفع کرنے کے واسطے مکرو
حیلے کرنے لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا اور بہت سے عمل کہ جسّے

جنون کو تکلیف پہنچے عداوت سے کرتے تھے اور ہمیشہ اسی فکر مین رہتے جبکہ
اللہ تعالی نے حضرت ادریس پیغمبرؑ کو بھیجا اُنھون نے آکر آدمیون اور جنون مین
صلح کروادی اور سبکو دین و اسلام کی راہ دکھلائی جنّ بھی آدمیون کے ملک
مین آئے اور اُن سے ملکر آپس مین رہنے لگے اسیطرح طوفان ثانی تلک اور
بعد اُسکے بھی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جبکہ حضرت
ابراہیم کو نمرود نے آگ مین ڈالا پھر آدمیون کو بھی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود
کو گوپھن بنانا سکھایا اور یوسف کے بھائیون نے جب یوسف کو کوئے مین ڈالا
اُسکو بھی اُنھون نے جنون کے فریب سے جانا یہہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا
حضرت موسی پیغمبر جب دنیا مین آئے اُنھون نے بھی آپس مین اُن سے صلح کروادی
اور بہت سے جن حضرت موسی کے دین مین آئے جبکہ حضرت سلیمان ابن داؤد کو
اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا اور روئے زمین کے سب بادشاہون
پر غلبہ دیا سارے جنّ و انس اُنکے تابع ہوئے تب جنون نے از راہ فخر کے
آدمیون سے کہا کہ سلیمان کو یہہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھہ لگی ہے اگر جنّ
مدد نہ کرتے جس طرح اور بادشاہ ہین ویسے ایک یہ بھی ہوتے اور ہمیشہ
اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیون کو وہم مین ڈالتے تھے جس گھڑی حضرت
سلیمان نے وفات پائی اور جنون کو خبر نہ ہوئی سب حیران تھے کہ حضرت سلیمان
کہان ہین تب آدمیون کو یقین ہوا کہ اگر یہ غیب دان ہوتے تو اتنا حیران
نہ ہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت ہدہد کے زبانی حضرت سلیمان کو پہنچی سب سے
فرمایا کہ کون ایسا ہی کہ بالقیس کا تخت قبل اُسکے آنیکے اُٹھا لاوے ایک جنّ
کہ نام اُسکا اصطوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا جلد اُٹھا لاؤن
کہ آپ اپنے مکان سے نہ اُٹھنے پاوین حضرت سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا ہون

اس سے بھی زیادہ جلدی ہو آصف بن برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین ایک پل مین لاؤنگا اور لے ہی آیا جسوقت حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش ہو گئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ رکھتے ہین شرمندہ اور سرنگون ہو کر وہان سے پھرے اور سب آدمی اُن کے پیچھے تالیان بجاتے ہوئے چلے جن نہایت ذلیل ہو کر بھاگ گئے اور بعضی ہو گئے حضرت سلیمان نے اُن کے پکڑنے کے لئے پیچھے فوج بھیجی اور بہت سے عمل اُن کے قید کرنے کے بتلا دئے اور یہہ کہا کہ جن اس طرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتاب اُنھین عملیات مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتاب بعد وفات کے ظاہر ہوئی جس گھڑی حضرت عیسیٰؑ دنیا مین آئے اور تمام جن و انس کو دعوت اسلام کی کی اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتلا کر فرمایا کہ آسمان پر اس طرح سے جا کر فرشتون سے قرب حاصل کرتے ہین بعضے جن حضرت عیسیٰ کے دین مین اکثر عابد و پرہیزگار ہوئے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان کاہنون سے آکر کہتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزمان کو پیدا کیا اور نئے آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے اسوقت کہنے لگے اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا نہین معلوم دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہہ برا ہوا یا خدا اُن کو ہدایت کیا چاہتا ہی اور بعضے جن دین اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے چنانچہ اُن کے اور مسلمانون کے بیچ آج تک صلح چلی جاتی ہی جبکہ حکیم یہہ سب کہہ چکا پھر یہہ کہا کہ ای جنو اب اِن کو نہ چھیڑو اور آپس مین فساد نہ کرو عداوت قدیمی کو عبث ظاہر کرتے ہو مآل اُسکا اچھا نہین ہی یہہ عداوت پتھر کی آگ ہی جسوقت ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوگی خدا اپنی پناہ مین رکھے جس گھڑی

نے دشمنی کرکے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہے جب کہ سب نے
یہہ عجب قصہ سُنا ہر ایک نے سر جھکایا او ر متفکر ہوا بادشاہ نے اُس حکیم سے
پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہے کہ یہ سب جو ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور
ہمسے پناہ لی ہے ان کے جھگڑے کو کس طرح فیصل کیجئے اور راضی کرکے اپنے
ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تامل کے معلوم ہوتی ہے
جلدی مین کچھ نہین ہو سکتا میرے نزدیک اب یہہ صلاح ہے کہ بادشاہ کل
صبح کو بار عام مین بیٹھے اور اُن سب کو بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سننے بعد
اسکے جو صلاح و مناسب وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ
انسان نہایت فصیح و بلیغ ہین اور یہ حیوان اُس مین عاجز کچھ بول نہین سکتے
اگر اُن کی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے تو اُن کو انھین
کے حوالے کیجئے گا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین حکیم نے کہا یہہ اُن کی
قید مین صبر و سکوت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کر دیوےگا
جسطرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو
بختنصر کے ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل
ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی
یہہ زمانہ کسی پر یکسان نہین گذرتا مانند دائرہ چرخ کے ہمیشہ اس عالم موجودات
پر بموجب احکام الٰہی کے پھرتا ہے ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار
برس مین یا چھتیس ہزار برس مین یا تین سی ساٹھ ہزار برس مین یا ایک
دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہے سچ ہے
کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک و تیرے پر نہین رکھتی

آٹھوین فصل انسانون کے مشورے مین

بادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان وارکان سے خلوت مین مشورت
کرتا تھا انسان بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی جُدے جُدے شہرونکے
رہنے والے مجتمع ہوکر آپس مین صلاح کر رہے تھے جسکے خیال مین جو گذرتا تھا
ایک نے کہا کہ ہمارے اور غلامون کے درمیان جو کچھہ کلمہ کلام آج ہوا ہم
سب نے سُنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہ ہوا کچھہ تمہین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے
ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہی سب نے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین
کہ بادشاہ اسی فکر مین گھبرا رہا ہی شاید کہ کل باہر نکلے دوسرے نے کہا کہ مین
یہہ جانتا ہون کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی
نے کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کرکے کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہہ نہین
معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر یہہ جانتے ہین کہ بادشاہ
ہمسے موافق ہی اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک رکھتا ہی ایک نے کہا وزیر کا
خوف ہی ایسا نہ ہو کہ ہم سے پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے
نے کہا یہہ امر سہل ہی وزیر کو کچھہ تحفہ تحائف دیکر اپنی طرف کر لیوینگے مگر
ایک خطرہ ہی سب نے پوچھا وہ کیا ہی کہ قاضی مفتی کے حکم کا ڈر ہی سب نے
کہا یہہ امر بھی سہل ہی انہین بھی کچھہ رشوت دیکر راضی کرینگے آخر وے بھی
ہماری مرضی کے موافق کچھہ حیلے شرعی کرکے حکم کرینگے لیکن صاحب العزیمت مرد عاقل اور
دیندار ہی کسی کی طرفداری نہ کریگا احیانا بادشاہ نے اُسّے مشورہ کیا
خوف ہی کہ مبادا ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کرکے ہمارے ہاتھون
سے نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہی لیکن بادشاہ نے اگر حکیمون سے
مشورہ کیا تو ان کی رائین آپس مین مختلف ہین ایک دوسرے کے مخالف
کہیگا کوئی بات منقح نہین ہونیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون

سے مشورہ کرے سئے تو ہمارے حق مین کیا لکھینگے دوسرے نے کہا عالمون کا فتوی تین صورتون سے خالی نہین یا حکم کرینگے کہ حیوان کو آزاد کرین یا لکھینگے انہین بیچ کر قیمت لیوین یا لکھینگے کہ اِن کو زیادہ تکلیف نہ دیوین تخفیف اور احسان کرین شرع مین یہی تین صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر کیا صلاح دیوے دوسرے نے کہا مین جانتا ہون یہہ لکھیگا کہ اِن حیوانون نے ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہی اور مظلوم ہین اُن کی مدد بادشاہ پر لازم ہی اس واسطے کہ سلاطین خلیفہ خدا کہلاتے ہین اللہ تعالی نے اُن کو اسلئے روئے زمین پر مسلط کیا ہی کہ رعایا پر عدل و انصاف اور ضعیفون کی مدد اور اعانت کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری کرین کیونکہ روز قیامت کو پرسش انھین سے ہووے گی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لئے کہے تو قاضی تین حکمون مین ایک حکم کریگا اُسوقت کیا کیا چاہئے سب نے کہا کہ قاضی نائب نبی اور بادشاہ نگہبان دین ہی اُن کے حکم سے کسیطرح پھر نہین سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ حیوانون کو ازاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے کہا کہ یہہ جواب دینگے کہ ہم اِن کے مالک موروثی ہین اور یہے ہمارے جدو آبا کے وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہی چاہین انہین چھوڑین اور آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین پھر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ یا گواہون سے ثابت کرو کہ یہہ ہمارے غلام موروثی ہین ایک نے اُسکا جواب دیا کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اُسنے کہا اگر قاضی کہے کہ آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہی اسواسطے کہ یہ سب حیوانون کے دشمن ہین اور دشمنون کی گواہی شرع مین سُنی نہین جاتین یا کہے کہ بیع نامہ

اور سرخط کہاں ہی اگر سچے ہو تو اُسے لاکر حاضر کرو اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے
یہہ بات سنتے ہی سب چپکے ہو رہے کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے
کہا ہم اسکا جواب یہہ دیوینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین
ڈوب گئے اور قاضی اگر کھے کہ تم اسبات پر قسم کھاؤ کہ یہ ہمارے غلام
ہین اُس وقت ہم کھینگے کہ قسم سنکر اسے چاہیے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا
اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور وے قسم کھا کر کہین کہ ہم اُن کے غلام
نہین ہین اُسوقت کیا تدبیر کی جاویگی دوسرے نے جواب دیا کہ ہم کھینگے کہ
حیوانون نے جھوٹی قسم کھائی ہمارے پاس بہت سی دلایل ہین کہ اس دعوے
پر دلالت کرتی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے کہ انھین بیچین اور قیمت انکی
اُسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے انھون نے کہا کہ ہم بیچ کر قیمت انکی
لیوینگے اور جنگل و ویرانی کے باشندے تھے عرب اور ترک وغیرہ انھون
نے کہا یہہ نہین ہوگا اگر ہم اُسپر عمل کرین تو ہلاک ہو جاوینگے اسکا ذکر نکرو
جو کہ اُن کے بیچنے پر راضی ہوئے تھے انھون نے کہا اس مین خلل کیا ہی
انھون نے جواب اسکا دیا کہ اگر حیوانون کو ہم بیچین تو نہایت تکلیف اُٹھاوین
دودھہ پینا گوشت کھانا بال سے لباس بنانا اُسکے سوا اور مصارف مین لانا
یہہ سب فائدے جاتے رہینگے اس زندگی سے موت بھلی ہی یہی تکلیف
آبادی کے رہنے والون پر بھی ہو ویگی وے بھی اُن حیوانون سے بہت سے
احتیاج رکھتے ہین ہرگز اُن کے بیچنے اور آزاد کرنیکا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا
خیال بھی جی مین نہ لائیو اگر تخفیف اور احسان کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ
نہین اسواسطے کہ یہ حیوان بھی جاندار ہین ہمارا تمھارا سا گوشت پوست رکھتے ہین
اِن کو بھی زیادہ تکلیف سے ایذا پہنچتی ہی تمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تھی کہ

جسکے سبب یہہ جزا ملی کہ خدا نے ان حیوانون کو تمہارے تابع کیا اور نہ انھون
نے کوئی گناہ ایسا کیا تھا کہ اُسکے سبب خدا نے یہہ سزا دی کہ اس عذاب
مین گرفتار ہوئے وہ مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اُس کے حکم کا کوئی
پھیرنے والا نہین

نوین فصل حیوانون کے مشورے مین

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہو کر اپنے اپنے مکانون مین
گئے بہائیم بھی جمع ہو کر آپس مین صلاح و مشورے کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج
جو مناظرہ ہمارے اور دشمنون کے بیچ ہوا سب سُنا تمنے اور قضیہ ہنوز فیصل
نہ ہوا اب تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جا کر بادشاہ
کے آگے روئینگے اور اُن کے ظلم کا شکوہ کرینگے شاید بادشاہ رحم کر کے قید سے
چھڑا دیوے آج تو ہم پر کچھ مہربان ہوا ہی مگر بادشاہ کو لازم نہین ہی کہ بغیر
سُننے دلیل و حجّت کے حکم کرے اور دلیل و حجت فصاحت بیان اور طلاقت
زبان سے ثابت ہوتی ہی چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہی اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ
بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْکُمُ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّ
مِنْهُ شَيْئًا فَاِنِّيْ اِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ بعضے تم جو خصومت کرتے ہوئے میرے پاس آتے ہو اور
ایک دوسرے سے دلیل و حجّت مین ہوشیار زیادہ ہی اُسی کے واسطے
مین حکم کرتا ہون پس اگر نا دانستہ ایک کا حق دوسرے کیطرف جاوے
چاھئے کہ وہ نہ لیوے اگر لیویگا تو اُس کے واسطے مین نار جہنّم مقرر کرونگا
انسان بھی فصاحت بیان اور جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہم کو
خوف ہی اسکا کہ اُن کی چرب زبانی سے دلیل و حجت مین ہم ہار جاوین اور وے
غالب رہین تمھارے نزدیک اُس کی کیا تدبیر ہی اُس مین خوب سا تامل کیا

چاہئے

چاہئیے سب ملکر جو تامّل و فکر کرینگے تو ایک نہ ایک بات اچھی نکل ہی آویگی
ایک نے کہا میرے نزدیک یہہ صلاح ہی کہ قاصدون کو سب حیوانون کے
پاس بھیجکر اپنا احوال ظاہر کرین اور انھین کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور
خطیبون کو ہمارے یہان روانہ کرین کہ وے سب یہان آکر ہمارے مددگار
ہووین کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور عقل و فصاحت ہی کہ دوسرے
مین نہین ہی جبکہ بہت سے یار و مددگار جمع ہووینگے ایک صورت مخلصی کی
اور فلاح کی ہو جاویگی اور مدد اُسی اللہ سے ہی وہ جسکی مدد چاہتا ہی
کرتا ہی سب حیوانون نے کہا بس یہی صلاح ہی چنانچہ چھہ قاصد جو نہایت
معتبر تھے ہر ایک طرف بھیجنے کے واسطے تجویز ہوئے اُن مین سے ایک درندون
کے لئے دوسرا پرندون کیواسطے تیسرا شکاری جانورون کے واسطے چوتھا
حشرات الارض یعنے کیچوے بیر بہوٹی وغیرہ کے واسطے پانچوان ہوام یعنے
کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے چھٹا دریائی جانورون کے واسطے
مقرر کرکے ہر ایک کے طرف روانہ کیا

دسوین فصل پہلے قاصد کے احوال مین

پہلے قاصد نے جبس گھڑی درندون کے بادشاہ ابو الحارث یعنے شیر کے پاس
جاکر کہا کہ آدمیون اور حیوانون مین جنوّن کے بادشاہ کے سامہنے مناظرہ
ہو رہا ہی حیوانون نے قاصدون کو سب حیوانات کیطرف روانہ کیا ہی
کہ آکر اُن کی مدد کرین مجھکو بھی آپ کی خدمت مین بھیجا ہی ایک سردار اپنی
فوج سے میرے ساتھہ کر دیجئے کہ وہان چل کر اپنے ابنا جنس کا شریک
ہووے جبس وقت اُس کی نوبت آوے انسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ
نے قاصد سے پوچھا کہ انسان حیوانون سے کیا دعویٰ کرتے ہین اسنے کہا

کہ وے کہتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُن کے مالک ہین شیر نے
پوچھا کہ انسان کس چیز سے فخر کرتے ہین اگر زور قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا
کودنا پھاندنا چنگل مارنا لڑنا بھڑنا اُن مین کسی چیز سے فخر کرتے ہون مین ابھی
اپنی فوج کو روانہ کرون کہ وہان جا کر ایک حملے مین اُنہین متفرق اور پراگندہ
کر دیوے قاصد نے کہا بعضے اِن خصلتون سے بھی فخر کرتے ہین سا اُسکے
بہت سے عمل اور صفتین اور حیلہ و مکر ڈھال تلوار برچھی نیزہ بیش قبض چھری تیر
کمان اور بہت سے ہتھیار بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کے
واسطے بدن کو زرہ بکتر حلیتہ نمد خود سے چھپاتے ہین کہ اُن کے دانت اور چنگل
ہرگز بدن مین ☩ اثر نہ کرین درندون وحشیونکے پکڑنے کے لئے بہت سے
مکر و حیلے کرتے ہین جال اور پھندے بناتے ہین خندقین اور کوئے اور غار
کھود کر منہہ اُن کے مٹی اور گھاس سے الگ بند کرتے ہین جس وقت حیوان
نادانستہ اُن مین جا کر گرتے ہین پھر وہان سے نکلنا محال ہوتا ہی لیکن جنبوں
کے بادشاہ کے سامھنے اِن خصلتون کا کچھہ ذکر نہین ہی وہان فصاحت بیان
اور جودت زبان غلبۂ عقل و تمیز اِن سب چیزون کے واسطے دلیلین اور
حجتین بیان ہوتی ہین جس وقت بادشاہ نے قاصد کے زبانی سُنا ایک گھڑی
شگفتہ ہو کر حکم کیا کہ ہان سب درندہ ہماری فوجکے آوین بموجب حکم کے قسم قسم
کے درندے شیر بھیڑئیے طرح طرح کے بندر ریچھ غرض کہ انواع و اقسام
کے جانور گوشت کھانے والے اور چنگل مارنے ہارے خدمت مین حاضر
ہوئے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی سُنا تھا اُن سے بیان کیا اور فرمایا کہ
تم مین کون ایسا ہی کہ وہان جا کر حیوانون کا شریک ہووے جس وقت وہان
جاوے اور دلیل و حجت سے غالب آوے اُسوقت جو کچھ مجھہ سے طلب کریگا

مین اُسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب درند یہہ سُنکر ایک گھڑی اُس
فکر مین متامل ہوئے کہ اِس کام کے لایق کوئی ہی یا نہین چیتا جو وزیر تھا
اُسنے شیر سے عرض کیا کہ تو ہمارا بادشاہ و سردار ہی اور ہم تیرے تابع
و رعیت ہین بادشاہ کو چاہیے کہ ہر ایک امر مین بصلاح و تدبیر اور دانش
مندون سے مشورہ کرکے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے کہ بادشاہ کا
حکم گوش دل سے سُنے اور ہر ایک بات مین اُس کی اطاعت کرے اِس
واسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر کے اور رعیت بجائے اعضا کے ہی جبکہ بادشاہ
و رعیت اپنے اپنے طور طریق پر رہین سب امور درست اور ملک مین
بندوبست رہتا ہی بادشاہ نے چیتے سے پوچھا وے کون سی خصلتین ہین
کہ بادشاہ و رعیت پر واجب ہین اُنہین بیان کر چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہیے
کہ عادل و شجاع و دانشمند ہو ہر ایک امر مین تامل کرے رعیت پر اس طرح
مہربانی و شفقت کرے جس طرح اولاد پر ماں باپ شفقت و مہربانی کرتے ہین
جس مین صلاح و فلاح رعایا کی ہو اُس مین مصروف رہے اور رعیت کو لازم
ہی کہ بہر صورت بادشاہ کی اطاعت و خدمتگاری و جانفشانی مین حاضر رہے
اور جو ہنر و صنعت کہ آپ جانتی ہو بادشاہ کو بتلا دیوے اور عیب و ہنر پر اُسے
اطلاع کرے خدمت گذاری کا حق جیسا چاہیے بجا لاوے اور اپنی احتیاج کو
بادشاہ سے ظاہر کرکے اُسسے مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہی
اب اِس مقدمے مین کیا صلاح دیتا ہی چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا
روشن و منور اور بادشاہ سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان قوت و غلبے اور
شجاعت و حسد کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون مجھے آپ رخصت کیجئے کہ وہان
جاکر بخوبی اُسکا سر انجام کرون بادشاہ نے کہا اِن کامون مین وہان ایک بھی

نہین ہے بوزنے نے کہا اگر وہان کو دینے پھاندنے رکھنے پکڑنے کا کام ہو
اُس کا کفیل مین ہون بھیڑئیے نے کہا اگر وہان حملہ کرنے لوٹنے غارت کرنے
کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون لومڑی نے کہا اگر وہان حیلے و مکر کا کام ہو
اُسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ڈھونڈھنے اور چوری کرنے اور
چھپ رہنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر وہان ناچنے کودنے
نقل کرنے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون بلّی نے کہا اگر وہان خوشامد و محبت
و گدائی کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون کتّے نے کہا اگر وہان نگہبانی اور
بھونکنے اور دم ہلانیکا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون چوہے نے کہا اگر وہان جلانے
پھونکنے اور نقصان کرنے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون بادشاہ نے کہا ان کامون
مین وہان کوئی بھی نہین ہے بعد اُس کے چیتے کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ
سب خصلتین جو ان حیوانون نے بیان کین آدمیون کے بادشاہون اور امیرون
کی فوج کیواسطے چاہیے ان امرون کے لائق وہی ہین اسواسطے کہ اگرچہ
ظاہر مین صورت و شکل اُن کی مانند فرشتون کے ہے مگر سیرتین اُن کی مثل
سباع و بہائیم کے ہین لیکن جو کہ علماء فقہا اور صاحب میز ہین اخلاق و اوصاف
اُن کے مانند فرشتون کے ہین وہان بھیجنے کے واسطے کون ایسا ہے کہ جاکر حیوانون
کے طرف سے مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہے لیکن اب آدمیون کے علما و فقہانے
یہہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چھوڑ کر خصلتین شیطانی اختیار کی ہین شب و روز
اُنکا بحث و مجادلے مین اور ایک دوسرے کی عیب و بدی مین رہتا ہے اسی
طرح حاکمون اور بادشاہون نے بھی طریق عدالت و انصاف سے منحرف ہوکر ظلم
و بدعت کی راہ اختیار کی ہے بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہے مگر چاہیے کہ بادشاہ
کا قاصد فاضل و بزرگ ہو حق سے نہ پھرے پس کون ایسا ہے کہ وہان بھیجا جائے

کہ قاصد کی سب خصلتین اُسمین ہووین اِس جماعت مین کوئی ایسا نہین کہ وہان جانیکے لائق ہو

گیارھوین فصل قاصد کے خصلتونکے بیانمین

چیتے نے شیر سے پوچھا کہ وے کونسی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہئین اُنھین بیان کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہئیے کہ مرد عاقل وخوش بیان ہو جس بات کو سنے فراموش نہ کرے بخوبی یاد رکھے راز دل کسی سے نہ کہے امانت واقرار کا حق جیسا چاہئیے بجا لاوے زیادہ گو نہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی نکرے جتنا اُسے کہہ دیا ہی اتنا ہی کہے جس بات مین بھیجنے والے کی بہتری ہو اُس مین کوشش وجانفشانی کرے اگر طرف ثانی کچھ طمع دیوے ایسا نہ ہوکہ اُسکی طرفداری کیواسطے مسلک امانت وہدایت سے متزلزل ہوکر جادہ خیانت وضلالت مین سر کے بل گرے دوسرے شہر مین کسی نوع سے اگر فراغت حاصل ہو اُس کیواسطے رہ نجاوے جلد پھرے اور اپنے مالک کو جو کچھ سُنا اور دیکھا ہو اُسے آکر اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت وامانت کا مالک سے چاہئیے بجا لاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہی بعد اُس کے چیتے سے کہا کہ تیرے نزدیک اِس گروہ مین کون ایسا ہی کہ اس امر کی لیاقت رکھتا ہو چیتے نے کہا اس کام کیواسطے سوائے کلیلہ دمنہ کے بھائی کے کوئی بہتر نہین ہی شیر نے گیدڑ سے کہا چیتے نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اُس مین کیا کہتا ہی گیدڑ نے کہا چیتا سچ کہتا ہی خدا اُس کو جزائے نیک دیوے اور مراد کو پہنچاوے بادشاہ نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابنائے جنس کیطرف سے مناظرہ کرے جس وقت وہان سے مراجعت کریگا سرفراز ہوگا اور انعام پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ کے تابع ہون لیکن وہان ابنائے جنس میرے

بہت دشمن ہین اُس کی کیا تدبیر کرون بادشاہ نے پوچھا وے کون ہین دمنہ
نے کہا کتے میرے ساتھہ نیت دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہی کہ
وے آدمیون سے نہایت مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون کے پکڑنے
کے لئے اُن کی مدد کرتے ہین بادشاہ نے کہا اُسکا کیا سبب ہی کہ وے انسانون سے
اتنا مربوط ہوکر درندون پر حملہ کرتے ہین اپنے ہمجنسون کو چھوڑ غیر جنس کے
شریک ہو وے اسباب سے ریچھہ کے سوا کوئی واقف نہ تھا اُسنے کہا اسکا
سبب مین جانتا ہون بادشاہ نے کہا بیان کر ریچھہ نے کہا کتون نے طبایع کی
موافقت اور اخلاق کی مجانست کے سبب آدمیون سے ارتباط بہم پہنچایا ہی
اُسکے سوا بہت سی لذتین کھانے پینے کی و نان حاصل ہوئی ہین اور طبیعتون مین
اُن کی حرص و بخل اور اخلاق بدمثل آدمیون کے ہی یہہ زیادہ موجب موافقت
کا ہی اور درندان بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اُسکا یہہ ہی کہ یہ کتے
گوشت کھاتے ہین کچا پکا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک اچھا برا جیسا پاتے ہین
اُسکے سوا پھل پھلاری ساگ بھات روٹی دال دودھہ دھی میٹھا کھٹا گھی تیل
شہد حلوا ستوا اور جو اقسام آدمیون کے کھانے کی ہین سب کھاتے ہین کچھہ
نہین چھوڑتے درندان چیزون کو کھاتے نہین بلکہ پہچانتے بھی نہین ہین اور حرص و بخل
اُن مین اس مرتبے مین ہی ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی مین آنے دیوین اس
واسطے کہ وہ اگر کچھہ کھانا لیوے اگر کبھی ناگہانی کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی گانو مین
رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلی مردار یا کوئی ٹکڑا روٹی کا جو الیکر آوے کتے بس شدت
سے بھونکتے ہین اور حملہ کرکے آخر وہانسے نکال دیتے ہین اس طمع و حرص کے
باعث ذلیل و خراب کتنے ہین اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتھہ مین روٹی
یا کچھہ اور کھانیکی چیز دیکھتے ہین طمع سے دُم اور سر ہلاتے ہین اگر اُسنے حیا سے ایک آدھ

ٹکڑا اُنکے آگے ڈال دیا کس طرح جلدی دوڑکر اُسکو اُٹھا لیتے ہین کہ دوسرا لینے
نہ پاوے یہ سب بدیان اِنسانون مین بھی ہین اِس موافقت کے باعث
کتّے اپنے ابنائے جنس کو چھوڑ اُن سے جا ملے ہین اور درندون کی گرفتاری کے
واسطے اُنکی مدد اور اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتّے کے سوا اور بھی
کوئی درند ایسا ہی کہ آدمیون سے موافقت اور دوستی رکھتا ہو ریچھ نے
کہا بلّی بھی اُن سے نہایت مالوف ہی بادشاہ نے پوچھا اُس کی موافقت کا کیا
سبب ہی ریچھ نے کہا اُسکا بھی یہی ایک سبب ہی کہ طبیعت اُسکی اور انسانون کی
موافق ہی بلّی کو بھی حرص و رغبت اقسام اقسام کے کھانے کی مثل آدمیون
کے ہی بادشاہ نے کہا اُن کے نزدیک اُسکا کیا حال ہی ریچھ نے کہا یہہ کتّے
سے کچھ بہتر رہتی ہی اسواسطے کہ اُن کے گھرون مین جاکر فرش پر سوتی اور
کھانے کے وقت دسترخوان پر جاتی ہی جو کچھہ وے آپ کھاتے ہین اُسکو بھی دیتے
ہین اور جو کبھی یہہ فرصت پاتی ہی تو کھانے پینے مین اُن کے چوری بھی کرتی
ہی مگر کتّے اُسکو نہین چھوڑتے کہ مکانون مین جانے پاوے اسیواسطے کتّے اور
بلّی مین حسد و بغض رہتا ہی کتّے جسوقت اُسکو دیکھتے ہین اپنی جگہہ سے جست
کرکے اسطرح حملہ کرتے ہین کہ اگر پاوین تو چیتھڑ اچیتھڑا کرین اور کھا جاوین اور
بلّی بھی جس وقت کتّون کو دیکھتی ہی منہہ نوچتی اور دُم اور بال اپنے گھسوٹتی ہی
نہایت غصّے اور غضب سے پھولتی اور بڑھہ جاتی ہی اُسکا سبب یہی ہی کہ یہہ بھی
اُن کی دشمن ہی شیر نے پوچھا ان دو کے سوا کوئی اور بھی اُن سے مانوس
ہی ریچھ نے کہا چوھے بھی اُن کے گھرون اور دوکانون مین جاتے ہین مگر اُن کو
آدمیون سے اُنست نہین ہی بلکہ وحشت کرتے اور بھاگتے ہین بادشاہ نے کہا
اُنکے جانیکا کیا سبب ہی اُسنے کہا یہہ بھی اقسام کے کھانے پینے کی رغبت سے

جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا کوئی جانور اور بھی اُن کے یہان جاتا ہی ریچھ نے
کہا نیولے بھی کبھی چوری چھپے کچھ چرانے اور لے بھاگنے کے واسطے جاتے ہین
پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اِن کے سوا کوئی اور بھی اُنکے گھرون مین جاتا ہی
ریچھ نے کہا اور کوئی نہین جاتا مگر آدمی زبردستی چیتون اور بندرون کو پکڑ
لیجاتے ہین پر یہے وہان جانے سے راضی نہین ہین بادشاہ نے پوچھا کہ بلّی اور
کتّے کس وقت سے انسانون سے مانوس ہوئے ہین ریچھ نے کہا جسوقت سے
بنی قابیل بنی ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہہ احوال کیونکر ہی اُسے
بیان کر ریچھ نے کہا جس گھڑی قابیل نے اپنے بھائی کو جسکا نام ہابیل تھا قتل
کیا بنی ہابیل نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور اُسی لڑائی کی آخر بنی قابیل غالب
آئے شکست دیکر تمام مال اُنکا لوٹ لیا اور مواشی بیل اونٹ گدھے خچّر سب
لوٹ کر بہت مالدار ہوگئے آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کھانے پکوائے
حیوانون کو ذبح کرکے گلے پائے اُنکے جابجا ہر ایک شہر اور گانون کے گرد دیگرد
پھکوائے بلّی اور کتّون نے جو یہہ گوشت کی کثرت اور کھانے پینے کی وسعت دیکھی
اپنے ابنائے جنس کو چھوڑکر رغبت سے اُن کی بستیون مین آئے اور معین ومددگار
ہوئے آج تک اُنسے ملے جلے رہتے ہین شیر نے جب یہہ قصّہ سُنا نہایت
متاسف ہوکر کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ × اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
اور کئی بار اس کلمہ کو تکرار کیا ریچھ نے بادشاہ سے پوچھا کہ بلّی اور کتّون نے
جو اپنے ابنائے جنس سے مفارقت کی آپکو اُسکا افسوس کیا ہی شیر نے کہا مجھے اُن
کے جانیکا کچھ افسوس نہین مگر تاسف اِس بات کا ہی کہ حکیمون نے کہا ہی
بادشاہون کے واسطے انتظام وبندوبست مین اِسّے زیادہ کوئی فساد ونقصان
نہین ہی کہ اُنکی فوج کے مددگار جدا ہوکر دشمن سے جا ملین اسواسطے کہ یہے

جاکر اُسکو اوقاتِ غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بھید سے اطلاع کر دینگے
اور ہر ایک امر سے اُسے آگاہ کر کے راہین پوشیدہ اور بہت سے مکر بتلا دیوین
گے یہہ سب بادشاہون کے واسطے اور فوجکے لئے نہایت فسا دعظیم ہی خدا
اُن بلی اور کتون مین بھی برکت نکرے ریچھہ نے کہا جو کچھہ بادشاہ نے چاہا خدا نے
وہی کتون کے ساتھہ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی اُن کی نسل سے خیر و برکت
اُٹھا کر بکریون کو دی بادشاہ نے کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر ریچھہ نے کہا
اسواسطے کہ ایک کتیا پر بہت سے کتے جمع ہو کر پیٹ رکھاتے ہین جننے کے وقت
نہایت شدت و محنت سے آٹھہ دس بچے اور کبھی اُسّے بھی زیادہ جنتی ہی مگر
کبھی کسی نے بستی یا جنگل مین کتون کا بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ اُنھین کوئی ذبح
بھی نہین کرتا اور بکریان باوجود اِسکے تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین اور
ہمیشہ ذبح ہوتی ہین پھر بھی گلے کے گلے جنگلون اور بستیون مین نظر آتے ہین کہ
شمار نہین ہو سکتا اُسکا سبب یہہ ہی کہ کتے اور بلی کے بچون کو کھانے کے باعث
بہت سی آفتین پہنچتی ہین اور کھانیکے اختلاف کے سبب وے امراض مختلف کہ
کسی درندکو نہین ہوتے اُنھین ہوتے ہین اور اپنی بدی اور آدمیون کے ایذا
کے باعث زندگی بھی اُن کی اور اُن کی اولاد کی کم ہوتی ہی اسیواسطے ذلیل
اور خراب ہین بعد اسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ تو اب رخصت ہو وہان جنون کے
بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہی اُسکا سرانجام کر

بارھوین فصل دوسرے قاصد کے بیان مین

دوسرے قاصد نے جس گھڑی طایرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر
احوال ظاہر کیا اُسنے ماجرا حیوانون کا سُنکر حکم کیا کہ سب طایر آنکر حاضر ہون
چنانچہ انواع و اقسام کے طایر جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار

خدا کے سوا کوئی نہ جانے بموجب حکم کے اکثر جمع ہوئے شاہ مرغ نے اُنسے کہا کہ
آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم ان کے مالک ہین
اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے سامھنے انسانون سے مناظرہ کرتے
ہین بعد اُسکے طاؤس سے وزیر سے کہا کہ طائرون ہین کون گویا و فصیح زیادہ ہی
کہ وہان بھیجنے کے لائق ہو اور انسانون سے مناظرہ کرے طاؤس نے کہا
یہان طائرون کی جماعت حاضر ہی جسکو فرمائے وہان جاوے شاہ مرغ نے
کہا مجھے سب کا نام بتلادے کہ مین انھین پہچانوں طاؤس نے کہا ہُدہُد مُرغ کبوتر
تیتر بلبل کبک شہرخاب ابابیل کوا کلنگ سنگخوارہ گنجشک فاختہ قمری ممولا بط
بگلہ مرغابی ہزار داستان شترمرغ وغیرہ یہ سب حاضر ہین شاہ مرغ نے طاؤس
سے کہا کہ ایک ایک کو مجھے دکھادے کہ مین دیکھون اور ہر ایک کی خصلت
و وصف معلوم کرون کہ اِس کام کے واسطے کون لائق ہی طاؤس نے
کہا ہُدہُد جاسوس مصاحب سلیمان ابن داؤد کا یہہ ہی کہ لباس رنگ برنگ
کے پہنے ہوئے بیٹھا ہی وقت بولنے کے اِسطرح جھکتا ہی کہ گویا رکوع و سجدہ
کرتا ہی نیکی کے واسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہی اسی نے سلیمان ابن
داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اور یہہ کہا کہ مینے جو عجایب و غرایب جو دیکھے ہین
وے آپ نے بھی نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپکے واسطے کہ
ہرگز جھوٹھ کا اس مین دخل نہین وہان ایک عورت ہی کہ جسکی جاہ و حشم کے
بیان مین زبان قاصر ہی سلطنت اُس ملک کی اُسکے اختیار مین ہی اور ایک
تخت نہایت بڑا ہی کہ اُسپر بیٹھی ہی غرض تمام جہان کی نعمتین اُسکے یہان
موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو
نہین مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین شیطان نے ازبسکہ اُن لوگون کو گمراہ کیا ہی

ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و
عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہی چھوڑ کر آفتاب کہ یہہ بھی اُس کے
نور کا ایک ذرہ ہی خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے اُس واحد
حقیقی کے سوا کوئی نہین ہی مُرغ آذان کہنے والا یہہ ہی کہ تاج سر پر رکھے
ہوئے دیوار پر کھڑا ہی آنکھین سُرخ باز و پھیلائے ہوئے دُم اُٹھی ہوئی نہایت غیور
اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا ہی نماز کا وقت پہچانتا اور ہمسایونکو یاد دلاتا
اور نصیحت کرتا ہی صبح کے وقت اپنی آذان مین یہہ کہتا ہی اے ہمسایے کے رہنے
والو یاد کرو اللہ کے تئین بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد
کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ
کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو اُس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست و نابود
کریگا عاقبت کی راہ کا توشہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہو
تو عبادت و پرہیزگاری کرو تیتر ندا کرنے والا یہہ ٹیلے پر کھڑا ہوا ہی رخسارے سُفید
باز و ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت سے خمیدہ قامت ہو رہا ہی ندا کیوقت
غافلون کو یاد دلاتا اور بشارت دیتا ہی بعد اُسکے یہہ کہتا ہی شکر کرو اللہ کی
نعمتون کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بد گمانی نکرو اور اکثر مناجات مین خدا
سے یہہ دعا مانگتا ہی یا اللہ پناہ مین رکھہ مجھے شکاری جانورون اور گیدڑون
اور آدمیون کی بدی سے اور طبیعت جو میرے گوشت کھانے کے واسطے مریضون
سے فائیدہ بیان کرتے ہین اُسّے بھی مجھے محفوظ رکھہ کہ اس مین میری زندگی
نہین ہی یاد کرتا ہون مین ہمیشہ خدا کے تئین صبح کے وقت ندائے حق کرتا ہون
کہ سب آدمی سُنین اور نیک نصیحت پر عمل کرین کبوتر ہدایت کرنے والا یہہ ہی
کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہی اور کبھی اُڑتے وقت نہایت

افسوس سے یہہ کہتا ہی وحشت ہی بھائیون کی جدائی سے اور اشتیاق ہی
دوستون کی ملاقات کا یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کیطرف کہ دوستون کی ملاقات
سے خوشی حاصل ہو اور کبک یہہ ہی کہ پھولون اور درختون مین ہمیشہ باغ کے
بیچ خوش خرامی کرتی اور بنہایت خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین مشغول رہتی ہی
ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہہ کہتی ہی اے عمر و بنیاد کے فنا کرنے والے باغ مین
درختون کے لگانے والے شہر مین گھرون کے بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے
زمانے کی سختی سے کیون غافل ہی پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بھول یاد کر اُس
دن کو کہ یہہ عیش اور مکان چھوڑ کر گور کے اندر سانپ اور بچھوؤن مین جا کر پڑیگا
اگر اس وطن کے چھوڑنے کے آگے ابھی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہی کہ وہان
اچھے مکان مین پہنچے نہین تو خرابی مین پڑیگا اور شرخاب یہہ ہی جسطرح کہ خطیب
منبر پر چڑھتا ہی اُسی طرح یہہ بھی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہو کر زراعت
کے انبارون پر جا کر انواع و اقسام کے نغمے بہت خوش آوازی سے کرتا ہی
اور اپنے خطبے مین یہہ کہتا ہی کہان ہیں وے ارباب تجارت اور اہل زراعت
کہ ایک دانہ بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سی منفعت اُٹھاتے تھے اچھا ہما جو
خدا کے خوف سے عبرت کر د موت کو یاد کر کے مرنے کے قبل اُس کی عبادت
کا حق بجا لاؤ اور اُس کے بندون کے ساتھہ نیکی اور احسان کرو بُخل کے
باعث یہہ خیال جی مین نہ لاؤ کہ آج ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج نہ آوے اس
واسطے کہ جو آج کے دن نیکی کا درخت بٹھلاویگا کل اُسکا پھل اور مزہ اُٹھاویگا یہہ
دنیا آخرت کی کھیتی ہی جو کہ اس مین نیک عمل کی زراعت کریگا فائدہ اُسکا عاقبت
مین پاویگا اگر کوئی عمل بد کریگا گھاس پھوس کی مانند آتش دوزخ مین جلے گا
یاد کرو اُس دن کو کہ خدا کافرون کو مومنون سے جدا کر کے جہنم کی آگ مین ڈالیگا

اور مومنون کو بہشت مین پہنچاویگا بلبل حکایت کرنے والی یہہ شاخ درخت پہ بیٹھی ہوئی ہی چھوٹا سا جسم اڑنے مین جلد رخسارے سفید داہنے بائین ہر وقت متوجہہ رہتی ہی نہایت فصاحت وخوش الحانی سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون مین انسانون کے ساتھہ گرم صحبت رہتی ہی بلکہ اُن کے گھرون مین جاکر ہم کلام ہوتی ہی جس وقت وے یاد الہی سے غافل ہوکر لہو ولعب مین مشغول ہوتے ہین وعظ ونصیحت سے کہتی ہی سُبحان اللہ کتنے غافل ہوکہ اِس چندروزکی زندگی پہ فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہوئے سکے ذکر مین کیون نہین مشغول ہوتے یہہ نہین جانتے ہوکہ تم سب مرنیکے واسطے پیدا ہوئے ہو بوسیدہ ہونے کے لئے پرورش ہوئے فنا ہونے کے واسطے جمع ہوئے ہو یہہ گھر خراب ہونے کے واسطے بناتے ہوکب تک اِس دنیا کی نعمت پہ فریفتہ ہوکر لہو ولعب مین مصروف رہوگے آخر کل مرجاؤگے مٹی مین دفن ہوگے اب بھی ہوشیار ہو نہین جانتے ہوکہ اللہ تعالی نے اصحاب فیل کے ساتھہ کیا کیا ابرہہ جوہر دار گروہ کا تھا چاہتا تھا کہ مکر وعذر سے خانہ خدا کو منہدم کرے بہت سے لوگون کو ہاتھیون پہ بٹھلاکر متوجہہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے انکے مکر وعذر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طایرون کے اُن پہ مسلط کئے طایرون نے سنگریزے لے کر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سبکو ہاتھیون سمیت کرم خوردہ پتے کی مانند کردیا بعد اُسکے کہتی ہی الہی محفوظ رکھہ مجھکو لڑکون کی حرص اور تمام حیوانون کے شر سے کوا کاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کرنیوالا یہہ ہی سیہ فام پرہیزگار ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوئی ہی بیان کرتا ہی ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر وسفر مین اوقات بسر کرتا ہی ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر لیتا ہی غفلت کی آنکھون سے

غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت سے یہہ کہتا ہے پرہیزگاری کرو اور خوف کرو اُس روز سے کہ گور مین بوسیدہ ہوجاؤگے اعمال کی شامتون سے پوست کھینچے جاوینگے اب گمراہی سے اِس دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہو حکم الہی سے بھاگ کر کہین ٹھکانا اور مخلصی نہین ہے اگر رہائی چاہتے ہو تو صلوٰۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرکے بلا سے محفوظ رکھے ابابیل ہوا مین سیر کرنے والی یہہ ہے کہ اُڑنے مین سبک پانو چھوٹے باز و بڑے بیشتر آدمیون کے گھرون مین رہتی اور وہان اپنے بچّون کو پرورش کرتی ہے ہمیشہ صبح و شام دعاء و استغفار پڑھتی ہے سفر مین بہت دور نکل جاتی ہے گرمی کے دنون مین سرد مکانون مین اور جاڑون مین گرم مکانون مین سکونت اختیار کرتی ہے ہمیشہ تسبیح و دعا مین یہی ورد رکھتی ہے پاک ہے وہ جسنے پیدا کیا دریا اور زمین کو پہاڑون کا قایم کرنیوالا نہرون کا جاری کرنے والا موافق قدر کے رزق و موت کا مُقدر کرنے والا کہ اُسنے ہرگز تجاوز نہین ہوتا وہی سفر مین مسافرون کا مددگار ہے مالک ہے تمام روئے زمین کا اور ساری مخلوقات کا بعد اِس تسبیح و دعا کے کہتی ہے کہ ہر ایک دیار مین ہم گئے سب بندون کو دیکھا اور اپنے وطن مین پھرے پاک ہے وہ جسنے نر اور مادہ کو جمع کرکے اولاد کی کثرت عطا کی اور زرادہ بینی سے نکال کر لباس ہستی کا پہنایا حمد ہے واسطے اُسکے کہ پیدا کرنے والا تمام بندون کا اور عطا کرنیوالا نعمتون کا ہے اور کلنگ نگہبانی کرنیوالا یہہ میدان مین کھڑا ہے گردن لمبی پانو چھوٹے اُڑنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچتا ہے رات کو دو مرتبہ نگہبانی کرتا اور حمد الہی مین تسبیح کرتا اور کہتا ہے پاک ہے وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جوڑا بنایا کہ آپس مین ملنے سے توالد و تناسل ہو اور اپنے خالق کی یاد کرین اور سنگخوارہ خشکی کا رہنے والا یہہ ہے

ہمیشہ جنگل بیابان مین رہتا ہی صبح و شام یہہ ورد رکھتا ہی پاک ہی وہ جسنے
پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہی پیدا کرنیوالا افلاک اور برج اور ستارون
کا کہ یے سب اسی کے حکم سے پھرتے ہین پانی کا برسنا ہوا کا چلانا رعد و برق کا
ظاہر کرنا اسی کا کام ہی وہی اٹھانے والا زمین سے بخارات کا جسکے سبب جہان
کا انتظام ہی عجب خالق ہی کہ بعد موت کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ
کرتا ہی سبحان اللہ کیسا خالق ہی کہ زبان انسان کی اسکی حمد اور وصف
مین قاصر ہی کیا امکان کہ اسکی کنہ مین عقل کو رسائی ہو اور ہزار داستان
خوش الحان یہہ شاخ درخت پر بیٹھا ہوا ہی چھوٹا سا جسم حرکت مین تُبک
خوش آواز حمد الہی مین اس طرح الحان سے نغمہ سرائی کرتا ہی حمد ہی
واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت و احسان ہی یکتا ہی کہ کوئی اسکا ہمتا نہین
بخشش کرنیوالا پوشیدہ اور ظاہر نعمتون کا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ
ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرفراز کرتا ہی اور کبھی نہایت افسوس سے
اس طور پر کہتا ہی کیا خوش تھا وہ زمانہ کہ باغ مین پھولونکی سیر تھی تمام درخت
انواع و اقسام کے میوؤن سے لدے تھے اس مین شاہ مرغ نے طاؤس سے
کہا کہ ان مین تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت مین زیادہ ہی کہ وہان
اسکو بھیجئے کہ انسانون سے جا کر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسونکا شریک ہووے
طاؤس نے کہا کہ یے سب اسباب کی لیاقت رکھتے ہین اس واسطے کہ
سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان ان مین زیادہ فصیح و خوش الحان
ہی شاہ مرغ نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہوکر وہان جا اور توکل خدا
پر کر کہ وہی ہر حال مین معین اور مددگار ہی

تیرھوین فصل تیسرے قاصد کے بیان مین

تیسرے قاصد نے حسب طرحی مکھیون کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال
حیوانون کا بیان کیا یہہ تمام حشرات الارض کا بادشاہ تھا سنتے ہی اُس نے
حکم کیا کہ یہان سب حشرات الارض حاضر ہون بموجب حکم کے مکھیان و مچھر و ڈانس
بھنگے پسو بھڑ پروانے غرض جتنے حیوان چھوٹے جسم کے بازو سے اُڑتے ہین
اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے اگر حاضر ہوئے بادشاہ نے جو خبر قاصد
کی زبانی سنی تھی اُن سے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہی کہ وہان
جاوے اور حیوانون کیطرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض
کیا کہ انسان کس چیز سے ہم پر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وے اسبات کا فخر
کرتے ہین کہ قد قامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکھتے ہین ہر ایک چیز مین ہم
حیوانون سے غالب ہین بھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر انسانون
سے مناظرہ کرینگے مکھیونکے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنی قوم کی نیابت
کرینگے مچھرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے ملخ کے سردار نے کہا
کہ ہم وہان جاکر اپنے ابنائے جنس کے شریک ہوکر انسانون سے گفتگو کرینگے
اسیطرح ہر ایک اسبات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا یہہ کیا ہی کہ سب بے
تامل و فکر وہان جانیکا قصد کرتے ہین پشّے کی جماعت نے عرض کیا کہ ای بادشاہ
بھروسا خداکی مدد کا ہی اور یقین ہی کہ اُس کی مدد سے ہم اُنپر فتح پاوینگے اِس
واسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ ظالم ہوئے ہین خداکی مدد سے
ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اُسکا تجربہ ہوا ہی بادشاہ نے کہا اُس
احوال کو بیان کرو مچھرون کے سردار نے عرض کیا کہ انسانون مین نمرود
بادشاہ عظیم الشان تھا نہایت متکبر و گمراہ کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے
آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے گروہ سے ایک پشہ کہ نہایت چھوٹا

اور ضعیف البنیہ تھا اُسنے ایسے بادشاہ کو ہلاک کیا باوجود جاہ و حکمت کے کچھہ
اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے کہا سچ کہتا ہی بھڑ نے کہا جسوقت کوئی آدمی
اپنے سلاحون سے درست ہوکر ہاتھہ مین نیزہ تلوار چھُری تیر لیکر طیّار ہوتا ہی
ہم مین سے اگر کوئی بھڑ جاکر اُسے کاٹتی ہی اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک
چبھوتی ہی اُسوقت کیا حال اُسکا تباہ ہوتا ہی بدن پھول جاتا ہی ہاتھہ
پانو سُست ہوجاتے ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اُسے اپنی ڈھال تلوار کی بھی
خبر نہین رہتی بادشاہ نے کہا سچ ہی مکھی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ
نہایت حشمت و عظمت سے تخت پر بیٹھتا ہی اور دربان چوکیدار نہایت
جانفشانی اور خیرخواہی سے گردبگرد اُسکے کھڑے ہوتے ہین کہ کسی طرحکا رنج
اور اذیت اُسکو نہ پہنچے اُسوقت اگر ایک مکھی اُسکے باورچیخانے یا جاضرور سے
نکل کر نجاست سے تمام جسم آلودہ اُسکے بدن اور کپڑے پر جاکر بیٹھتی اور
ایذا دیتی ہی ہرگز اتنی قدرت نہین پاتے کہ اُسے بچا سکین بادشاہ نے کہا یہہ
سچ ہی مچھر نے کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین یا پردے کے اندر یا دیری لگا کر
بیٹھے اور ہمارے گروہ سے کوئی جاکر اُسکے کپڑون مین گھُس کر کاٹے کیا بیقرار
ہوجاتا اور غصّے مین آتا ہی مگر ہمپر کچھہ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہی
اور مُنہہ پر طمانچے مارتا ہی بادشاہ نے کہا یہہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ
کے سامھنے ان چیزون کا کچھہ مذکور نہین ہی وہان عدل و انصاف و ادب و اخلاق
و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہی تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ ان
باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ کی یہہ بات سُنتے ہی سب نے چُپکے ہوکر سر جھکایا
اور کچھہ نہ کہا بعد اُسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت سے نکل کر بادشاہ کے سامھنے
آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اس کام کے واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا

شریک ہوکر انسانون سے مناظرہ کریگا بادشاہ نے اور سب جماعت نے کہا
جس چیز کا تونے ارادہ کیا ہی خدا اُس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجھکو غالب
رکھے غرض کہ سب سامان سفر کا اُسکو دیکر رخصت کیا یہہ حکیم یہان سے جاکر جنون
کے بادشاہ کے سامھنے جہان اور سب حیوانات انواع و اقسام کے حاضر تھے موجود ہوا

چودھوین فصل چوتھے قاصد کے احوال مین

چوتھا قاصد جس وقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس
احوال کو بیان کیا اُسنے بھی حکم کیا کہ تمام جانور ہمارے گروہ کے حاضر ہون جب
حکم کے گدھہ عنقا باز شاہین چیل اُلو طوطے غرض سب جانور گوشت کھانیوالے
کہ پنجے اور منقار رکھتے ہین فی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے اُن سے حیوانون
کے مناظرہ کا احوال بیان کیا بعد اُسکے شنقار وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون
اس امر کے لائق ہی کہ وہان اُسکو بھیجے کہ انسانون سے جاکر مقابلہ کرے
اور اپنے ابناے جنس کے مناظرے مین شریک ہووے وزیر نے کہا ان مین اُلو
کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکھتا بادشاہ نے پوچھا اسکا کیا سبب کہ اُسکے
سوا اور کوئی اس کام کے لائق نہین ہی وزیر نے کہا اسواسطے کہ سب شکاری
جانور آدمیون سے ڈرتے اور بھاگتے ہین اور انکا کلام بھی نہین سمجھتے اور اُلو
ان کی بستیون کے قریب بلکہ اکثر اُنکے مکانون مین کہ ویران ہوگئے ہین رہتا ہی
زہد و قناعت اُس مین اتنی ہی کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکھتا اور خدا کے
خوف سے روتا ہی رات کو بھی عبادت مین مشغول رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہی
اگلے بادشاہون کو جو کہ مرگئے ہین یاد کرکے تاسف کرتا اور اُن کے حسب حال یہہ
آیت پڑھتا ہی کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا
فٰکِهِیْنَ ۝ کَذٰلِکَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ باغ

بہت سے

وچشمے مکان وزراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش رہتے تھے چھوڑ گئے اب مالک وہان کے لوگ ہوئے عنقا نے اُلو سے کہا کہ شنقار نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہی تو اُس مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا شنقار سچ کہتا ہی لیکن مین وہان جا نہین سکتا اسواسطے کہ سب آدمی مجھسے دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا منحوس جانتے ہین اور مجھہ بیگناہ کو کہ اُنکا قصور مینے کچھہ نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان مجھکو مناظرے کے وقت دیکھینگے تو اور مخالف ہوجاوینگے مخالفت سے پھر لڑائی کی نوبت پہنچیگی اُسسے بہتر یہہ ہی کہ مجھکو وہان نہ بھیجیے عنقا نے پھر الو سے پوچھا کہ ان حیوانون مین اس کام کے واسطے کون بہتر ہی اُسنے کہا آدمیون کے بادشاہ وامیر باز وشاہین چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور رکھواہش تمام ہاتھون پر اپنے بٹھلاتے ہین بادشاہ اگر اُن مین سے کسیکو وہان بھیجے تو بہتر ہی بادشاہ نے انکی جماعت کیطرف دیکھکر فرمایا تمھارے نزدیک کیا صلاح ہی باز نے کہا الو سچ کہتا ہی مگر انسان ہماری بزرگی اس جہت سے نہین کرتے کہ ہم کو اُن سے کچھہ قرابت ہی یا علم وادب ہم مین زیادہ ہی جسکے سبب وے عزیز جانتے ہین صرف اپنے فائدے کے واسطے ہمسے اُلفت کرتے ہین شکار ہمارا چھین کر اپنے تصرف مین لاتے ہین اور روز وشب لہو ولعب مین مشغول رہتے ہین جس چیز کو خدا نے اُنپر واجب کیا ہی کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب وکتاب سے ڈرین اُس کی طرف کبھی التفات نہین کرتے عنقا نے باز سے کہا کہ پھر تیرے نزدیک کسکا بھیجنا صلاح ہی اُسنے کہا میرے نزدیک یہہ ہی کہ طوطے کو وہان بھیجیے اسواسطے کہ انسانون کے بادشاہ وامیر اور سب چھوٹے بڑے عورت ومرد جاہل وعالم اسکو عزیز رکھتے اور اُسسے باتین کرتے ہین جو کچھہ یہہ کہتا ہی سب متوجہہ ہوکر سنتے ہین بادشاہ نے طوطے سے کہا کہ تیرے نزدیک

کیا صلاح ہی اُس نے کہا مین حاضر ہون وہان جا کر حیوانون کیطرف سے
انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور سب جماعت
ملکر میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہی اُسنے کہا مجھے یہہ منظور ہی کہ
بادشاہ خدا سے یہہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر غالب رہون بادشاہ نے
بموجب اُسکے کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے
آمین کہی اُلّو نے کہا اے بادشاہ اگر دعا قبول نہ ہو تو بے فائدہ رنج و محنت ہی
اسواسطے کہ دعا اگر سب شرطون کے ساتھہ نہو وے تو اُسکا نتیجہ کچھہ ظاہر نہین
ہوتا ہی بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونیکی شرطین کیا ہین اُنھین بیان کر
اُلّو نے کہا دعا کے واسطے نیّت صادق اور خلوص دل چاہئے جسطرح اضطرار
کی حالت مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہی اسی طرح دعا کے وقت
خدا کیطرف دھیان رکھے اور چاہئے کہ دعا کے قبل نماز پڑھے روزہ رکھے؛
غریب محتاج سے کچھہ نیکی کرے جو حالت غم و اَلم کی اُسیر ہو جناب الٰہی مین
اُسکو عرض کرے سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی دعا مین یے چیزین ضرور ہین بادشاہ
نے تمام جماعت سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر کیا ہی
کہ یے غریب اُنکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہان تک کہ ہمسے باوجود
دور ہونیکے پناہ ڈھونڈھی ہی اور ہم باوصف اُسکے کہ انسانون سے قوّت
وزور زیادہ رکھتے؛ اور آسمان تک اُڑتے ہین پر ان کے ظلم سے بھاگ کر
پہاڑون اور دریاؤن مین آکر چھپے اور بھائی ہمارا شنقار اُن سے بھاگ
کر جنگل مین جا رہا اُنکے ملک کا رہنا چھوڑ دیا لیکن پر بھی اُن کے ظلم سے مخلصی نہین
پائے لاچار ہوکر مناظرے کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم اتنے قوی ہین کہ ہم مین سے
ایک جانور اگر چاہے تو کتنے انسانون کو اُٹھا لیجاوے اور غارت کرے لیکن

نیکون کو نہ چاہئے کہ ایسی بدی کرین اور اُن کی بد افعالی پر لحاظ رکھین دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین لڑنے بھڑنے سے کچھ فایدہ نہین اسکا ثمرہ ونتیجہ آخرت مین پاوینگے بعد اُس کے کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی مین آ گئے پس ہم اُنھین روبراہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہین کہ باد تند نے کشتیان اُن کی توڑین وے غوطے کھا کر ڈوبنے لگے ہمنے اُنھین کنارے پر پہنچایا اسواسطے کہ حق تعالی ہمسے راضی وخوشنود ہو اور اس طرح ہم اُسکی نعمتون کا شکر بجا لاوین کہ اُسنے ہمین قوی جُثہ کیا ہی اور زور وقوت بخشی ہی وہی بہر صورت ہمارا معین ومددگار ہی

پندرھوین فصل پانچوین قاصد کے بیان مین

پانچوین قاصد نے جس گھڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکے مناظرکی خبر پہنچائی اُسنے بھی اپنے تمام توابع ولواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی مینڈک نہنگ دُلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون اور صورتون سے بموجب حُکم کے حاضر ہونے بادشاہ نے جو کچھ قاصد کی زبانی سُنا تھا اُنسے بیان کیا بعد اُسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت وشجاعت مین ہم سے برتر جانتے ہون مین ابھی جاکر ایکدم مین سبکو جلا بھونک دون اور دم کے زور سے کھینچکر نگل جاؤن قاصد نے کہا وے ان مین کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اسبات مین غالب جانتے ہین کہ ہم عقل ودانائی زیادہ رکھتے ہین ہر ایک علم وفن سے واقف اور بہت سی صفتین اور تدبیرین جانتے ہین عقل وتمیز ہماری اسی کسی مین نہین ہی بادشاہ نے کہا اُن کے علم اور صنعتون کا احوال مُفصل بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین قاصد نے کہا کیا بادشاہ کو معلوم نہین کہ وے اپنے علم ودانائی سے دریائے قُلزم کے اندر جاکر اُسکی تہ سے جواہر نکالتے ہین

حیلے اور مکر سے پہاڑ پر چڑھکر گدھون اور عقابون کو پکڑکر نیچے اُتار لاتے ہین
اسی طرح اپنے علم اور دانائی سے لکڑیون کا ہل بناکر بیلون کے کاندھون پر
رکھتے اور بھاری اسباب اُن کی پیٹھ پر لادکر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق
تک لیجاتے ہین تمام جنگل اور بیابان طی کرتے ہین فکر و دانائی سے کشتیان بناکر
اسباب چڑھاتے ہین اور دریا دریا لئے پھرتے ہین پہاڑون اور ٹیلون پر
جاکر اقسام اقسام کے جواہر اور سونا چاندی لوہا تانبا اور بہت سی چیزین زمین
سے کھود کر نکالتے ہین اگر ایک آدمی کسی نہر یا وادی کے کنارے پر جاکر ایک
طلسم علم کے زور سے بنا دیوے پھر ہزار نہنگ اور اژدہے اگر اُس جگہہ جاوین
مقدور نہین کہ وہان گذر کر سکین مگر جنّون کے بادشاہ کے روبرو عدل و انصاف
و حجّت و دلیل کا چرچا ہی قوّت و زور حیلہ و مکر کا کچھہ دخل نہین بادشاہ نے جسوقت
قاصد کی زبانی یہہ سب سُنا جتنے اُسکے گرد و پیش بیٹھے تھے سب کیطرف متوجہہ ہوکر
کہا کہ اب تمھارے نزدیک کیا تدبیر ہی کون شخص وہان جاکر انسانون سے
مناظرہ کریگا کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر دُلفین کہ دریائے شور مین رہتا ہی
اور آدمیون کے ساتھہ نہایت الفت رکھتا ہی جو شخص ڈوبتا ہی اُسکو پانی سے
نکالکر کنارے پر ڈال دیتا ہی اُسنے عرض کیا کہ دریائی جانورون مین اِسکام
کے واسطے مچھلی مناسب ہی اسواسطے کہ وہ جسم مین بڑی صورت مین اچھی
منہہ پاکیزہ رنگ سُفید بدن درست حرکت مین جلد تیرنے مین حد سے باہر شمار
مین سب دریائی جانورون سے زیادہ اولاد کی کثرت کہ تمام ندی نالے دریا
تالاب بھر جاتے ہین آدمیون کے نزدیک اُسکا مرتبہ بھی بڑا ہی اِس واسطے
کہ اُسنے ایک بار اُن کے نبی کو اپنے پیٹ مین پناہ دی اور پھر بحفاظت اُن کو مکانون
پر پہنچا دیا سب آدمیون کو اعتقاد ہی کہ تمام زمین اُس کی پیٹھہ پر قایم ہی بادشاہ

مچھلی سے پوچھا تو اس مین کیا کہتی ہی اُسنے کہا مین وہان کسی طرح نہین جا سکتی
ہون اور انسانون سے مناظرہ بھی نہین کر سکتی اس واسطے کہ مجھے پانو نہین
ہین کہ وہان تک پہنچون اور نہ زبان ہی کہ اُن سے ہم کلام ہون پیاس کی
مجھکو تاب نہین پانی سے اگر ایک دم جُدی رہون تو حالت تباہ ہو جاوے میرے
نزدیک اس کام کے لئے کچھوا بہتر ہی کیونکہ وہ پانی سے جدا ہو کر خشکی مین بھی
رہتا ہی اُسکے نزدیک دریا اور خشکی کا رہنا برابر ہی اُسکے سوا بدن بھی اُس
کا مضبوط اور پیٹھ سخت ہی نہایت بردبار اذیت و رنج کا متحمل ہوتا ہی بادشاہ
نے کچھوے سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اُسنے کہا یہہ کام مجھہ سے
بھی نہین ہو سکیگا چلنے کے وقت میرے پانو بھاری ہو جاتے ہین اور رستہ
دور ہی مین کم گو بھی ہون کہ زیادہ کلام مجھسے نہین ہو سکتا اسکے واسطے سُس
دلفین بہتر ہی کیونکہ وہ چلنے مین نہایت قوی گویائی کی قدرت زیادہ رکھتا ہی
بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہی اُسنے کہا
اس امر کے لئے کیکڑا مناسب ہی اسواسطے کہ پانو اسکے بہت سے ہین چلنے اور
دوڑنے مین جلد چنگل تیز ناخن سخت پیٹھ مضبوط گویا زرہ پوش ہی بادشاہ نے
کیکڑے سے کہا اُسنے جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن ڈیل ڈول میرا
بھدیسلا پیٹھہ کبڑی صورت نپٹ زبون ایسا نہ ہو کہ وہان میری ہنسی ہو
بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون ہوگی تجھہ مین عیب کیا ہی کیکڑے نے کہا
کہ وے سب مجھے دیکھکر کہینگے کہ یہہ حیوان بے سر کا ہی آنکھین گردن پر منہہ
سینے مین کلّے دونو طرف سے پھٹے ہوئے پانو آٹھہ وے بھی ٹیڑھے منہہ کے
بھل چلتا گویا سرب کا بنا ہی سب دیکھہ مجھے مسخرا بناوینگے بادشاہ نے کہا
پھر وہان جانے کے لئے کون بہتر ہی کیکڑے نے کہا میرے نزدیک نہنگ

اس کام کے واسطے بہت مناسب ہی کیونکہ پانو اُسکے مضبوط اور چلنا بہت
ہی دوڑ مین جلد منہہ بڑا زبان لنبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت
بُردبار مطلب کیواسطے انتظار بہت کرتا ہی کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ
نے مگر سے پوچھا اُسنے کہا مین اس کام کے واسطے ہرگز مناسب نہین ہون
اسواسطے کہ مجھہ مین غصہ بہت ہی کودنا پھاندنا جس چیز کو پاتا ہے بھاگتا ہے
سب عیب مین غرض کہ سراسر غدار و مکار ہون قاصد نے یہہ سُنکر کہا وہان
جانیکے واسطے کچھہ زور و قوت و مکر کا کام نچاہئے بلکہ عقل و وفا و عدل و انصاف
فصاحت و بلاغت سے یے سب چیزین چاہئین مگر نے کہا مجھہ مین یہہ کوئی خصلت
اور وصف نہین ہی مگر میرے نزدیک اس کام کے واسطے مینڈک بہتر ہی
اسواسطے کہ وہ حلیم اور صابر و زاہد ہی رات دن خدا کی یاد مین تسبیح پڑھتا
اور صبح و شام نماز روزے مین مشغول رہتا ہی آدمیون کے گھرون مین بھی
جاتا ہی بنی اسرائیل کے نزدیک اُسکی قدر و منزلت زیادہ ہی اس
واسطے کہ ایکبار اُسنے اُنکے ساتھہ یہہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم
خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا یہہ اپنے منہہ مین پانی لیکر آگ پر چھڑکتا تھا کہ آگ
بجھہ جاوے اور اُنکے بدن مین آنچ نلگے اور دوسری بار جبکہ موسیٰ اور
فرعون سے لڑائی ہوئی اُسنے موسیٰ کی مدد کی اور یہہ فصیح بھی ہی باتین
بہت کرتا ہی ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول رہتا ہی اور خشکی و تری
دونون مین پھرتا ہی زمین پر چلنا دریا مین پیرنا یہہ سب جانتا ہی اعضا
بھی مناسب ہین سر گول منہہ اچھا آنکھین روشن ہاتھہ پانو بڑے چلنے
مین جلد آدمیون کے گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہی بادشاہ نے
مینڈک سے کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہی اُسنے کہا مین لشکر و حشم

حاکم

حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کرے مجھہ کو قبول ہی اگر وہان جانے کے
واسطے تجویز کیا ہی مجھکو قبول ہی مین وہان اپنے ابنائے جنس کیطرف ہوکر
انسانون سے مناظرہ کرونگا لیکن اُمید وار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور
اعانت کے واسطے خدا سے دعا مانگے اِس واسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیّت
کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنے کے بادشاہ نے خدا سے دعا
مانگی اور سب جماعت نے امین کی پھر مینڈک بادشاہ سے رخصت ہوا اور
وہان سے جا کر جنّون کے بادشاہ کے سامھنے حاضر ہوا

سولھوین فصل چھٹھے قاصد کے بیان مین

چھٹھا قاصد جس گھڑی ہوام کے بادشاہ یعنے کیڑے مکوڑون کے سردار یعسوب
کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اُسنے سنتے ہی حکم کیا کہ سب
کیڑے آکر حاضر ہون وہین تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوسمار مکڑی جون چونٹی کیچوے
غرض جتنے کیڑے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتّون پر چلتے ہین
سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اس کثرت سے اُن کا مجمع ہوا کہ سوائے
خدا کے کسی کا مقدور نہین کہ شمار کر سکے بادشاہ نے جو اُن کی صورتین شکلین
عجیب و غریب دیکھین متعجب ہو کر ایک ساعت چُپکا ہو رہا پھر اُن کی طرف
تامّل کر کے جو دیکھا تو بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا اور ضعیف حواس و شعور بھی
کم نہایت متفکر ہوا کہ اِن سے کیا ہو سکیگا افعی وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک
اِن مین کوئی ایسا قابل ہی کہ مناظرے کے واسطے ہم وہان بھیجین کہ انسانون
سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہ حیوانات اکثر گونگے بہرے اندھے ہین
ہاتھہ پانو کچھہ بھی نہین بدن پر بال و پر نظر نہین آتے منقار و چنگل بھی نہین اور
بیشتر ضعیف و کم زور ہین غرض بادشاہ کو اُن کے حال پر نہایت قلق ہوا بے

اختیار دل مین افسوس کر کے غم سے رونے لگا اور آسمان کے طرف دیکھکر خدا
سے یہہ دعا مانگی کہ اے خالق و رازق تو ہی ضعیفونکے حال پر رحم کرتا ہے
اپنے فضل و احسان سے اُنکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الراحمین ہے بارے
بادشاہ کی دعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تھے نہایت فصاحت و بلاغت سے باتین کرنے لگے

سترھوین فصل ملخ کے خطبے کے بیان مین

ملخ نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سی شفقت و مہربانی کرتا ہے
دیوار کیطرف بلند ہو کر اپنے ساز کو درست کر کے خدا کی حمد مین نہایت خوش
الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہہ خطبہ بہت فصاحت و بلاغت سے پڑھا
حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لائق ہے جسنے روئے زمین پر انواع و اقسام کی نعمتین
پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات کو زاویۂ عدم سے عرصۂ وجود مین
لاکر صورتین مختلف بخشین موجود تھا قبل زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ
گر تھا نور وحدت سے بے آلائش مکان کے عقل فعال کو بے ترکیب ہیولا اور
صورت کے نور بسیط پیدا کیا بلکہ ایک کُن کے کہنے مین پردۂ نیستی سے نکال کر
ساحت ہستی مین موجود کر دیا بعد اُسکے کہا کہ اے بادشاہ اس گروہ کے ضعف و ناتوانی
پر کچھہ غم نکر کیونکہ خالق ان کا جسنے پیدا کیا اور رزق دی ہمیشہ خبرگیران رہتا
جسطرح کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور مہربانی کرتے ہین اسی طرح وہ بھی
اُن کے حال پر رحم کرتا ہے اسواسطے کہ خدا نے جس وقت حیوانات کو پیدا کیا
اور صورتین شکلین ہر ایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسیکو کم زور
رکھا بعضون کو ڈیل ڈول بڑا بخشا اور بعضونکو چھوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود
مین سب کو برابر رکھا ہے ہر ایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات
دفع مضرت کے عطا کئے اس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر کچھہ

فوقیت نہین ہاتھی کو جبکہ ڈیل ڈول بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو دانت
بھی لینے بنائے کہ جنکے سبب درندون کی شر سے محفوظ رہتا اور سونڈ
سے فایدہ اُٹھاتا ہی پشے کو اگر جسم چھوٹا دیا تو اُسکے بدلے دو بازو
نہایت لطیف و سبک عطا کئے جنکے باعث اُڑکر دشمنون سے بچ رہتا ہی
اس نعمت مین کہ جسکے سبب منفعت اُٹھاوین اور شر سے محفوظ رہین چھوٹے
بڑے سب برابر ہین اسی طرح اس گروہ کو بھی کہ ظاہر مین بے بال و پر
نظر آتے ہین اس نعمت سے محروم نہین رکھا ہی جبکہ خدا نے اُن کو
اس حال پر پیدا کیا سب سامان کہ جسکے سبب منفعت حاصل کرین
اور شر سے محفوظ رہین بنایا اگر بادشاہ تامل کرکے اُنکے احوال کو دیکھے تو معلوم
ہو کہ اِن مین جو کہ جسم مین چھوٹا اور ضعیف ہی وہ اُڑنے مین سبک اور بے
خوف ہی کہ ہر ایک گزند سے محفوظ رہنا اور منفعت حاصل کرنے مین اضطرار
نہین کرتا ہی تمام حیوانون مین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکھتے ہین
وے قوّت اور دلیری کے سبب ایسے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتھی اور شیر
کے اُنکے سوا اور حیوان کہ جسم اُنکے بڑے اور قوتین زیادہ رکھتے ہین اور
بعضے جلد دوڑنے اور بھاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین
مثل ہرن اور خرگوش و حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضے اُڑنے کے باعث
ملک ہات سے پناہ مین رہتے ہین مانند طایرون کے اور کتنے دریا مین غوطے
مارنے سے اپنے تئین خطرے سے بچاتے ہین جس طرح دریائی جانور ہین
اور کتنے ایسے ہین کہ گڑھون مین چھپ رہتے ہین مثل چوہے اور چیونٹی
کے چنانچہ اللہ تعالیٰ چیونٹی کے قصے مین فرماتا ہی قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا
النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

یعنے چونٹیون کے سردار نے سب چونٹیون سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون مین
چھپ رہو کہ سلیمان اور اُس کی فوج تم کو پانوتلے مل نہ ڈالین کہ وے واقف
نہین ہین اور بعضے وے ہین کہ خدا نے اُنکے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا
ہے جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین جس طرح کچھوے مچھلی اور
جو دریائی جانور ہین اور کتنے وے ہین کہ اپنے سر کو دُم کے نیچے چھپا کر ہر ایک
گزند سے بچ رہتے ہین مانند خارپشت کے اور اُن حیوانون کے معاش پیدا
کرنیکی بھی بہت سی صورتین ہین بعضے جودت نظر سے دیکھکر ہر دن کے زور سے
اُڑتے ہین اور جہان کھانے کی چیز دیکھتے ہین جا پہنچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے
اور بعضے سونگھکر رزق اپنا ڈھونڈھ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین جبکہ خدا نے
اُن حیوانون کو کہ نپٹ چھوٹے اور ضعیف ہین حواس اور اسباب روزی پیدا
کرنیکا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت و رنج کی تخفیف کر دی جس طرح اور حیوان
بھاگنے اور چھپنے کی محنت و مشقت اُٹھاتے ہین یہ اُس محنت سے محفوظ ہین اس
واسطے کہ ان کو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا کیا ہے کہ کوئی
واقف نہین بعضون کو گھاس مین پیدا کیا اور بعضون کو دانے مین چھپایا ہے
بعضون کو حیوان کے پیٹ مین اور کتنون کو مٹی اور نجاست مین رکھا ہے اور
ہر ایک کی غذا اُسی جگہہ بغیر حس و حرکت اور رنج و مشقت کے پہنچاتا ہے قوت
جاذبہ اُن کو عطا کی ہے جسکے سبب رطوبات کو کھینچکر بدن کی غذا کرتے ہین اور
اُسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت رہتی ہے جس طرح اور حیوانات رزق
کے واسطے چلتے پھرتے اور گزند سے بھاگتے ہین یہ اُس محنت و رنج سے محفوظ
ہین اس واسطے خدا نے اُنکے ہاتھہ پانو نہین بنائے کہ چل کر روزی پیدا کرین
نہ مُنہہ اور دانت دیئے کہ کچھہ کھاوین نہ حلق ہے جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ ہے

کہ جسنے ہضم کرین نہ انتڑیان اور رودے ہین کہ جس مین ثفل جمع ہو نہ جگر ہی
کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہی کہ خلط سوداوی غلیظ کو جذب کرے نہ
گردہ اور مثانہ ہی کہ پیشاب کو کھینچے نہ رگین ہین کہ خون اُن مین جاری ہو نہ
پٹھے ہین دماغ مین جنکے سبب درستی حواس کی ہو امراض مزمنہ سے کوئی
مرض اُن کو نہین ہوتا کسی دوا کے محتاج نہین غرض سب آفتون سے کہ جن مین
بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار رہین یے محفوظ ہین پاک ہی وہ اللہ جسنے
اپنی قدرت کاملہ سے اُنکے مطلب کو جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ
رکھا واسطے اُسکے حمد و شکر ہی کہ ایسی نعمتین عطا کین جس گھڑی ملخ اس خطبے سے
فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت مین برکت دیوے تو نہایت
فصیح و بلیغ اور نہایت عالم و قابل ہی بعد اُسکے کہا تو وہان جا سکتا ہی کہ
انسانون سے جا کر مناظرہ کرے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون بادشاہ
کے فرمانے سے وہان جا کر اپنے بھائیونکا شریک ہونگا سانپ نے اُسسے کہا
وہان نہ کہیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا ہوا آیا ہون ملخ نے کہا اُسکا سبب کیا
اُسنے کہا اسواسطے کہ سانپ اور آدمی مین عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے
ہی یہان تک کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ ان کو کیون پیدا
کیا ہی اُنسے کچھ فائدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اور نقصان ہی ملخ نے کہا
یہہ کیون کہتے ہین اُسنے کہا اسواسطے کہ اِنکے منہہ مین زہر ہوتا ہی اُن سے
سوائے حیوانون کی ہلاکی اور موت کے کچھ فائدہ نہین یے سب جہل و نادانی
کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی شی کی حقیقت و منفعت سے کچھ خبر نہین اِسی
واسطے خدا نے اُن کو عذاب مین مبتلا کیا ہی حالانکہ وے سب اُن سے احتیاج
رکھتے ہین یہان تک کہ بادشاہ اور امیر اُن حیوانون کے زہر کو انگوٹھیون مین

رکھتے ہین کہ وقت پر کام آتا ہی اگر خوب تأمل کرکے اُن حیوانات کے احوال
اور فائدے کو معلوم کرین اور یہہ زہر جو اُن کے مُنہہ مین ہوتا ہی اُس کی
منفعت کو جانین تو یہہ نہ کہین کہ خدا نے اُن کو کیون پیدا کیا اُنسے کچھہ فائدے
نہین اور خدا پر بیہودہ اعتراض نہ کرین اگرچہ خدا نے اُنکے زہر کو حیوانون کے
ہلاک ہونیکا باعث کیا ہی لیکن اُن کے گوشت کو بہت زہر کے دفع کرنیکا سبب بنایا ہی
ملخ نے کہا ای حکیم کوئی فائدہ اور بھی بیان کر سانپ نے کہا جسوقت خدا نے
اُن حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب
اور آلات عطا کئے جسکے سبب منفعت کو پہنچتے اور شر سے محفوظ رہتے ہین ؛
بعضون کو معدہ گرم دیا ہی کہ چابنے کے بعد غذا ہضم ہوکر جزو بدن ہوتی ہی
سانپ کیواسطے نہ معدہ ہی کہ جس مین ہضم ہو نہ دانت ہی کہ جسکے زور سے
چابین بلکہ اِس کے بدلے اُنکے مُنہہ مین گرم زہر پیدا کیا ہی جسکے سبب کھاتے اور
ہضم کرتے ہین اسواسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو مُنہہ مین لیکر
زہر گرم اُسپر ڈالتا ہی فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہی کہ یہہ اُسکو نگلتا ہی
پس اگر اللہ تعالی یہہ زہر اُن کے مُنہہ مین نہ پیدا کرتا تو یہہ کاہے کو کچھہ کھا
سکتے غذا کسی طرح میسر نہ ہوتی بھوکھہ کے مارے ہلاک ہو جاتے کوئی سانپ
جہان مین نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہہ بیان کر کہ اُنسے حیوانون کو کیا منفعت
پہنچتی ہی اور زمین پر اُن کے پیدا ہونے کا کیا فائدہ ہی اُسنے کہا جسطرح
اور جانورون کے پیدا کرنے سے منفعت ہی اُس طرح اُن سے بھی فائدہ
حاصل ہی ملخ نے کہا اسبات کو مفصل بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالے
نے تمام عالم کو پیدا کرکے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا تمام
خلائق سے بعضے مخلوقات کو بعضون کے واسطے پیدا کیا اور اُن کے اسباب

بنائے موافق اپنی حکمت کے جس مین صلاحیت عالم کی جانی وہی کیا مگر کبھی
کسی علت کے سبب بعضون کے واسطے فساد و نقصان ہوجاتا ہی یہہ نہین کہ
اللہ تعالی ان کو اس فساد مین مبتلا کرتا ہی ہر چند کہ اُسکے علم مین فساد و شر
ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہی مگر اُس خالق کی یہہ شان و عادت نہین ہی
کہ جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو تھوڑے سے نقصان کے لئے اُسکو
پیدا نکرے بیان اُسکا یہہ ہی کہ جس وقت اللہ تعالی انے تمام ستارون
کو پیدا کیا اُن مین سے آفتاب کو عالم کے واسطے چراغ بنایا اور اُسکی حرارت
کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا تمام عالم مین یہہ آفتاب اِسطرح ہی جیسے
جسم مین دل ہوتا ہی جس طرح کہ دل سے حرارت غریزی پیدا ہوکر جسم
مین پھیلتی ہی اور وہی سبب زندگانی ہی اسی طرح آفتاب کی حرارت سے
بھی خلایق کو فایدہ ہوتا ہی بعضون کو جو کبھی اُسکے باعث کسی جہت سے فساد
و نقصان لاحق ہوتا ہی خالق کو مناسب نہین ہی کہ اُن کیواسطے اُس کو
موقوف کرکے اکثر عالم کو فیض عام اور فایدہ تام سے محروم رکھے یہی حال
زحل و مریخ اور تمام ستارون کا ہی کہ اُن کے باعث صلاح و فلاح عالم
کی ہی اگرچہ بعضے منحوس ساعتون مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون
کو نقصان پہنچتا ہی اسی طرح بادلون کو اللہ تعالی نے خلایق کی منفعت کے
واسطے ہر ایک طرف بھیجتا ہی اگرچہ بعضے وقت اُن کے سبب حیوانات کو
رنج ہوتا ہی یا کثرت سیلابی سے غریبون کے گھر خراب ہوتے ہین یہی حال
تمام درند چرند سانپ بچھو مچھلی نہنگ حشرات الارض کا ہی اُن مین سے بعضون
کو نجاست اور عفونت مین پیدا کیا ہی کہ ہوا متعفن سے صاف رہے
ایسا نہو کہ بخارات فاسدہ کے اُٹھنے سے ہوا متعفن ہوجاوے اور عالم مین

وبا آوے کہ سب حیوان ایک بار ہلاک ہوجاوین اسیواسطے یہہ سب
کیڑے حشرات الارض اکثر قصائیون یا مچھلی بیچنے والون کی دوکانون مین
پیدا ہوتے اور نجاست مین رہتے ہین جبکہ نجاست سے یے سب پیدا ہوئے
جوکچھہ نجاست کا اثر تھا اسکو انھون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہوگئی وبا سے
لوگ سلامت رہے اور یے چھوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے
غذا اچھی ہین کہ وے اُن کو کھاتے ہین غرض اللہ تعالی نے کسی شی کو بے
فائدہ نہین پیدا کیا جوکوئی اس فائدے کو نہین جانتا ہی خدا پر اعتراض
کرتا اور کہتا ہی اِن کو کیون پیدا کیا اِن مین کچھہ فائدہ نہین حالانکہ
یہہ سب جہل و نادانی ہی کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اُسکی
صنعت و قدرت سے کچھہ واقف نہین مینے سُنا ہی کہ بعضے جاہل آدمی
یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فلک قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر
وے تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت
و مہربانی اُس کی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہی اس واسطے کہ مبدا فیاض
سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہی ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اسکا قبول
کرتا ہی

اٹھاروین فصل حیوانونکے وکیلونکے جمع ہونیکے بیان مین

صبح کے وقت کہ تمام حیوانون کے وکیل ہر ایک مُلک سے آکر جمع ہوئے
اور جنون کا بادشاہ قضئے کے انفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹھا
چوبدارون نے بموجب حکم کے پکار کر کہا کہ سب نالش کرنے والے اور داد
کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہی سامھنے آکر حاضر ہون بادشاہ قضئے کے
انفصال کرنیکو بیٹھا ہی اور قاضی مفتی حاضر ہین اسبات کے سنتے ہی جتنے
حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تھے صف باندھہ کر

بادشاہ کے آگے کھڑے ہوئے اور آداب و تسلیمات بجا لاکر دعائین دینے لگے
بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی خلقت نہایت کثرت
سے حاضر ہی ایک ساعت متعجب ہوکر ساکت رہ گیا بعد اُسکے ایک حکیم جننّی
کیطرف متوجہ ہوکر کہا کہ تو اس عجیب و غریب خلقت کو دیکھتا ہی اُسنے
عرض کیا اَی بادشاہ مین اِن کو دیدہٗ دل سے دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہون
بادشاہ اُن کو دیکھکر متعجب ہوتا ہی مین اُس صانع حکیم کی حکمت و قدرت
سے متعجب ہون کہ جسنے اِن کو پیدا کیا اور انواع و اقسام کی شکلین بنائین
ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی بلکہ یے
اُسکے عِلمِ حضوری مین حاضر ہین اس واسطے کہ جب اللہ تعالی اہل بصارت
کی نظر سے نور کے پردے مین پوشیدہ ہوا وہان وہم و فکر کا بھی تصوّر نہین
پہنچتا اُن صنعتون کو اُسنے ظاہر کیا کہ ہر ایک صاحب بصیرت مشاہدہ کرے
اور جو کچھ اُس کے پردۂ غیب [illegible] یا تھا اُسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا کہ اہل نظر
اُسکو دیکھکر اُسکی صنعت [illegible] بے ہمتائی اور قدرت و یکتائی کا اقرار کرین دلیل
و حجت کے محتاج نہ ہووین اور یے صورتین کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین
امثال و اشکال اُن صورتون کی ہین جو عالم ارواح مین موجود ہین وہ صورتین
کہ اُس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین اور یے تاریک کثیف ہین جس طرح
تصویرون کو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی ہی اُن حیوانون کے ساتھہ
کہ جنکی وے تصویرین ہین اِسی طرح اُن صورتون کو بھی مناسبت ہی
اُن صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین مگر وے صورتین تحریر کرنے
والی ہین اور یے متحرک اور جو اُن سے بھی کم رتبہ ہین بے حس و حرکت اور
بے زبان ہین اور یے محسوس ہین وے صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی

رہتی ہین اور بے فانی و زایل ہوجاتی ہین بعد اُسکے کھڑے ہوکر یہہ خطبہ پڑھا
حمد ہی واسطے اُس معبود کے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے مخلوقات کو ظاہر کر کے
عرصۂ کائنات مین انواع و اقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو جس
مین کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہین ہی موجود کر کے ہر ایک اہل بصیرت
کی نظر مین تجلّی اپنی صنعت کے نور کی دکھلائی عرصہ گاہ دنیا کو چھہ طرفون سے
محدود کر کے خلق کی آسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے
درجے بنا کر فرشتون کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ کی
شکلین اور صورتین بخشین نعمت خانۂ احسان سے انواع و اقسام کی نعمتین
عطا کین دعا و زاری کرنے والون کو عنایت بے نہایت سے مرتبہ قُرب
کا بخشا جو کہ اُسکے کنہہ مین عقل ناقص کو دخل دیتے ہین اُن کو وادیِ ضلالت
مین حیران و سرگردان رکھا جنّات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا
کر کے صورتین عجیب اور اجسام لطیف بخشے [illegible]ر تمام مخلوقات کو نہانخانۂ عدم
سے ظاہر کر کے خصلتین علیحدہ علیحدہ اور مرتبے [illegible]ے جدے عطا کیے بعضونکو
اعلیٰ علّیین پہ مکان سکونت کا بخشا اور بعضون کو تہ خانۂ اسفل السافلین مین
ڈالا اور کتنون کو ان دو درجون کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شبستان
جہان مین شمع رسالت سے شاہ راہ ہدایت پر پہنچایا حمد و شکر ہی واسطے
اُس کے جسنے ہم کو ایمان و اسلام کی بزرگی سے سرفراز کر کے روے زمین کا
خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت علم و حلم سے نصیبہ بخشا جس وقت یہہ حکیم
خطبہ پڑھ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ہے ستر آدمی
صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوئے کھڑے تھے اُن مین سے
ایک شخص خوبصورت راست قامت تمام بدن خوش اسلوب نظر آیا وزیر سے

پوچھا یہہ شخص کہان رہتا ہی اُسنے کہا یہہ ایران کا رہنیو الا ہی سرزمین عراق مین رہتا ہی بادشاہ نے کہا اِسسے کہو کچھہ باتین کرے وزیر نے اُس کی طرف اشارہ کیا اُسنے آداب بجا لا کر خطبہ کہ خلاصہ یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمارے رہنے کے لئے وے شہر و قریے بخشے جنکی آب و ہوا تمام روے زمین سے بہتر ہی اور اکثر بندون پر ہمکو فضیلت بخشی حمد و ثنا ہی واسطے اُسکے جسنے ہم کو عقل و شعور فکر و دانائی تمیز سب سے بزرگیان عطا کین کہ اُس کی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور علوم عجیب ایجاد کئے اُسی نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ سے نوح ادریس ابراہیم موسی عیسی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے پیغمبر پیدا کئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ عظیم الشان فریدون داراار دشیر بہرام نوشیروان اور کتنے سلاطین آل ساسان پیدا کئے جنھون نے سلطنت و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست کیا ہم سب انسانون کے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض ہم تمام جہان مین لب لباب ہین واسطے اُسکے شکر ہی جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جبکہ آدمی یہہ خطبہ پڑھہ چکا بادشاہ نے تمام جنون کے حکیمون سے کہا کہ اِس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور اُسنے اپنا فخر کیا تم اِسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہی مگر صاحب العزمت کہ کسی کو اپنی کلام کے آگے بڑھنے نہین دیتا تھا اُس آدمی کیطرف متوجہہ ہو کر اُسنے چاہا کہ سب باتونکا جواب دیوے اور انسانون کی ذلت و گمراہی بیان کرے حکیمون سے مخاطب ہو کر کہا ای حکیمو اِس آدمی نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چھوڑ دین اور کتنے عمدہ بادشاہون کا ذکر نہ کیا بادشاہ نے کہا اُن کو تو بیان کر اُسنے عرض کی کہ اِس عراقی نے اپنے خطبے مین یہہ نہ کہا کہ ہمارے سبب

جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان کہ روئے زمین پر تھے سب غرق ہوگئے ہماری
قوم مین انسانون نے بہت سا اختلاف کیا عقلین پریشان ہوگئین سب عقلاء
حیران ہوئے ہم مین سے نمرود بادشاہ ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو
آگ مین ڈالا ہماری قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اُسنے بیت المقدس کو خراب کیا
توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا آل عمران
کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کیطرف نکال دیا نہایت ظالم وسفاک
تھا کہ ہمیشہ خونریزی مین مشغول رہتا بادشاہ نے کہا اِس احوال کو یہہ آدمی
کیونکر بیان کرتا اِس کہنے سے اُسکو فائدہ نہ تھا بلکہ یہہ سب اِس کی ندمت ہے
صاحب العزمت نے کہا کہ عدل و انصاف سے یہہ بات بعید ہے کہ مناظرہ
کے وقت سب فضیلتین اپنی بیان کرے اور عیبون کو چھپاوے توبہ اور عذر
کرے بعد اُسکے بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا اُن مین سے
ایک شخص گندم رنگ دبلا پتلا ڈاڑھی بڑی کمر مین زنار سرخ دھولی باندھے ہوئے
نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہے اُسنے کہا یہہ ہندی جزیرۂ سراندیپ
مین رہتا ہے بادشاہ نے کہا اُسے کہو یہہ بھی کچھہ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ
اُسنے بھی بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہے واسطے اُسکے جسنے ہمارے لئے
ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات دن وہان ہمیشہ برابر ہے سردی گرمی کی
زیادتی کبھی نہین ہوتی آب و ہوا معتدل درخت اچھے ہرے گھاس وہان کی
سب دوا کھانین جواہرات کی بے انتہا سبزہ وہان کا ساگ لکڑی نیلکر سنگریزہ
وہان کے یاقوت و زبرجد حیوان موٹے تازے چنانچہ ہاتھی کہ سب حیوانون سے موٹا
اور جسم مین بڑا ہے آدم کی بھی ابتدا وہین سے ہے اِسی طرح تمام حیوانات کہ
سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہے ہمارے شہر سے انبیا اور حکیم بہت

ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب و غریب ہمکو عطا کین نجوم و سحر اور کہانت
یہ سب علوم بخشے ہمارے ملک کے انسانون کو ہر ایک صنعت و خوبی مین سب سے
بہتر کیا صاحب العزمیت نے اسکو کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہہ بھی داخل کرتا کہ
پھر ہمنے جسم کو جلایا بتون کی پرستش کی زنا کی کثرت سے اولاد پیدا ہوئی ہم سب
تباہ و روسیاہ ہوئے تو لائق انصاف کے ہوتا بعد اُسکے بادشاہ نے ایک
آدمی کو دیکھا قد لنبا زرد چیا در اوڑھے ہوئے ہاتھ مین ایک کاغذ لکھا ہوا اُس کو
دیکھتا اور آگے پیچھے چلتا اور حرکت کرتا ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی
اُسنے کہا یہہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم سے شام کا رہنے والا ہی فرمایا
اسے کہو کچھہ باتین کرے وزیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا اُسنے بموجب حکم کے
خطبہ طویل کہ حاصل اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اُس خالق کے جسنے
تمام اولاد آدم سے بنی اسرائیل کو مرتبہ فضیلت کا دیا اور اُن کی نسل سے موسیٰ کلیم اللہ
کو مرتبہ نبوّت کا بخشا حمد و شکر ہی واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسے نبی کے تابع کیا
اور ہمارے واسطے انواع و اقسام کی نعمتین عطا کین صاحب العزمیت نے کہا
یہہ کیون نہین کہتا ہی کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کر کے بندر و ریچھہ بنایا
اور بت پرستی کی سبب ذلّت و خرابی مین ڈالا بعد اُسکے پھر بادشاہ نے
انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوئے نظر آیا
کمر مین تسمہ بندھا ہاتھہ مین انگیٹھی اُس مین لوبان جلا کر دھوان کر رہا ہی اور
الحان سے کچھہ آواز بلند پڑھتا ہی وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہی اُسنے کہا
یہہ شخص سریانی حضرت عیسیٰ کی امت سے ہی فرمایا اُسسے کہو کچھہ باتین کرے
سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہی پڑھا شکر ہی واسطے اُس
خالق کے جسنے حضرت عیسیٰ کو بطن مریم سے بغیر باپ کے پیدا کر کے معجزہ نبوّت

کا بخشنا اور اسکے سبب بنی اسرائیل کو گناہون سے پاک کیا اور ہم کو اسکے توابع
ولواحق سے بنایا ہمارے گروہ سے بہت سے عالم وعابد پیدا کئے دلون مین
ہمارے رحمت و مہربانی اور رغبت عبادت عطا کی شکر ہی واسطے اسکے
جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین اسکے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین
کہ انکا ذکر ہمنے نہین کیا صاحب العزیمت نے کہا سچ ہی یہہ بھول گیا کہ ہمنے
اس کی عبادت کا حق ادا کیا کافر ہوگئے صلیب کی پرستش کی اور سوّر کو قربانی
کر اسکا گوشت کھانے لگے خدا پر مکر و بہتان کیا بعد اسکے بادشاہ نے ایک آدمی
کو دیکھا دُبلا پتلا گندم رنگ تہبند باندھے چادر اوڑھے ہوئے کھڑا ہی پوچھا یہہ
کون شخص ہی وزیر نے کہا یہہ شخص قریشی مکے کا رہنے والا ہی کہا اسے کہو یہہ بھی
کچھہ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے اسنے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے
جسنے ہمارے لئے نبی مرسل محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور ہم کو اس کی
امت مین داخل کیا قرآن کی تلاوت اور نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و زکواۃ
کے واسطے فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز جماعت
اور علم دین کے ہمکو بخشے اور بہشت مین داخل ہونیکا ہمسے وعدہ کیا شکر ہی
واسطے اسکے جسنے ہم کو ایسی نعمتین عطا کین ان کے سوا اور بھی بہت سی فضیلتین
ہم مین ہین جن کا بیان نہایت طول و طویل ہی صاحب العزیمت نے کہا یہہ بھی
کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چھوڑ دیا منافق ہوگئے حب دنیا کے واسطے امامون
کو قتل کیا بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کیطرف دیکھا ایک شخص سفید رنگ
اصطرلاب اور رصد کے اسباب ہاتھہ مین لئے ہوئے نظر آیا پوچھا یہہ کون ہی
وزیر نے کہا یہہ شخص رومی سرزمین یونان کا رہنے والا ہی بادشاہ نے کہا
اسے کہو یہہ بھی اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اسنے بھی بموجب حکم کے کہا حمد ہی

واسطے

واسطے اسکے جسنے ہمکو اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع
واقسام کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل واحسان سے ہم کو علوم
عجیب وصنایع غریب بخشی ہر ایک شی کی منفعت پہچانا رصد بناکر آسمان
کا احوال جاننا ہیئت ہندسہ نجوم رمل طب منطق حکمت اُسکے سوا اور بہت سے
علوم ہمکو بتلائے صاحب العزمین نے کہا ان علمون پر تم عبث فخر کرتے ہو اس
واسطے کہ یہ علوم تمنے اپنی دانائی سے نہین ایجاد کئے بلکہ بسطلموس کے زمانے
مین علماء بنی اسرائیل سے سیکھہ لئے اور بعضے علوم تاسطیوس کے وقت مین
مصر کے عالمون سے اخذ کئے ہین بعد اُسکے اپنے ملک مین رواج دیکر اب
اپنی طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے پوچھا کہ یہہ کیا کہتا ہی
اُسنے کہا سچ کہتا ہی یعنے اکثر علوم اگلے حکیمون سے حاصل کئے ہین جس طرح
اب ہمسے اور لوگ سیکھتے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہی کہ ایک سے دوسرے
کو فایدہ پہنچتا ہی چنانچہ حکماء فارس نے نجوم در رصد کا علم ہند کے حکیمون سے
اخذ کیا اسی طرح بنی اسرائیل کو سحر وطلسم کا علم سلیمان ابن داؤد سے
پہنچا بعد اُسکے آخر صف مین ایک آدمی نظر آیا بدن قوی بڑی سی ڈاڑھی آفتاب
کیطرف نہایت اعتقاد سے دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہہ کون ہی وزیر نے
کہا یہہ شخص خراسانی ہی کہا اِسے کہو کچھہ یہہ بھی اپنا احوال کہے چنانچہ اُسنے
بھی بموجب حکم کے کہا شکر ہی واسطے اللہ کے جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین
اور بزرگیان بخشین ہمارے ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا
اور اپنے پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی چنانچہ کتنی ملا
آیتین قرآن کی ہماری بزرگی وفضیلت پر دلالت کرتی ہین غرض شکر ہی اُسکا
جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے کہ ہم مین سے

بعضے توریت و انجیل کو پڑھتے ہین گو کہ اُسکے مطلب کو نہین سمجھتے مگر حضرت موسیٰ
اور عیسیٰ کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضے قران کو پڑھتے ہین اگرچہ اُسکے
معنی نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان کے دین کو دل سے قبول کرتے ہین ہم
نے امام حسین کے غم مین لباس ماتمی پہنا اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور
اور اُسکے فضل سے اُمیدوار ہین کہ امام آخر الزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک مین
ہوگا بادشاہ نے حکیمون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ
بیان کیا تم اسکا کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہہ فاسق و فاجر و سنگدل
نہوتے اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نہ کرتے تو واقعی یہ سب باتین موجب
فخر کا ہوتین جبکہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے چوبدار نے
پکار کر کہا اصحاب اب شام ہوئی رخصت ہو صبح کو پھر حاضر ہونا

انیسوین فصل شیر کے احوال مین

تیسرے دن جس وقت تمام حیوان و انسان بادشاہ کے روبرو صف باندھکر کھڑے
ہوئے بادشاہ نے سبکی طرف متوجہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامھنے نظر آیا پوچھا تو کون
ہی اُسنے عرض کیا کہ مین حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ نے کہا تجھکو کسنے بھیجا
ہی اُسنے کہا مجھکو درندون کے بادشاہ شیر ابو الحارث نے بھیجا ہی فرمایا
وہ کس ملک مین رہتا ہے اور رعیت اُس کی کون ہی کہا جنگل بیابان مین رہتا ہی
اور تمام وحوش و بہائم اُسکی رعیت ہین پوچھا اُس کے مددگار کون ہین کہا چیتے
پاڑھے ہرن خرگوش لومڑی بھیڑے سب اُسکے یار و مددگار ہین فرمایا اُسکی صورت
اور سیرت بیان کر گیدڑ نے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت
مین زیادہ ہیبت و جلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کلائیان مضبوط
دانت اور چنگل سخت آواز بھاری صورت مہیب کوئی انسان و حیوان

خوف سے سامھنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی کام مین یار و مددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کرکے سب حیوانات کو تقسیم کر دیتا ہی اور آپ موافق احتیاج کے کھاتا ہی اور جبکہ دور سے روشنی دیکھتا ہی نزدیک جاکر کھڑا ہوتا ہی اُسوقت غصہ اُسکا فرو ہوجاتا ہی کسی عورت اور لڑکے کو نہین چھیڑتا آگ سے بہت خواہش و رغبت رکھتا ہی کسی سے ڈرتا نہین مگر چیونٹی سے کہ یہہ اُسپر اور اُس کی اولاد پر غالب ہی جس طرح پشہ ہاتھی اور بیل پر اور مکھی آدمیون پر غالب ہی بادشاہ نے کہا وہ اپنی رعیت سے کیا سلوک کرتا ہی عرض کیا کہ وہ رعیت سے بہت سلوک و مراعت کرتا ہی بعد اُس کے مین احوال اُس کا بتفصیل بیان کرون گا

بیسوین فصل ثعبان و تنین کے بیان مین

بعد اُسکے بادشاہ نے اپنے باہین [illegible] ن کیا اچانک ایک آواز کان مین پہنچی دیکھا تو ملخ اپنے دونون با[illegible] و حرکت دیتا اور رنپٹ آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کو[illegible] اُسنے کہا مین تمام کیڑے مکوڑون کا وکیل ہون مجھکو اُن کے بادشاہ نے [illegible] ہی پوچھا وہ کون ہی اور کہان رہتا ہی عرض کی کہ نام اُسکا ثعبان ہی بعد ٹیلون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل رہتا ہی جہان ابر باران اور رود و نہر کی کچھ نہین جو ان وہان شدت سرما سے ہلاک ہوجاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُس کی فوج و رعیت کون ہی اُسنے کہا تمام سانپ بچھو وغیرہ اُس کی فوج و رعیت ہین اور روے زمین پر ہر ایک مکان مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہوکر اتنی بلندی پر کیون جاکر رہا ہی کہا اسواسطے کہ اُسکے منہہ مین زہر ہوتا ہی اُسکی گرمی سے تمام بدن جلتا ہی وہان کرۂ زمہریر کی سردی سے خوش رہتا ہی بادشاہ نے کہا

اس کی صورت وسیرت بیان کر کہا صورت وسیرت اُس کی بعینہٖ مثل تنین کے
ہی فرمایا تنین کے وصف کس کو معلوم ہین جو بیان کرے ملخ نے کہا دریائی
جانورون کا وکیل مینڈک سامھنے حضور مین حاضر ہی اُسّے پوچھئے بادشاہ
نے اُسکی طرف دیکھا یہہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح وتہلیل مین
مشغول تھا پوچھا توکون ہی اُسنے کہا مین دریائی جانورون کے بادشاہ کا
وکیل ہون فرمایا اُسکا نام ونشان بیان کر کہا نام اُسکا تنین ہی دریاے شور
مین رہتا ہی تمام دریائی جانور کچھوے مچھلی مینڈک نہنگ اُسکی رعیت ہین بادشاہ
نے کہا اُس کی شکل وصورت بیان کر اُسنے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب دریائی
جانورون سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب قد لنبا تمام دریا کے جانور اُسّے
خوف کرتے ہین سر بڑا آنکھین روشن مُنہہ چوڑا دانت بہت جتنے دریائی
جانور پاتا ہی بیشمار نگل جاتا ہی [illegible] ت کھانے سے بدہضمی ہوتی ہی اُس
وقت کمان کی طرح خم ہو کر سر اور [illegible] ے زور پر کھڑا ہوتا اور پیچ کے دھوئیں
کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہی [illegible] کی حرارت سے اُسکے پیٹ کا کھانا
ہضم ہوجاتا ہی اور بیشتر اُس حالت مین [illegible] یش بھی ہوجاتا ہی اُس
وقت بادل جو دریا سے اُٹھتے ہین اُسکو لیکر [illegible] ین ڈال دیتے ہین پھر تو مر
جاتا اور درندون کی غذا ہوتا ہی اور کبھی بادلون کے ساتھہ بلند ہوکر یاجوج
وماجوج کی حد مین جا گرتا ہی اور چند روز اُن کے کھانے مین آتا ہی غرض
جتنے دریائی جانور ہین اُس سے ڈرتے اور بھاگتے ہین یہہ کسی سے نہین ڈرتا
مگر ایک جانور چھوٹا پشّے کے برابر ہی اُسّے نہایت خوف کرتا ہی اس واسطے
کہ وہ جسوقت اُسکو کاٹتا ہی زہر اُسکا تمام بدن مین اُسکے اثر کرتا ہی آخر یہہ
مرتا ہی اور تمام دریائی جانور جمع ہوکر ایک مدت تلک اُسکا گوشت کھاتے

ہین جس طرح اور چھوٹے جانورون کو یہہ کھاتا ہی اسی طرح وے سب ملکر اُسکو کھاتے ہین یہی حال شکاری جانورون اور طایرون کا ہی کنجشک وغیرہ پشون اور چوٹیون کو کھاتے ہین اور اُن کو باشے وشاہین شکار کرتے ہین پھر باز وعقاب اور گدھ باشہ وشاہین کو شکار کرکے کھاجاتے ہین آخر کو جب وے مرتے ہین تمام کیڑے مکوڑے چھوٹے جانور اُنکو کھاتے ہین یہی حال انسانون کا ہی کہ وے سب ہرن پاڑھے بکری بھیڑ اور طایرون کے گوشت کو کھاتے ہین جبکہ مرجاتے ہین قبر مین چھوٹے چھوٹے کیڑے اُنکے جسم کو کھاتے ہین تمام جہانکا یہی حال ہی کبھی بڑے حیوان چھوٹے حیوان کو کھاتے ہین اور کبھی چھوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اسیواسطے حکیمون نے کہا ہی کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری ہوجاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ یعنے نوبت بنوبت پھیرتے ہین ہم زمانے کو آدمیون مین اور سوائے عالمون کے کوئی اسکو نہین جانتا ہی بعد اُس کے کہا مینے سُنا ہی کہ سب آدمی گمان کرتے ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین مینے جو حیوانون کا احوال بیان کیا اُسے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی ہین کچھ فرق نہین کبھی تو کھاتے ہین اور کبھی آپ دوسرون کی غذا ہوجاتے ہین معلوم نہین کہ حیوانون پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال ہمارا ہی وہی حال اُن کا ہی کیونکہ نیکی اور بدی بعد مرنے کے ظاہر ہوتی ہی مٹی مین سب مِل جاوینگے آخر خدا کیطرف رجوع کرینگے بعد اُسکے بادشاہ سے کہا کہ انسان جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس مکر وبہتان سے اُنکے سخت تعجب ہی نہیت جاہل ہین کہ ایسی بات خلاف قیاس کہتے ہین مین حیران ہون کہ وے کیونکر

یہہ تجویز کرتے ہین کہ سب درندچرند شکاری جانوراژدہے نہنگ سانپ بچھو انکے غلام ہین یہہ نہین جانتے کہ اگر درند جنگل سے اور شکاری جانور پہاڑون سے اور نہنگ دریا سے نکل کر ان پر حملہ کرین کوئی انسان باقی نہ رہے اور ان کے ملک مین آکر سبکو تباہ کر دیوین ایک آدمی جیتا نہ بچے غنیمت نہین جانتے اور اسکا شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے اُنکے مُلک سے اُن سب حیوانون کو دور رکھا ہی مگر یہہ بیچارے حیوان جو اُن کے یہان گرفتار ہین رات دن عذاب مین رکھتے ہین اسی سبب غرور مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل وحجت کے ایسا دعویٰ بے معنی کرتے ہین بعد اُس کے بادشاہ نے سامھنے دیکھا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہوا ہر ایک کی باتین سُنتا تھا پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین شکاری جانورون کا وکیل ہون مجھکو اُن کے بادشاہ عنقا نے بھیجا ہی بادشاہ نے کہا وہ کہان رہتا ہی اُسنے عرض کیا کہ دریائے شور کے جزیرون مین بُلند پہاڑون پر رہتا ہی وہان کسی بشر کا گذر نہین ہوتا اور کوئی جہاز بھی وہان تک نہین جاسکتا فرمایا اُس جزیرہ کا احوال بیان کر اُسنے کہا زمین وہان کی بہت اچھی ہی آب وہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع واقسام کے درخت میوہ دار حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے کہا عنقا کی شکل وصورت بیان کر کہا وہ ڈیل ڈول مین سب طایرون سے بڑا ہی اُڑنے مین قوی پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے چکلے جسوقت اُن کو ہوا مین حرکت دیتا ہی جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے ہین دُم لنبی اُڑنے کے وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہی ہاتھی گینڈے وغیرہ بڑے بڑے جانورون کو زمین سے اُٹھا لیجاتا ہی بادشاہ نے کہا خصلت اُس کی بیان کر کہا خصلت اُسکی بہت اچھی ہی اور کسیوقت مین بیان کرونگا بعد اُسکے بادشاہ نے اِنسان کی جماعت کی طرف دیکھا ہیے ستر آدمی انواع واقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے ہوے کھڑے تھے

اُن سے کہا حیوانون نے جو کچھہ بیان کیا اُسکے جواب مین تامل و فکر کر و پھر پوچھا کہ تمھارا
بادشاہ کون ہی انھون نے جواب دیا ہمارے بادشاہ بہت سے ہین اور ہر ایک
اپنے ملک مین فوج و رعیت لئے ہوئے رہتا ہی بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب
کہ حیوانون مین باوجود کثرت کے ایک بادشاہ ہوتا ہی اور تم مین باوصف قلت
کے بہت سے بادشاہ ہین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ آدمی بہت سی
احتیاج رکھتے ہین حالات اُنکی مختلف ہین اس واسطے بہت بادشاہ اُن کے لئے
چاہئین حیوانون کا یہہ طور اسلوب نہین ہی اور اُن مین بادشاہ وہی ہوتا ہی
کہ ڈیل ڈول مین بڑا ہو انسانون مین بیشتر بالعکس اُسکے ہی کیونکہ اکثر اُن مین بادشاہ
دبلے پتلے منحنی ہوتے ہین اسواسطے کہ بادشاہون سے غرض یہی ہی کہ عادل
و منصف اور رعیت پر و رہوین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی کرین اور
انسانون مین بادشاہی نوکرون کے فرقے بھی بہت ہوتے ہین بعضے تو سپاہی
ہتھیار بند ہین کہ جو دشمن بادشاہ کا ہوتا ہی اُسکو دفع کرتے ہین چور دغا باز اُچکے
جیب کترے اُن کے سبب شہرون مین فتنہ و فساد نہین کرنے پاتے اور بعضے
وزیر دیوان و منشی ہوتے ہین جنکے سبب مُلک مین بند و بست رہتا اور فوج کیواسطے
خزانہ جمع ہوتا ہی بعضے وے ہین کہ زراعت و کشتکاری سے غلّہ پیدا کرتے ہین بعضے
قاضی اور مفتی ہین کہ خلائق مین شریعت کے احکام جاری کرتے ہین اس واسطے کہ
بادشاہون کو دین و شریعت بھی ضرور ہی کہ رعیّت گمراہ نہ ہووے اور کتنے سوداگر
اور اہل حرفہ ہین کہ ہر ایک دیار مین خرید و فروخت کا معاملہ کرتے ہین اور بعضے
فقط خدمت کے لئے مخصوص ہین جس طرح غلام و خدمتگار ہوتے ہین اسیطرح اور
بھی بہت سے فرقے ہین کہ وے بادشاہون کیواسطے نہایت ضرور ہین کہ بغیر
اُنکے کار و بار موقوف ہوجاتا ہی اسیواسطے انسانون کو بہت سے سردار چاہئین

کہ ہر ایک شہر مین اپنے اپنے گروہ کے انتظام و بند و بست مین مصروف رہین کسی
طرح کا خلل نہ ہونے پاوے اور یہہ نہین ہو سکتا ہی کہ ایک بادشاہ تمام انسانون
کا بند و بست کرے اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک
ملک مین ہزارون شہر آباد ہین جن مین لاکھون خلقت رہتی ہی ہر ایک کی زبان
مختلف مذہب جدا ممکن نہین کہ ایک آدمی سب ملکون کا بند و بست کر سکے اسیواسطے
اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے بہت سے بادشاہ مقرر کئے ہین اور یے سب سلاطین
رُوے زمین پر خدا کے نایب کہلاتے ہین کہ خدا نے اِن کو مُلک کا مالک اور اپنے
بندون کا سردار کیا ہی کہ مُلک کی آبادی مین مشغول رہین اور اُسکے بندون کی
قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکھین خلق مین احکام
عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہی اُسسے خلایق کو باز رکھین اور
حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہی کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہی

اکیسوین فصل مکھیونکے سردار کے احوال مین

انسان جس وقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانون کی طرف خیال
کیا ناگاہ ایک مہین آواز کان مین پہنچی دیکھا تو مکھیونکا سردار یعسوب سامھنے اُڑتا
اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائی کرتا ہی پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا مین
حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جسطرح اور حیوانون نے
اپنے قاصد اور وکیل بھیجے تو نے اپنی رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بھیجا
اُسنے کہا مینے اُنکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچھہ تکلیف نہ پہنچے بادشاہ
نے کہا یہہ وصف اور کسی حیوانون مین نہین ہی تجھہ مین کیونکر ہوا کہا مجھکو اللہ تعالیٰ
اپنی عنایت و مرحمت سے یہہ وصف عطا کیا اُسکے سوا اور بھی بہت سی بزرگیان
اور خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا کچھہ بزرگیان اپنی بیان کر کہ ہم بھی معلوم کرین

اُسنے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اور میرے جدّ و آبا کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو
اُس مین شریک نہین کیا چنانچہ مُلک و نبوّت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد و آبا کو
نسل در نسل اسکا ورثہ پہنچا یا یے دو نعمتین اور کسی حیوانون کو نہین دین اُسکے
سوا اللہ تعالیٰ نے ہمکو علم ہندسہ اور بہت سی صنعتین سکھائین کہ اپنے مکانونکو
نہایت خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پھل اور پھول ہمپر حلال کئے کہ بے خلش
کھاتے ہین ہمارے لُعاب سے شہد کہ جسسے تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہے
اِس مرتبے پر ہمارے آیاتِ قرآنی ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت
اللہ تعالیٰ کی صنعت و قدرت پر غافلون کے واسطے دلیل ہے کیونکہ خلقت
ہماری نہایت لطیف اور صورت نپٹ عجیب ہے اِس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
نے جسم مین تین جوڑ رکھے ہین بیچ کے جوڑ کو مُربع کیا نیچے کے دھڑ کو لنبا سر کو
مدوّر بنایا چار ہاتھ پانو مانند اضلاع شکل مُسدس کے نہایت خوبی سے مُناسب
مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرتے ہین اور گھر اپنے اِس
خوش اسلوبی سے بناتے ہین کہ ہوا اُن مین ہرگز نہین جا سکتی کہ جسکے باعث
ہمکو یا ہمارے بچّون کو تکلیف پہنچے ہاتھ پانون کی قوّت سے درخت کے پھل پتے
پھول جو کچھ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع کر رکھتے ہین شانون پر چار بازو بنائے
جنکے باعث اُڑتے ہین اور ہمارے ڈنک مین کچھ زہر بھی پیدا کیا ہے کہ اُس کے
سبب دشمنونکے شر سے محفوظ رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ داہنے بائین
سر کو بخوبی پھیرتے ہین اور اسکے دونون طرف دو آنکھین روشن عطا کی ہین کہ اُنکی
روشنی سے ہر ایک چیز کو دیکھتے ہین اور مُنہ بھی بنایا ہے کہ جسسے کھانیکی لذّت
جانتے ہین دو ہونٹھ بھی دئے جنکے سبب کھانیکی چیزین جمع کرتے ہین اور ہمارے
پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہے کہ وہ رطوبات کو شہد کر دیتی ہے اور یہی

شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے غذا ہی جس طرح چار پاؤن کی پستان مین
قوت دی ہی کہ اُسکے سبب خون مستحیل ہو کر دودھ ہو جاتا ہی غرض کہ یے
نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو عطا کی ہین اُسکا شکر کہان تک کرین اسیواسطے مین نے
رعیت کے حال پر شفقت و مہربانی کر کے اپنے اوپر تکلیف روا رکھی اُن مین
سے کسیکو نہ بھیجا جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے
کہا آفرین صد آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہی سچ ہی کہ تیرے سوا نعمتین اللہ
تعالی نے کسی حیوانون کو نہین بخشین بعد اُس کے پوچھا تیری رعیت اور سپاہ
کہان ہی اُسنے کہا ٹیلے پہاڑ درخت پر جہان سبھیتا پاتے رہتے ہین اور
بعضے آدمیون کے مُلک مین جا کر اُن کے گھرون مین سکونت اختیار کرتے ہین
بادشاہ نے پوچھا اُن کے ہاتھ سے کیونکر سلامت رہتے ہین کہا بیشتر اُن سے
چھپ کر اپنے تئین بچاتے ہین مگر کبھی جو وے قابو پاتے ہین تکلیف دیتے ہین
بلکہ اکثر چھتون کو توڑ کر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد نکال کر آپس مین کھالیتے
ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تم اِس ظلم پر اُن کے کیونکر صبر کرتے ہو اُسنے کہا ہم یہہ
ظلم سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبھی عاجز ہو کر اُنکے ملک سے نکل جاتے ہین
اُسوقت وے صلح کے واسطے بہت حیلے پیش کرتے ہین طرح طرح کی سوغات عطر
و خوشبو وغیرہ بھیجتے ہین طبل اور دف بجاتے ہین غرض کہ انواع و اقسام کے
تحفے تحائف دیکر ہمکو راضی کرتے ہین ہمارے مزاج مین شر و فساد نہین ہی
ہم بھی اُن سے صلح کر لیتے ہین اُن کے یہان پھر چلے آتے ہین پس یہہ بھی ہمسے
راضی نہین ہین بغیر دلیل و حجت کے دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک ہین یے غلام ہین

بائیسوین فصل جنونکی اپنے بادشاہون اور سرداروں کی اطاعت کے بیان مین

بعد

بعد اُس کے یعسوب نے بادشاہ سے پوچھا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت
کس طرح کرتے ہین اس احوال کو بیان کیجئے بادشاہ نے کہا ہے سب اپنے
سردار کی اطاعت و فرمانبرداری بخوبی کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم کرتا ہی اُسکو
بجا لاتے ہین یعسوب نے کہا اسکو مفصل بیان کیجئے بادشاہ نے کہا جنون کی قوم مین
نیک و بد اور مسلمان و کافر ہوتے ہین جس طرح انسانون مین ہین جو کہ نیک ہین
وے اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان برداری اس قدر کرتے ہین کہ آدمیون
سے بھی نہین ہو سکتی اس واسطے کہ اطاعت و فرمان برداری جنات کی مثل
ستارون کے ہی کیونکہ آفتاب ان مین بمنزلہ بادشاہ کے ہی اور سب
ستارے بجائے فوج و رعیت کے ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی
زحل خزانچی و عطارد وزیر زہرہ حرم ماہتاب ولی عہد ہی اور ستارے گویا
فوج و رعیت ہین اس واسطے کہ سب آفتاب کے تابع ہین اسکے حرکت سے حرکت
کرتے ہین و وہ جو ٹھہر رہتا ہی سب متوقف ہو جاتے ہین اپنے معمول و حد سے
تجاوز نہین کرتے یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہہ خوبی اطاعت و انتظام کی
کہان سے حاصل کی بادشاہ نے کہا یہہ فیض اُن کو فرشتون سے حاصل ہی
کہ وے سب اللہ تعالی کی فوج ہین اور اُس کی اطاعت کرتے ہین یعسوب نے
کہا فرشتون کی اطاعت کس طور پر ہی کہا جس طرح حواس خمسہ نفس ناطقہ
کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین یعسوب نے کہا اُسکو
مفصل فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کیواسطے محسوسات
کی دریافت معلوم کرنے مین محتاج امر و نہی ہین جس شے کے دریافت کرنے کے
لئے وہ متوجہ ہوتا ہی وے بے تامل و بلا تاخیر اُسکو دوسری شے سے ممتاز کرکے
نفس ناطقہ کو پہنچا دیتے ہین اسیطرح فرشتے خدا کی اطاعت اور فرمان برداری

مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہی اُسکو فی الفور بجا لاتے ہین اور جنّون مین جو کہ
بدذات اور کافر ہین ہر چند کہ قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وے بھی
بدذات انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضے جنّون نے باوجود کفر اور گمراہی
کے سلیمانؑ کی اطاعت مین قصور نہ کیا ہر چند کہ اُنھون نے عمل کے زور سے بہت
رنج و مصیبتین پہنچائین پر بیے اُن کی فرمانبرداری مین ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی
آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین جن کے خوف سے کچھ دعا اور کلام پڑھتا ہی جبتلک
اُس مکان مین رہتا ہی کسی طرح کا رنج اُسکو نہین دیتے اگر بسبب اتّفاق
کوئی جنّ کسی عورت یا مرد پر مُسلط ہوا اور کسی عامل نے وہان اُس کی رہائی کے
واسطے جنّون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی فی الفور بھاگ جاتے ہین اُس
کے سوا اُنکے حُسن اطاعت پر یہہ دلیل ہی کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ
علیہ وسلم کسی مکان مین قرآن پڑھتے تھے وہان جنّون کا گذر ہوا سُنتے ہی سب کے
سب مُسلمان ہوئے اور اپنی قوم مین جا کر کتنون کو اسلام کی دعوت کر کے نعمت
ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ چند آیات قرآنی اِس مقدمے پر ناطق ہین انسان
اُن کے بالعکس ہین طبیعتون مین اُن کی شرک و نفاق بھرا ہی سراسر متکبر و مغرور
ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کیواسطے طریق ہدایت سے منحرف ہو کر مُشرک و مُرتد
ہو جاتے ہین ہمیشہ روئے زمین پر قتال و جدال مین مصروف رہتے ہین بلکہ اپنے
پیغمبرون کی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے اور کرامت کے صاف مُنکر ہو جاتے
ہین اگر کبھی ظاہر مین اطاعت کرتے ہین پر دل اُن کا شرک و نفاق سے خالی نہین بلکہ
از بسکہ جاہل اور گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے لیکن پر یہہ دعوی ہی کہ ہم مالک
اور سب ہمارے غلام ہین انسانون نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہم کلام
ہو رہا ہی کہنے لگے نہایت تعجب ہی کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات الارض کے

رئیس کا یہہ رتبہ ہی کہ کسی حیوان کا ہین جنون کی قوم سے ایک حکیم نے کہا
اسباتکا تم تعجب نہ کرو اسواسطے کہ یعسوب مکھیون کا سردار اگرچہ جسم مین
چھوٹا اور منحنی ہی لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات الارض کا رئیس
وخطیب ہی جتنے حیوان ہین سبکو ریاست وسلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہی
اور بادشاہونکا یہی معمول ہی کہ اپنے ہم جنسون سے جو کہ سلطنت و ریاست
مین شریک ہین ہم کلام ہوتے ہین اگرچہ وے شکل و صورت مین مخالف ہووین
یہہ خیال اپنے دل مین نہ لاؤ کہ بادشاہ کسی غرض و مطلب کے واسطے اُن کیطرف
داری و رعایت کرتا ہی القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ حیوانون نے تمھارے ظلم کا جو کچھہ شکوہ بیان کیا سب تم نے سُنا اور تمنے
جو دعوی کیا اُسکا جواب اُنھون نے دیا اب جو کچھہ تمکو کہنا باقی ہو اُسکو بیان کرو
آدمیون کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور ہنر رکیان ہین کہ وے ہمارے
صدق دعوی پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کرو رومی نے کہا کہ
ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہین دانائی اور تدبیر مین سب حیوانون سے غالب
ہین دنیا اور آخرت کے امور بخوبی سرانجام کرتے ہین اُسیسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک
اور حیوان ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اُسنے جو اپنی فضیلتین بیان
کین تم اُسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت نے یہہ بات سُنکر سر جھکا لیا
کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیونکے وکیل نے کہا کہ یہہ آدمی
گمان کرتا ہی کہ ہم بہت علوم اور تدبیرین جانتے ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوان
ہمارے غلام ہین اگر آدمی فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور
پر انتظام و بند و بست کرتے ہین دانائی و فکر مین اُن سے غالب ہین علم ہندسہ
مین یہہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرکار کے انواع و اقسام کے دائیرے

اور شکلین مثلث اور مربع کھینچتے ہین اپنے گھرون مین طرح طرح کے زاوئے بناتے ہین سلطنت
و ریاست کے قاعدے آدمیون نے بھی ہمسے سیکھے اسواسطے کہ ہم اپنے یہان دربان
اور چوکیدار متعین کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے سامھنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا
درختون کے پتون سے شہد نکال کر جمع کرتے ہین اور فراغت سے اپنے گھرون مین
بیٹھہ کر بال بچون کے ساتھہ کھاتے ہین جو کچھہ ہمارا جھوٹھا بچ رہتا ہے سب آدمی اُسکو
نکال کر اپنے تصرف مین لاتے ہین یہ ہنر ہمکو کسی نے تعلیم نہین کئے مگر اللہ تعالی کی
طرف سے الہام ہوتا ہے کہ بغیر مدد اور اعانت اوستاد کے ہم اتنے ہنر جانتے ہین
اگر انسانون کو یہہ گھمنڈ ہے کہ ہم مالک اور رئیس ان [illegible] م ہین تو ہمارا جھوٹھا کیون
کھاتے ہین بادشاہونکا یہہ طریق نہین ہے [illegible] ا جھوٹھا کھاوین اور یہ اکثر امور
مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین ان سے احتیاج نہین رکھتے پس یہہ دعوی
بے دلیل اُنکو نہین پہنچتا ہے اگر چونٹی کے احوال پر یہہ آدمی نگاہ کرے کہ باوجود
چھوٹے جسم کے کیونکر زمین کے نیچے طرح طرح کے مکان پیچدار بناتی ہے کیسی ہی سیلانی
ہو پانی اُن مکین ہرگز نہین جاتا اور کھانیکے لئے غلہ جمع کر رکھتی ہے اگر کبھی اُس مین سے
کچھہ بھیگ جاتا ہے نکال کر دھوپ مین سکھاتی ہے جن دانون مین احتمال جمنے کا ہوتا
اُن کے چھلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہے گرمیون مین بہت چونٹیان قافلے جمع ہو کر
قوت کے واسطے ہر ایک طرف جاتی ہین اگر کسی چونٹی کو کہین کچھہ نظر آیا اور گرانی
کے سبب اُٹھہ نہ سکا تھوڑا سا اُس مین سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی ہے ان مین
جو آگے بڑھتی ہے وہ اُس چیز سے کچھہ تھوڑا سا پہچان کے واسطے لیکر وہان جا پہنچتی ہے
پھر سب جمع ہو کر بمحنت و مشقت اپنے اُسکو اُٹھا لاتی ہین اگر کسی چونٹی نے محنت مین سستی
کی تو اُسکو مار کر نکال دیتی ہین پس اگر یہہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چونٹیان
کیسا علم و شعور رکھتی ہین اسی طرح مدی جبکہ فصل ربیع مین کھا پیکر موٹی ہوتی ہے

اُس

کسی نرم زمین مین جا کر گڑہا کھود کر انڈا دیتی ہی اور اُسکو مٹی سے چھپا کر آپ اُڑ جاتی ہی جب اُس کی موت کا وقت آتا ہی طایر کھا جاتے ہین یا گرمی سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہو جاتی ہی دوسرے برس پھر فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہی اُس انڈے سے ایک چھوٹا بچہ کیڑے کی مانند پیدا ہو کر زمین پر چلتا اور گھاس چرتا ہی جس وقت پر اُسکے نکلتے ہین اور کھا پیکر موٹا ہوتا ہی یہہ بھی بدستور سابق انڈا دیکر زمین مین چھپا دیتا ہی غرض اسیطور سال بسال بچے پیدا ہوتے ہین اسی طرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر خصوصًا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت پر تنکر بآرام تمام اُسمین سوتے ہین جسوقت جاگتے ہین اُسی حال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین اُن کو طوطا یر کھا لیتے ہین یا آپ خودبخود گرمی یا سردی سے مرجاتے ہین اور انڈے سال بھر بحفاظت اُسی مین رہتے ہین دوسرے سال اُن مین سے بچے پیدا ہو کر درخت پر چلتے پھرتے ہین جب یہہ تازے توانا ہوتے ہین اسیطور پر انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اور بھڑین بھی دیوارون اور درختون پر چھتے بنا کر اُن مین انڈے بچے دیتی ہین مگر یے کھانے کے واسطے کچھ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنا قوت ڈھونڈھ لیتی ہین اور جاڑے کے دِنون مین غارون یا گڑھون مین چھپ کر مرجاتی ہین پوست اُن کا تمام جاڑون بھر وہان پڑا رہتا ہی ہرگز سڑتا گلتا نہین پھر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اُن مین روح آجاتی ہی بدستور اپنے اپنے گھر بنا کر انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اس طرح تمام حشرات الارض اپنے بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہہ نہین کہ اُن سے کچھ خدمت کی توقع رکھتے ہین بخلاف آدمیون کے کہ وے اپنی اولاد سے نیکی اور احسان

کے اُمیدوار رہتے ہین سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگونکا ہے ہرگز ان مین نہین پھر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اور مکھی مچھر ڈانس وغیرہ کہ انڈے دیتے اور اپنے بچّون کی پرورش کرتے اور گھر بناتے ہین صرف اپنے فائدے کے واسطے نہین بلکہ اِس لئے کہ بعد اُنکے مرنیکے اور کیڑے آکر آرام پاوین کیونکہ اُن مین سے ہرایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہے جبکہ موت کے دِن پورے ہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے فنا ہوجاتے ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پھر دوسرے سال پیدا کرتا ہے غرض کہ یہ کسی حال مین اسکا انکار نہین کرتے جس طرح بعضے آدمی بعث وقیامت سے منکر ہین اگر آدمی اِن حیوانون کا احوال معلوم کرین کہ یہ اپنی معاش اور معاد مین ان سے زیادہ تدبیر جانتے ہین یہہ فخر نہ کرین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین

تیئیسوین فصل انسان اور ہزار داستان کے مناظرہ مین

جس گھڑی مکھیونکا وکیل اِس کلام سے فارغ ہوا جنّون کے بادشاہ نے نہایت خوش ہوکر اُس کی تعریف کی اور انسانون کیطرف متوجہہ ہوکر فرمایا کہ اِس نے جو کہا سب سُنا تمنے اب تمھارے نزدیک کوئی جواب باقی ہے اُن مین سے ایک شخص اعرابی نے کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور نیک خصلتین ہین جنسے دعویٰ ہمارا ثابت ہوتا ہے بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کر کہا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہے انواع واقسام کی نعمتین کھانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون کو وے نظر بھی نہین آتین میونکا مغز اور گودا ہمارے کھانے مین آتا ہے پوست اور گٹھلی یے کھاتے ہین اِسکے سوا طرح طرح کے کھانے شیرمال باقرخانی گاودیدہ گاوزبان کلچے متنجن زیربریان مزعفر شیربرنج کباب تورما بورانی فرنی دودھ دہی گھی قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات وغیرہ کھاتے ہین تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصّے کہانیان میسر ہین

لباس

لباس فاخرہ اور زیورات طرح طرح کے پہنتے ہین نمدہ قالین چاندنی جاجم اور بہت
سے فرش فروش بچھاتے ہین حیوانون کو یہ سامان کہان میسر ہین ہمیشہ
جنگل کی گھاس کھلاتے ہین اور رات دن ننگ دھڑنگ غلامون کی طرح محنت
اور مشقت مین رہتے ہین یہ سب چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یہ
غلام ہین طائرون کا وکیل ہزار داستان سامھنے شاخ درخت پر بیٹھا تھا اُس
نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی جو اپنے انواع و اقسام کے کھانے پینے پر افتخار کرتا
یہہ نہین جانتا کہ حقیقت مین اُنکے واسطے یہہ بہت رنج و عذاب ہی بادشاہ نے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسنے بیان کر کہا اسواسطے کہ اِس آرام کے لئے بہت محنتین اور رنج
اٹھاتے ہین زمین کھودنا ہل جوتنا پل کھینچنا پانی بھرنا اناج بونا کاٹنا تولنا پیسنا تنور مین
آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون سے جھگڑنا بنیون سے حساب کتاب کرنا
مال جمع کرنے کے لئے محنتین اُٹھانا علم و ہنر سیکھنا بدن کو رنج دینا دور دور ملکون
کو جانا دو پیسون کے واسطے امیرونکے سامھنے ہاتھہ باندھہ کر کھڑے ہونا غرض
اِس جد و کد سے مال و اسباب جمع کرتے ہین بعد مرنے کے وہ غیرون کے حصے
مین آتا ہی اگر وجہہ حلال سے پیدا کیا ہی تو اُسکا حساب و کتاب ہی نہین تو
عذاب و عقاب اور ہم اس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا ہماری فقط
گھاس پات ہی جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہی بے محنت و مشقت اُسکو اپنے
تصرف مین لاتے ہین انواع و اقسام کے پھل اور میوے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
قدرت سے ہمارے واسطے پیدا کئے ہین کھاتے ہین اور ہمیشہ اُسکا شکر کرتے ہین
فکر و تلاش کھانے پینے کی ہمارے دل مین کبھی نہین آتی جہان جاتے ہین فضل الٰہی
سے سب کچھہ میسر ہو جاتا ہی اور یہ ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان پیچان رہتے
ہین اور طرح طرح کے کھانے جو یہ کھاتے ہین ویسی ہی رنج و عذاب بھی اٹھاتے ہین

امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار درد سر ہیضہ سرسام فالج لقوہ جوڑی کھانسی
یرقان تپ دق پھوڑا پھنسی کھجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک
فیل پا انکو اسا غرض اقسام اقسام کی بیماریان اُن کو عارض ہوتی ہین دوا دارو کے
لئے طبیبون کے یہان دوڑے پھرتے ہین تسیر بیچیا ئی سے کہتے ہین کہ ہم مالک
اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھ
ہمارے واسطے نہین ہے حیوان بھی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین اُسنے
کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تمھاری آمیزش اور اختلاط سے کتے بلی کبوتر
مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمھارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر کھانے پینے نہین
پاتے ہین اسی واسطے بیمار ہوجاتے ہین اور جو حیوان کہ جنگل مین مخلا بالطبع پھرتے
ہین ہر ایک مرض سے محفوظ ہین کیونکہ کھانے پینے کے وقت اُنکے مقرر ہین
کمی بیشی اُس مین نہین آتی اور یہ حیوانات جو تمھارے یہان گرفتار ہین اپنے
طور پر اوقات بسر نہین کرنے پاتے کھانا بیوقت کھاتے یا مارے بھوکھ کے انداز
سے زیادہ کھا جاتے ہین بدن کی ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار ہوجاتے
ہین تمھارے لڑکون کے بیمار ہونیکا بھی یہی سبب ہے کہ حاملہ عورتین اور دائیان
حرص سے غیر مناسب کھانے جن پر تم اپنا فخر کرتے ہو کھا جاتی ہین اسی سے
اخلاطِ غلیظہ پیدا ہوتے ہین دودھ بگڑ جاتا ہے اُسکے اثر سے لڑکے بدصورت
پیدا ہوتے اور ہمیشہ امراض مین مبتلا رہتے ہین انھین مرضون کے باعث
مرگِ مفاجات اور شدت نزع اور غم و غصے مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم
اپنے اعمال کی شامت سے ان عذابون مین گرفتار ہو اور ہم اُنسے محفوظ ہین کھانیکے
اقسام مین تمھارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہے جسکو کھانے اور دوا
مین استعمال کرتے ہو سو وہ مکھیون کا لعاب ہے تمھاری صنعت سے نہین پھر کس چیز کا

تحم

فخر کرتے ہو باقی پھل اور دانے اُنکے کھانے مین ہم تم شریک ہین اور قدیم سے ہمارے تمھارے جدّ و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون تمھارے جدّ اعلیٰ حضرت آدم و حوّا باغ بہشت مین رہتے تھے اور بے محنت و مشقت وہان کے میوے کھاتے کسی طرح کی فکر و محنت نہ تھی ہمارے جدّ و آبا بھی وہان اُس ناز و نعمت مین اُن کے شریک تھے جب تمھارے بزرگوار اپنے دشمن کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بھول گئے اور ایک دانے کے واسطے حرص کی وہان سے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لاکر ایسی جگہہ ڈال دیا جہان پھل پتّے بھی نہ تھے میوونکا تو کیا دخل ایک مدّت تک اُس غم مین رو یا کئے آخر کو توبہ قبول ہوئی خدا نے گناہ معاف کیا ایک فرشتے کو بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا لباس بنانا سکھلایا غرض رات دن اس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جبکہ اولاد بہت پیدا ہوئی اور ہر ایک جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو زمین کے رہنے والون پر بدعت شروع کی گھر اُن کے چھین لئے کتنون کو پکڑ کر قید کیا بہتیرے بھاگ گئے اُنکے قید و گرفتار کرنیکے واسطے انواع و اقسام کے پھندے اور جال بنا بنا کر درپے ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم کھڑے ہو کر فخر و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اور مجادلے کے واسطے مستعد ہو اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشیکی مجلس کرتے ہین ناچ رنگ مین مشغول رہتے ہین عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتے ہین لباس فاخرہ اور زیور انواع و اقسام کے پہنتے ہین اُن کے سوا اور بہت سی چیزین جو ہمکو میسّر نہین ہین سچ ہے لیکن اُن مین سے ہر ایک چیز کے عوض تمکو عذاب و عقاب بھی ہوتا ہی کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم شادی کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم اٹھاتے ہو راگ رنگ اور ہنسی کے بدلے روتے اور رنج کھینچتے ہو نفیس مکانون کی جگہہ تاریک

قبر مین سوتے ہو زیور کے عوض گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑی پانون مین زنجیر
پہنتے ہو تعریف کے بدلے ہجو مین گرفتار ہوتے ہو غرض ہر ایک خوشی کے عوض غم بھی
اُٹھاتے ہو اور ہم ان مصیبتون سے محفوظ ہین کیونکہ یہہ محنتین اور رنج غلامون اور
بدبختون کے واسطے چاہیئے اور ہمکو تمھارے شہرون اور مکانون کے بدلے یہہ
میدان وسیع میسر ہی زمین سے آسمان تک جہان جی چاہتا ہی اُڑتے ہین
ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے بے تکلیف چرتے چگتے ہین بے محنت و مشقت
رزق حلال کھاتے اور پانی لطیف پیتے ہین کوئی منع کرنے والا نہین رسی
ڈول مشک کوڑے کے محتاج نہین یے سب چیزین تمھارے واسطے چاہئین
کہ اپنے کاندھون پر اُٹھا کر جابجا لئے پھرتے اور بیچتے ہو ہمیشہ محنت و مصیبت
مین گرفتار رہتے ہو یے سب نشانیان غلامونکی ہین یہہ کہان سے ثابت ہوتا ہی
کہ تم مالک اور ہم غلام ہین بادشاہ نے انسانون کے وکیل سے پوچھا کہ اب تیرے
نزدیک کوئی جواب اور باقی ہی اُسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت
ہین کہ ہمارے دعوی پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا اُنھین بیان کر اُن مین سے
ایک شخص عبرانی نے کہا کہ اللہ تعالے نے ہمکو انواع و اقسام کی بزرگیان
بخشین دین و نبوت اور کلام منزل سے نعمتین عطا کین حلال و حرام اور نیک
و بد سے آگاہ کرکے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل طہارت نماز روزہ
صدقہ زکواۃ مسجدون مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑھنا اور بہت عبادتین
ہمکو تعلیم کین یے سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی ہین کہ ہم مالک ہین
اور یے غلام طایرون کے وکیل نے کہا اگر تامل و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یے
چیزین تمھارے واسطے رنج و عذاب ہین بادشاہ نے کہا یہہ رنج کس طرح ہی
اُسنے کہا یے سب عبادتین اللہ تعالی نے اس واسطے مقرر کی ہین کہ گناہ

اُن کے عفو ہو جاوین اور گمراہ ہونے پاوین چنانچہ قرآن مین اللہ فرماتا ہی آیۃ
اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنے نیکیان گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یے
قواعد شرعی پر عمل نکرین خدا کے نزدیک روسیاہ ہووین اسی خوف سے
عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہم گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھ احتیاج عبادت
کی نہین جسکے سبب اپنا فخر کرتے ہین اور اللہ تعالیٰ نے پیغمبرون کو اُن لوگون
کے واسطے بھیجا ہی جو کہ کافر و مشرک اور گنہگار ہین اُسکی عبادت نہین کرتے
رات دن فسق و فجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری
ہین خدا کو واحد و لاشریک جانتے ہین اور اُس کی عبادت مین مصروف رہتے ہین
اور انبیاء رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبون سے وہی لوگ احتیاج رکھتے ہین
جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و بد طالع التجا کرتے ہین
اور غسل و طہارت تمھارے واسطے اس لئے فرض ہوئی ہی کہ ہمیشہ ناپاک رہتے
ہو رات دن زنا اور اغلام مین اوقات بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے
ہو اسواسطے تم کو طہارت کا حکم ہی اور ہم ان چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام
سال مین ایک بار قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہین صرف
بقاء نسل کے لئے اس امر کے مرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہی
کہ اُسکے سبب تمھارے گناہ عفو ہو جاوین ہم گناہ کرتے نہین ہمپر کیون فرض ہووے
صدقہ زکواۃ اس لئے واجب ہی کہ تم بہت مال حلال و حرام سے جمع کر رکھتے
ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو تو کاہکو زکواۃ فرض ہووے
اور ہم اپنے ابنائے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہین اسلئے کبھی کچھ جمع
نہین کرتے اور یہہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے حلال و حرام
اور حدود و قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہہ تمھاری تعظیم کے واسطے ہی

کیونکہ قلب تمھارے تاریک ہوتے ہین جہالت و نادانی سے فایدے اور نقصان
کو نہین سمجھتے ہو اسی واسطے معلم اور اُستاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلا واسطہ
پیغمبرون کے ہر ایک چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہی چنانچہ آپ ہی فرماتا ہی
وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنے خدا نے مکھی سے کہا کہ پہاڑ
پر اپنا گھر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہی کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسْبِیْحَہٗ
حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک حیوان دعا اور تسبیح جانتا ہی اور ایک موقع پر یون
فرمایا ہی فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاَۃَ
اَخِیْہِ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاَۃَ اَخِیْ الخ
یعنے اللہ نے ایک کوّے کو بھیجا کہ جا کر زمین کھودے اور قابیل کو دکھلاوے
کہ وہ بھی اِس طرح اپنے بھائی کی نعش کو زمین کھود کر دفن کرے اُسوقت
قابیل نے اُسکو دیکھکر کہا افسوس کہ ہمکو اِس کوّے کے برابر بھی عقل نہین ہی
کہ بھائی کی نعش کو اِس طرح دفن کرین غرض اِس بات سے نہایت ندامت
اُٹھائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز پڑھنے کے واسطے مسجدون اور خانقاہون
مین جاتے ہین ہمکو اُسکی کچھہ احتیاج نہین ہی ہمارے واسطے سب مکان مسجد
اور قبلہ ہین جدھر نگاہ کرتے ہین مظہر الہی نظر آتا ہی اور جمعہ وعید کی نماز کیواسطے
بھی کچھہ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ رات دن نماز روزے مین مشغول رہتے ہین
غرض جن چیزون پر تم فخر کرتے ہو ہمکو اُن کی کچھہ احتیاج نہین ہی طایرون کا
وکیل جس گھڑی یہہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانون کی طرف دیکھکر کہا اب اور جو کچھہ
تمکو کہنا باقی ہو بیان کرو انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا کہ ابھی بہت
فضیلتین اور بزرگیان ہم مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان
ہمارے غلام ہین چنانچہ زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس

دو شالہ کمخاب حریر دیبا سمور مشروع گلبدن ململ محمودی صحن اطلس جامدانی ڈوریا چارخانہ طرح طرح کے فرش قالین نمد جاجم چاندنی اُسکے سوا اور بہت نعمتین ہمکو میسر ہین اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یے غلام ہین کیونکہ حیوانون کو یہہ سامان کہان میسر ہی عُریان محض جنگل مین غلامون کی طرح پڑے پھرتے ہین یے سب خدا کی بخشیشین اور نعمتین ہماری ملکیت پر دلیل ہین ہمکو لایق ہی کہ ان پر حکومتِ خاوندانہ کرین جسطرح چاہین اُن کو رکھین یے سب ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اب تم اِسکا کیا جواب دیتے ہو درندون کے وکیل کلیلہ نے اُس آدمی سے کہا کہ تم اِس لباس فاخرہ اور ملایم پر جو اِتنا فخر کرتے ہو یہہ کہو کہ یے طرح طرح کے لباس اگلے زمانے مین کہان تھے مگر حیوانون سے ظلم و بدعت کرکے چھین لئے آدمی نے کہا یہہ بات توکس وقت کی کہتا ہی کلیلہ نے کہا تمھارے یہان سب لباسون مین نازک و ملایم دیبا و حریرا و ر ابریشم ہوتا ہی سو وہ کیڑے کے لُعاب سے ہی اور یہہ کیڑا آدم کی اولاد مین نہین بلکہ حشرات الارض کی قسم مین سے ہی کہ اپنی پناہ کے واسطے درختون پر لعاب سے تنتا ہی کہ گرمی جاڑے کی آفت سے محفوظ رہے تمنے بجور و ظلم اُسسے چھین لیا اِسی واسطے اللہ نے تمکو اِس عذاب مین گرفتار کیا ہی کہ اُسسے لیکر محنت سے تنتے بُنتے ہو پھر درزی سے سلاتے اور دھوبی سے دُھلاتے ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت اُٹھاتے ہو کہ اُسکو احتیاط سے رکھتے اور بیچتے ہو ہمیشہ اِسی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہو اسیطرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کھال بال سے بُنتے ہین خصوص لباس فاخرہ تمھارے اکثر حیوان کی پشم ہوتے ہین ظلم و تعدی سے اُنسے چھین کر اپنی طرف نسبت کرتے ہو اُسپر اِتنا فخر کرنا بیجا ہی اگر ہم اُسسے فخر کرین تو زیب دیتا ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے بدن پر پیدا کیا ہی

کہ ہم اپنے ستر و لباس کریں اُسنے شفقت و مہربانی سے یہہ لباس ہمکو عطا
کیا ہی کہ سردی گرمی سے محفوظ رہیں جسوقت ہم پیدا ہوتے ہین اُسیوقت سے
اللہ تعالیٰ ہمارے بدن پر یہہ لباس بھی پیدا کرتا ہی اُسکی مہربانی سے بے
محنت و مشقت یہہ سب ہمکو میسر ہی اور تم ہمیشہ دم مرگ تک اسی فکر مین
مبتلا رہتے ہو تمھارے جد اعلا نی خدا کی نافرمانی کی تھی اُسکے بدلے تم کو یہہ عذاب
ہوتا ہی بادشاہ نے کلیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتدائے خلقت کا احوال ہمسے
بیان کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اور پوشش
مثل حیوانات کے اُن کے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کیطرف یاقوت کے پہاڑ
پر خط استوا کے نیچے یہ دونون رہتے تھے جس وقت اُن کو پیدا کیا صرف
ننگے تھے سر کے بالون سے تمام بدن اُن کا چھپا رہتا اور انھین بالون کے سبب
سردی گرمی سے محفوظ رہتے تھے اُس باغ مین چلتے پھرتے اور تمام درختون
کے میوے کھاتے تھے کس نوع کی محنت و مشقت نہ اُٹھاتے جس طرح اب یہے
لوگ اُس مین گرفتار رہین حکم الٰہی یہہ تھا کہ تمام بہشت کے میوے کھاوین مگر اِس
درخت کے نزدیک نہ جاوین شیطان کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بھلادی
اُسیوقت سب مرتبہ جاتا رہا سر کے بال گر گئے ننگے ہو گئے فرشتون نے بموجب
حکم الٰہی کے وہان سے نکال باہر کر دیا جیسا کہ جنون کے حکیم نے اِس احوال کو
پہلی فصل مین مفصل بیان کیا ہی جسوقت درندون نے کلیلہ سے یہہ احوال بیان کیا آدمی نے کہا اے
درندو تمکو لازم و مناسب نہین ہی کہ ہمارے سامھنے گفتگو کرو بہتر یہہ ہی
کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اِسکا کیا سبب کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ
شریر و بد ذات کوئی نہین ہی اور کسی حیوان مین تمھاری سی قساوت قلبی
نہین اور مردار کھانے مین بھی اتنا حریص کوئی نہین حیوانون کے ضرورکے

سوا تم مین کوئی فائیدہ نہین ہمیشہ اُن کے قتل و غارت مین رہتے ہو اُسنے
کہا یہہ کیونکر ہی اُسے بیان کر اسواسطے کہ جتنے درندہین حیوانات کو شکار کر کے
کھا جاتے ہین استخوان توڑتے اور لہو پیتے ہین ہرگز اُن کے حال پر رحم نہین
کرتے درندونکے وکیل نے کہا کہ ہم جو یہہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط تمھاری تعلیم
سے والا ہم اُسسے کچھہ واقف بھی نہ تھے اسواسطے کہ قبل آدم کے درندکسی حیوان
کو شکار نہ کرتے تھے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مرجاتا تھا اُسکا گوشت کھاتے
زندہ حیوان کو تکلیف نہ دیتے غرض جبتلک ادہر اودہر سے گراپڑا گوشت پاتے
کسی جانور کو نہ چھیڑتے مگر وقت احتیاج و اضطرار کے مجبور تھے جبکہ تم پیدا ہو
اور بکری بھیڑ گائے بیل اونٹ گدھے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین
باقی نہ رکھا پھر گوشت اُنکا جنگل مین کہان سے ملتا لاچار ہوکر زندہ حیوانون کو
شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہہ حلال ہی جس طرح تمکو اضطرار کی حالت
مین مردار کھانا روا ہی اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت
اور بیرحمی ہی ہم کسی حیوانون کو اپنا شاکی نہین پاتے جیسا کہ کچھہ تم سے شکوہ
کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ درندحیوانونکا پیٹ چاک کر کے لہو پیتے اور گوشت
کھاتے ہین تم بھی یہی کرتے ہو چھریون سے کاٹنا ذبح کر کے کھال کھینچنا پیٹ چاک
کر کے استخوان توڑنا بھون کر کھانا یہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین
ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر غور و تامل کرو تو معلوم ہو کہ درندون کا ظلم تمھارے
برابر نہین ہی جیسا کہ بہایم کے وکیل نے اوّل فصل مین بیان کیا ہی اور تم آپس
مین اپنے بھائی بندون سے حرکت کرتے ہو کہ درند اُس سے واقف بھی نہین
ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسی کو نفع نہین پہنچتا ہی سو یہہ ظاہر ہی کہ ہماری
کھال بال سے تم سب کو نفع پہنچتا ہی اور جتنے شکاری جانور تمھارے یہان

گرفتار رہین شکار کرکے تم کو کھلاتے ہین مگر یہہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فائدہ
پہنچتا ہی نقصان ظاہر ہی کہ حیوانون کو ذبح کرکے اُنکے گوشت کو کھاتے ہو
اور ہمسے تمکو اتنا بخل ہی کہ اپنے مردون کو بھی مٹی مین گاڑ دیتے ہو کہ ہم
کھانے نہ پاوین ہمکو نہ تمھارے زندون سے فائدہ ہوتا ہی نہ مردون سے اور یہہ
جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کو قتل و غارت کرتے ہین سو یہہ تمکو دیکھکر درندون
نے اختیار کیا ہی کہ ہابیل و قابیل کے وقت سے اس وقت تک دیکھتے چلے
آتے ہو کہ تم ہمیشہ جنگ و جدل مین مشغول رہتے ہو چنانچہ رستم اسفندیار
جمشید ضحاک فریدون افراسیاب منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ قتال و جدال
مین رہے اور اُسی مین کھپ گئے اب بھی فتنہ و فساد مین تم مشغول ہو تسپر بیحیائی
سے فخر کرتے ہو اور درندون کو بدنام کرتے ہو مکر و بُہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی
مالکیت ثابت کرو جس طرح تم ہمیشہ جنگ و جدل مین رہتے ہو درندون کو بھی
کبھی دیکھا کہ آپس مین ایک دوسرے کو رنج دیوے اگر درندون کے احوال کو
خوب تامل اور فکر سے دریافت کرو تو معلوم ہو کہ یے تمسے کہین بہتر ہین انسانون
کے وکیل نے کہا اِسپر کوئی دلیل بھی ہی اُسنے کہا جو تمھاری قوم مین زاہد و عابد
ہوتے ہین تمھارے ملک سے نکل کر پہاڑ جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین
جاتے ہین اور اُنھین سے رات دن گرم صحبت رکھتے ہین درند بھی اُن کو نہین
چھیڑتے پس اگر درند تمسے بہتر نہ ہوتے تمھارے زاہد و عابد کاہیکو اُنکے پاس
جاتے کیونکہ صالح اور پرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ اُنسے دور
بھاگتے ہین یہی دلیل ہی کہ درند تمسے بہتر ہین اور دوسری دلیل یہہ ہی
کہ تمھارے ظالم بادشاہون کو اگر کسی آدمی کی صلاح و زہد مین شک واقع ہوتا ہی
اُسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اُسکو نہین چھیڑتے اِسسے وے معلوم

کرتے ہین کہ یہہ شخص صالح اور متقی ہی کیونکہ ہر ایک جنس اپنی ہم جنس کو پہچان لیتی ہی اسیواسطے درندہ صالح جانکر اُن سے تعرض نہین کرتے سچ ہی ولی را ولی می شناسد ہان درندون مین شریر اور بد ذات بھی ہوتے ہین سو یہہ کہنا نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہین مگر جو درندہ کہ شریر ہین وے بھی نیکون اور صالحون کو چھوڑتے پر بد ذات آدمیون کو کھاجاتے ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی نُوَلِّی بَعْضَ الظَّالِمِیْنَ بَعْضًا بِمَا کَانُوا یَکْسِبُوْنَ یعنے ظالمون پر بعضے ظالمون کو مسلط کیا ہی کہ اپنے گناہونکا نتیجہ پاوین جبس گھڑی درندون کا وکیل اِس کلام سے فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہہ سچ کہتا ہی جو نیک لوگ ہین وے بدون سے بھاگ کر نیکون سے اُلفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس ہووین اور جو بد ہین وے بھی نیکون سے بھاگتے اور بدونسے جاکر ملتے ہین اگر انسان شریر و بد ذات نہ ہوتے تو عابد و زاہد اُن کے کاہیکو جنگل و پہاڑ مین جاکر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے کیونکہ اِن کے اُن کے کچھہ مناسبت ظاہری نہین ہی مگر نیک خصلت مین البتہ شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہہ سچ کہتا ہی اِسمین کچھہ شک و شبہہ نہین انسانون نے ہر طرف سے جو یہہ لعن طعن سُنی نہایت شرمندہ ہوکر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہوگئی دربار برخاست ہوا سب وہان سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو گئے

چوبیسوین فصل انسان اور طوطے کے مناظرہ مین

صبح کے وقت تمام انسان و حیوان دار العدالت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے انسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو انسان فارسی نے کہا کہ ہم مین بہت اوصاف حمیدہ ہین

جسسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہے بادشاہ نے کہا کہین بیان کرو اُسنے کہا
ہمارے گروہ مین بادشاہ وزیر امیر منشی دیوان عامل فوجدار نقیب چوبدار خادم
یار مددگار ہین اُن کے سوا اور بھی بہت فریق دولت مند اشراف صاحب
مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار خطیب شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی
منطقی حکیم مہندس نجومی کاہن معتبر کیمیاگر ساحر ہین اور اہل حرفہ معمار جُلاہے دُھنے
کفش دوز درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور اُن سب فرقون مین ہر ایک کے
جدے جدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب و صنایع پسندیدہ ہین یے سب
خوبیان اور اوصاف ہمارے واسطے خاص ہین حیوانون کو اُن سے بہرہ نہین اسنے
یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان جس وقت یہہ کہہ
چکا طوطے نے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی پر افتخار کرتا ہے
اگر طایرون کے اقسام کو دریافت کرے تو معلوم ہو کہ اُن کے مقابلے مین یے
نہایت کم ہین لیکن مین ہر ایک اُنکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد
اور ہر ایک صالح کی جگہہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ اُن کی قوم مین نمرود فرعون
کافر فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن چور عیار جیب کترے اُچکے
جھوٹے مکار دغاباز مخنث زانی مُغلم جاہل احمق بخیل اُن کے سوا اور بھی بہت
سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان کے نہین ہوتے ہین اور ہم اُن سے بری
ہین مگر بیشتر خصائل حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مین شریک اسواسطے کہ ہمارے
گروہ مین بھی سردار و رئیس اور یار مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے سردار سیاست
و ریاست مین انسانون کے بادشاہون سے بہتر ہین کیونکہ وے فقط اپنی غرض
اور منفعت کے لئے رعیت و فوج کی پرورش کرتے ہین جبکہ مقصد اُنکا حاصل
ہو جاتا ہے اُسوقت فوج و رعایا کے حال پر کچھ خیال نہین کرتے حالانکہ یہہ طریقہ

رئیسون کا نہین ہی ریاست و سرداری کے واسطے لازم ہی کہ بادشاہ اپنی فوج
و رعیت پر ہمیشہ شفقت و مہربانی رکھے جس طرح اللہ تعالی اپنے بندون پر ہمیشہ
رحمت کرتا ہی اسیطرح ہر ایک بادشاہ کو چاہئیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت
کی رکھے اور حیوانون کے سردار فوج و رعیت کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی
رکھتے ہین اسی طرح چونٹیون اور طائرون کے رئیس بھی اپنی رعیت کی درستی
اور انتظام مین مصروف رہتے ہین اور جو کچھہ فوج و رعایا سے سلوک و احسان
کرتے ہین اُسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے اور اپنی اولاد سے بھی پرورش
کے عوض نیکی کی توقع نہین رکھتے جس طرح آدمی اولاد کی پرورش کر کے
پھر اُن سے خدمت لیتے ہین حیوان بچون کو پیدا کر کے پرورش کرتے ہین پھر
اُن سے کچھہ غرض نہین رکھتے فقط شفقت و مہربانی سے پالتے اور کھلاتے ہین
خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کر کے رزق پہنچاتا ہی
اور اُن سے شکر کی توقع نہین رکھتا انسانون مین اگر یہ فعل بد نہوتے تو اللہ
تعالی اُن سے کیون فرماتا کہ شکر کرو ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر
یہہ حکم نہین کیا کیونکہ یہ کفر و نافرمانی نہین کرتے طوطا جس وقت اِس کلام تک
پہنچا جنات کے حکیمون نے بھی کہا یہہ سچ کہتا ہی انسانون نے شرمندہ ہو کر سر جھکا
لیا کسی نے کچھہ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جن بادشاہون
کا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے
ہین وے کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد اُن بادشاہون سے ملائکہ ہین اِس
واسطے کہ جتنی حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین سبکے واسطے اللہ کی
طرف سے ملائکہ مقرر ہین کہ ہر ایک کی حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور
ملائکون کے گروہ مین بھی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر

شفقت و مہربانی رکھتے ہین بادشاہ نے پوچھا کہ فرشتون مین یہہ شفقت و مہربانی
کہان سے ہوئی اُسنے کہا کہ اُنھون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہہ فائدہ حاصل کیا
ہی کیونکہ جس طرح وُہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہی دنیا مین کسی کی شفقت
اُسکے لاکھوین حصے کو نہین پہنچتی اس واسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندونکو
پیدا کیا ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکل و صورت نہایت
خوبی اور الطاف سے بنائی حواس مدرکہ بخشے نفع اور نقصان سے سبکو
خبردار کیا اور انھین کے آرام کے واسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج و ستارے
پیدا کئے درختونکے پھل پتّون سے رزق پہنچایا غرض انواع و اقسام کی نعمتین
پیدا کین یہہ سب اُسکی شفقت و مرحمت پر دلیل ہی بادشاہ نے پوچھا آدمیونکی
حفاظت کیواسطے جو ملائکہ مقرر ہین اُن کا سردار کون ہی حکیم نے کہا وہ نفس
ناطقہ ہی کہ جسوقت سے آدم پیدا ہوا اُسیوقت سے یہہ اُسکے جسم کا شریک ہی
جن فرشتون نے کہ بموجب حکم الٰہی کے آدم کو سجدہ کیا اُن کو نفس حیوانی
کہتے ہین کہ نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ نکیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ
ہی ابلیس بھی اُسیکو کہتے ہین نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین ابتک باقی ہی
جس طرح صورت جسمیہ آدم کی اب تک وہی باقی ہی اُسی صورت پر پیدا
ہوتے اور رہتے ہین اور اُسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اُٹھکر
بہشت مین داخل ہووینگے بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب کہ ملائکہ اور نفوس
نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وے نورانی اور شفاف ہین حواس جسمانی
سے محسوس نہین ہوتے مگر انبیا اور اولیا قلب کی صفائی کے سبب اُن کو دیکھتے ہین
کیونکہ نفوس اُن کے تاریکی جہالت سے پاک ہین خواب غفلت سے بیدار رہتے ہین
نفوس اور ملائکہ سے اُن کو مناسبت ہی اسواسطے اُن کو دیکھتے اور اُن کا

کلام سنکر اپنے ابنائے جنس کو خبر کرتے ہین بادشاہ نے یہہ احوال سُنکر حکیم سے فرمایا جزاک اللہ بعد اُسکے طوطے کیطرف دیکھکر کہا تو اپنے کلام کو تمام کر اُسنے کہا یہہ آدمی جو دعوی کرتا ہی کہ ہماری قوم مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے ہین سو یہہ موجب فضیلت کا نہین ہی کیونکہ ہم مین بھی بعضے حیوان اِن صنعتون مین اُنکے شریک ہین چنانچہ مکھی اُن کے معمار اور مُہندسون سے تعمیر اور ترمیم مین زیادہ سلیقہ رکھتی ہی اپنے گھر کو بغیر مٹی اور اینٹ اور چونے اور گچ کے بناتی ہی خط اور دایرہ کھینچنے مین مسطر اور پرکار کی احتیاج نہین رکھتی اور یہہ اسباب و آلات کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح مکڑی کہ سب کیڑون سے ضعیف ہی مگر تنے بنے مین اُن کے جلاہون سے زیادہ ہوشیار ہی پہلے تو لعاب سے تار کھینچتی ہی بعد اُسکے مثل خطوط کے بنا کر پھر اوپر تلے اُسکو درست کرتی ہی اور بیچ مین کچھ تھوڑا کھیونکے شکار کے واسطے کھلا رکھتی ہی اور اِس ہنر مین محتاج کسی اسباب کے نہین اور جلاہے بغیر اسباب کے کچھ بن نہین سکتے اسی طرح ریشم کے کیڑے کہ نہایت ضعیف ہین مگر اُنکے کاریگرون سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کھا کر آسودہ ہوتے ہین اپنے رہنے کی جگہہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط باریک کے تنتے ہین بعد اُس کے اوپر سے پھر اُسکو درست اور مضبوط کرتے ہین کہ ہوا اور پانی کا اُس مین دخل نہین ہوتا اور اُسی مین اپنے معمول کے موافق سو رہتے ہین یہہ سب ہنر بغیر تعلیم ماباپ اور اُستاد کے جانتے ہین سوئی تاگے کے محتاج نہین ہوتے جسطرح اُنکے درزی اور رفوگر بغیر اُس کے کچھ بنا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گھر کو چھتون کے نیچے معلق ہوا مین بناتی ہی سیڑھی وغیرہ کی محتاج نہین کہ جسپر چڑھکر وہان تک پہنچے اسیطرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گھر بناتی ہی

کسی چیز کی محتاج نہین ہی غرض سب طائر اور حیوان گھر اور آشیانے بناتے
اور اولاد کی پرورش کرتے ہین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر جانتے ہین
چنانچہ شتر مرغ کہ طائر اور بہائم سے مرکب ہی کس خوبی سے اپنے بچون کی
پرورش کرتا ہی جسوقت کہ بیس یا تیس انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے
بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہی اور بعضون کو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو
اپنے پر کے نیچے رکھتا ہی جبکہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہین اُنکی پرورش کے لئے
زمین کھود کر کیڑون کو نکالتا اور بچّون کو کھلاتا ہی آدمیون مین کوئی عورت
اس طرح اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہی وقت
جننے کے پیٹ سے نکال کر نہلا دُھلاتی ہی اور دودھ پلاتی دودھ پلا کر
گہواری مین سُلاتی ہی سب کچھ وُہ کرتی ہی لڑکے کی ماکو کچھ خبر بھی نہین ہوتی
اور لڑکے بھی اُن کے نپٹ احمق ہوتے ہین نفع نقصان اصلا نہین سمجھتے پندرہ
بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہنچتے ہین پھر بھی معلم و ادیب کے محتاج رہتے ہین
زندگی بھر لکھنے پڑھنے مین اوقات بسر کرتے ہین اکثیر احمق کے احمق رہتے
ہین اور ہمارے بچے جسوقت پیدا ہوتے ہین اُسیوقت ہر ایک نیک و بد سے
واقف ہو جاتے ہین چنانچہ مرغ تیتر بٹیر کے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم
ماباپ کے چگتے پھرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا قصد کرتا ہی اُسسے بھاگ جاتے ہین
یہہ عقل و شعور اُن کو اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا ہی کہ سب نیک و بد
جانتے ہین سبب اسکا یہہ ہی کہ یے طائر بچون کے پالنے مین نر اور مادہ دونو
شریک نہین ہوتے جس طرح اور طائر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ مل کر بچون
کی پرورش کرتے ہین اسیواسطے خدا نے اُنکے بچون کو یہہ عقل عطا کی ہی
کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج نہین ہین آپسے چُر چُگ کھاتے ہین جس طرح

اور حیوان و طایر کے بچے دودھ پلانے اور دانہ کھلانے کی احتیاج رکھتے ہین
ویسے یہ نہین ہین پس اللہ تعالی کے نزدیک کسکا رتبہ بڑا ہی ہم رات دن
اس کی تسبیح و تہلیل مین مشغول رہتے ہین اسواسطے اسنے ہمارے حال پر یہہ کچھ
مہربانی کی ہی اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل
و ذاکر ہوتے ہین اگر طائرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح کیڑون
کی تکبیر بہائم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دعا بلبل کا وعظ سنگخوار کا خطبہ مرغ
کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا عیب سے خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا الو کا خوف
خدا سے ڈرانا ان کے سوا چونٹی مکھی وغیرہ کی عبادت کا حال جانو تو معلوم ہو کہ ان
مین بھی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ حاصل یہہ ہی کہ ہر ایک
شی خدا کی حمد مین تسبیح کرتی ہی لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تم کو
جہل کیطرف نسبت کی ہی یعنے تم ان کی تسبیح نہین سمجھتے ہو اور ہمکو علم کیطرف
منسوب کیا اور کہا ہی كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ یعنے ہر ایک حیوان دعا
و تسبیح جانتا ہی پس جاہل و عالم برابر نہین ہوتے ہمکو تمپر فوقیت ہی پھر کس
چیز سے فخر کرتے اور مکر و بہتان سے کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین
اور منجمونکا ذکر جو کرتے ہو سو یہہ عمل جاہلون پر چلتا ہی عورتین اور لڑکے اسکے
معتقد ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھ اسکا مرتبہ نہین ہی بعضے نجومی حمقا کے
بہکانے کے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس کے بعد یہہ حادثہ
درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ اسپر کیا گذریگا اور اس کی اولاد
کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل دیار بعید کا احوال بیان کرتا ہی تاکہ عوام الناس
اسکو سچ جانین اور معتقد ہووین نجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین

جو گمراہ و بغی ہین جس طرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین
قضا اور قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے کہ نجومیون کے کہنے سے
سیکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہہ جانتے تھے کہ دنیا کا انتظام
سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہی یہہ نہ معلوم تھا کہ بغیر حکم
الہی کے جسنے بروج اور ستارون کو پیدا کیا ہی کچھہ نہین ہوتا سچ ہی مصرع
تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین چلتی   آخر خدا نے جو چاہا تھا وہی ہوا بیان
اُسکا یہہ ہی کہ نمرود کو نجومیون نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمہارے عہد مین پیدا
ہوگا بعد پرورش ہونے کے مرتبہ عظیم حاصل کرکے بُت پرستون کے دین
کو برہم درہم کریگا جبکہ اُن سے پوچھا کس جگہہ اور کونسی قوم مین پیدا ہوگا اور
کہان پرورش پاویگا یہہ نہ بتلا سکے بادشاہ سے کہا جتنے لڑکے اس سال
پیدا ہووین سبکو حکم قتل کا کیجئے یہہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی اُن مین قتل ہوجاویگا
آخر اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور کافرونکے شر سے
محفوظ رکھا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل سے کیا یہان بھی خدا نے
حضرت موسی کو اُن کی بدی سے پناہ مین رکھا غرض نجومیون کا کہنا فقط خرافات
ہی مقدر نہین ٹلتی اور تم اُن سے اپنا فخر کرتے اور کہتے ہو کہ ہماری قوم مین
نجومی اور حکیم ہوتے ہین یہ لوگ گمراہون کے بہکانے کے واسطے ہین جو لوگ
کہ متوکل علی اللہ ہین وے اُن کی باتون کو نہین مانتے جسوقت طوطا اِس
کلام تک پہنچا بادشاہ نے اُسسے پوچھا اگر نجوم سے بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین
پھر نجومی اِسے کیون سیکھتے اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اُسسے خوف
کیون کرتے ہین اُسنے کہا البتہ اُسسے بلا کا دفع ہونا ممکن ہی لیکن نہ جس طرح
کہ نجومی کہتے ہین بلکہ اللہ تعالی کی استعانت سے کہ وہ پیدا کرنیوالا نجوم کا ہی

بادشاہ نے پوچھا کہ استعانت اسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی
پر عمل کرے گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور زکواۃ دینا خلوص
دل سے عبادت کرنا ہی استعانت ہی جس وقت اللہ تعالے اسے اُسکے
دفع ہونے کے واسطے سوال کرے البتہ خدا محفوظ رکھتا ہی اسواسطے کہ
نجومی اور کاہن قبل وقوع حوادث کے خبر دیتے ہین کہ اللہ تعالی یہہ حادثہ
ظاہر کریگا اُسکے واسطے بہتر یہہ ہی کہ اُسی اللہ سے اُسکے دفع کے واسطے
دعا مانگے نہ یہہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ نے کہا جسوقت احکام شرعی پر
عمل کیا اور بلا اُسسے دفع ہوئی اُسسے لازم آتا ہی کہ مقدر الٰہی ٹل جاوے اُسنے
کہا مقدر اُس کی ہنین ٹلتی مگر جو لوگ کہ اُسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات
کرتے ہین اُن کو اُس حادثے سے محفوظ رکھتا ہی چنانچہ منجمون نے جسوقت
نمرود کو خبر دی کہ ایک لڑکا بت پرستونکے دین کا مخالف پیدا ہوکر تمھاری
رعیت اور فوج کو برہم درہم کریگا اور مراد اُسسے ابراہیم خلیل اللہ تھے
اور اللہ تعالے نے اُن کو پیدا کر کے نمرود اور اُس کی فوج کو اُن کے ہاتھون سے
ذلیل وخراب کیا اگر نمرود اسوقت خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دُعا مانگتا
اللہ تعالی اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیمؑ کے دین مین داخل کرتا وہ اور اُسکی
فوج ذلت وخواری سے محفوظ رہتی اسیطرح موسیٰؑ کے پیدا ہونے کی جب
فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا
اُسکو بھی خدا اُن کے دین مین داخل کر کے ذلت سے محفوظ رکھتا جس طرح
اُسکی عورت کو اللہ تعالے نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی بخشی قوم
یونس نے جس وقت عذاب مین مبتلا ہو کر خدا سے دُعا مانگی اللہ تعالی نے
اُن کو اُس عذاب سے پناہ مین رکھا بادشاہ نے کہا سچ ہی اب نجوم کا سیکھنا

اور قبل وقوع حادثے کے خبر دینا اور خدا سے اُسکے دفع کرنے کے لئے دعا مانگنا
اِن سب چیزون کا فائدہ معلوم ہوا اِسواسطے حضرت موسیٰ عم نے بنی اسرائیل
کو نصیحت کی تھی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اُسوقت خدا سے دعا مانگو
اور تضرع وزاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدق دعا کے سبب اِس حادثے سے بچا
رکھیگا آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہہ طریق جاری تھا
کہ ہر ایک حادثے کے وقت اپنی اُمت کو یہی حکم کرتے تھے پس لازم ہے
کہ احکام نجوم کے واسطے اِس طور پر عمل کرے نہ جسطرح کہ اِس زمانیکے نجومی
خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چھوڑ کر گردش فلک کیطرف دوڑتے ہین مریضونکی
صحت کیواسطے بھی پہلے خدا کیطرف رجوع کرے کیونکہ شفائے کُلّی اُسیکی عنایت
اور مہربانی سے حاصل ہوتی ہے یہہ بچاہئیے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پھر کر
طبیبون کے یہان رجوع کرے بعضے آدمی کہ ابتدائے مرض مین طبیبون سے
رجوع کرتے ہین اُن کے علاج سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا پھر وہان سے نا اُمید
ہوکر خدا کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیشتر مریضون پر احوال اپنا نہایت الحاح
وزاری سے لکھکر مسجدون کی دیوارون یا ستونون پر لٹکا دیتے ہین خدا
شفا بخشتا ہے اسی طرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کے واسطے اُسی خدا سے
رجوع لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک بادشاہ تھا اُسکو
نجومیون نے خبر دی کہ اِس شہر مین ایک حادثہ ہوگا جسنے شہر کے رہنے والون
کو بہت خوف ہے بادشاہ نے پوچھا کس طرح ہوگا تفصیل اُس کی نہ بتلا سکا
مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی تاریخ یہہ حادثہ وقوع مین آویگا بادشاہ نے
لوگون سے پوچھا کہ اُسکے دفع کے واسطے کیا تدبیر کی چاہئیے جو لوگ کہ اہل شرع
تھے اُنھون نے کہا بہتر یہہ ہے کہ اُس روز بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے

چھوٹے بڑے بستی سے باہر نکل کر میدان مین رہین اور خدا سے اُسکے دفع کے لئے الحاح و زاری کرین شاید خدا اُس بلا سے محفوظ رکھے بموجب اُنکے کہنے کے بادشاہ اُس دن شہر سے باہر چار نا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتھ باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اِس بلا سے محفوظ رہین اور تمام رات وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے کہنے سے کچھ خوف نہ کیا اُسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر زمین نشیب مین واقع تھا چارون طرف سے پانی کھنچ کر شہر مین بھر گیا جتنے آدمی بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہو گئے اور جو لوگ کہ شہر کے باہر دعا و زاری مین مشغول تھے سلامت رہے جس طرح طوفان سے نوح اور وے لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور سب غرق ہو گئے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَاَنْجَیْنَاہُ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَانْظُرْ کَیْفَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ یعنے نجات دی ہمنے نوح کو اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھ کشتی مین بیٹھے تھے اور جنھون نے ہماری آیتون کو جھوٹھا جانا تھا اُن کو غرق کر دیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلسفی اور منطقی پر جو تم فخر کرتے ہو سو وے تمھارے فایدے کے واسطے نہین ہین بلکہ تمھین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یہہ کیونکر ہے اُسے بیان کر کہا اِس واسطے کہ وے راہ شریعت سے پھیر دیتے ہین کثرت اختلاف سے احکام دین کے اُٹھا دیتے ہین سبکی رائین اور مذہب مختلف بعضے تو عالم کو قدیم کہتے ہین بعضے ہیولا کو قدیم جانتے ہین بعضے صورت قدم پر دلیل لاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ علتین دو ہین بعضے تین علتین ثابت کرتے ہین بعضے چار کے قایل ہین بعضے پانچ کہتے ہین بعضے چھہ سے سات تلک ترقی کرتے ہین بعضے صانع اور مصنوع کی معیت کے قائل ہین بعضے زمانے کو

غیر متناہی کہتے ہین بعضے متناہی پر دلیل لاتے ہین بعضے معاد کے مقر ہین بعضے
بعضے منکر اور بعضے رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین بعضے انکار بعضے شک
مین حیران سرگردان ہین بعضے عقل و دلیل کے مقر ہین بعضے تقلید پر قائم ہین
انکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہین کہ جن مین یے سب گرفتار ہین اور
ہمارا دین وطریق ایک ہی خدا کو واحد لاشریک جانتے ہین رات دن اُسکی
تسبیح و تہلیل مین مشغول ہین کسی بندے پر اُسکے اپنا فخر نہین بیان کرتے جو کچھ
ہماری قسمت مین مقدر کیا ہی اُسپر شاکر ہین یا اُسکے حکم سے باہر نہین ہین
یہہ نہین کہتے کہ یہہ کیون اور کسواسطے ہی جس طرح آدمی اُسکے احکام اور
مشیت و صنعت مین اعتراض کرتے ہین مہندسون اور مساحون پر جو تم
اپنا فخر کرتے ہو سو وے دلیلون کی فکر مین رات دن گھبرائے ہوئے رہتے
ہین جو چیزین کہ وہم و تصور سے باہر ہین اُنکا دعوی کرتے اور آپ نہین جانتے
جو علوم کہ اُن پر واجب ہین اُن کی طرف میل نہین کرتے خرافات کیطرف
جسمے کچھہ احتیاج متعلق نہین قصد کرتے ہین بعضے اجرام و ابعاد کی مساحت کی
فکر مین رہتے ہین بعضے پہاڑ اور ابر کی بلندی دریافت کرنے کے واسطے حیران
ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہین بعضے افلاک کی ترکیب اور زمین
کے مرکز معلوم کرنے کے واسطے فکر و تامل کرتے ہین اپنے بدن کی ترکیب
و مساحت سے خبر نہین یہہ نہین جانتے کہ انتڑیان اور ردوے کتنے ہین جوف
سینے مین کس قدر وسعت ہی دل و دماغ کا کیا حال ہی معدہ کس طور پر ہی
استخوان کی کیا صورت ہی بدن کے جوڑ کس وضع پر واقع ہین یے چیزین
کہ جنکا جاننا سہل اور پہچاننا واجب ہی ہرگز نہین جانتے حالانکہ اُنسے اللہ
تعالی کی صنعت و قدرت معلوم ہوتی ہی جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ یعنے جسنے اپنے
تئین جانا اپنے خدا کو پہچانا ساتھ اِس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الٰہی نہین
پڑھتے فرض و سنّت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر کرتے ہو
اُن سے تمکو جبھی تلک احتیاج ہی کہ حرص و شہوت سے مختلف کھانے کھاکر
بیمار ہو جاتے ہو اور اُن کے دروازون پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے طبیب
وعطّار کے دروازے پر وہی جاتا ہی جو بیمار ہو وے جس طرح نجومیونکے
دروازے پر منحوس اور بد بختونکا مجمع رہتا ہی حالانکہ اُن کے یہان جانے
سے زیادہ نحوست ہوتی ہی اسواسطے کہ سعد اور نحس ساعت کی تقدیم و
تاخیر مین اُن کو اختیار نہین ہی تسپر بھی بعضے نجومی اور رمّال ایک کاغذ لیکر
کچھہ مزخرفات احمقون کے بہکانے کے واسطے لکھہ دیتے ہین یہی حال طبیبون
کا ہی کہ اُن کے یہان التجا لیجانے سے بیماری زیادہ ہوتی ہی جن چیزون
سے کہ مریض بیشتر شفا پاتا ہی اُنھین چیزون سے پرہیز بتلاتے ہین اگر
طبیعت پر چھوڑ دیوین تو بیمار کو شفا ہو وے پس طبیبون اور نجومیون پر تمھارا
فخر کرنا محض حمق ہی ہم اُن کے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک موضع
پر ہی اسیواسطے بیمار نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی ساعت اور
سعون سے غرض نہین رکھتے شیوہ آزادون کا یہی ہی کہ کسی سے احتیاج
نہ رکھین یہہ طریقہ غلامون کا ہی کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پھرتے ہین
اور سوداگر و معمار اور زراعت کرنے والے جن پر تم فخر کرتے ہو سو وے
غلامون سے بھی بدتر ہین فقیر و محتاج سے بھی زیادہ ذلیل ہین رات دن
محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک ساعت آرام نہین کرنے پاتے
ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ اُن مین نہین رہنے پاتے زمین کھودکر

درخت بھلاتے ہین پھل اور میوہ اُسکا نہین کھاتے اُنسے زیادہ کوئی
احمق نہین ہے کہ مال و متاع جمع کرکے وارثون کو چھوڑ جاتے ہین اور آپ
ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین سود گر بھی ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے
ہین گرانی کی امید پر غلہ مول لیکر رکھتے ہین قحط کے دنون مین گران قیمت
بیچتے ہین فقیر اور غریب کو کچھ نہین دیتے ایکبار سب مال مدت کا جمع کیا ہوا
غارت ہو جاتا ہے دریا مین ڈوب جاتا یا چور لیجاتا ہے یا کوئی ظالم بادشاہ
چھین لیتا ہے پھر تو خراب و ذلیل ہوکر در بدر محتاج پھرتے ہین تمام عمر
اپنی ہرزہ گردی مین ضایع کرتے ہین وے تو یہہ جانتے ہین کہ ہمنے فائدہ اٹھایا
یہہ نہین معلوم کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہے مفت ہاتھہ سے دیا
آخرت کو دنیا کیواسطے بیچا دنیا بھی حاصل نہوئی دین برباد گیا دبدھا مین دو
ؤ گئے مایہ ملی نہ رام اگر اِس ظاہری فائدے پر تم افتخار کرتے ہو تو ہم اس
پر لعنت کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین صاحب مروت مین
سو غلط ہے عزیز و اقربا اور ہمسائے اُنکے فقیر محتاج ننگے بھوکھے گلی گلی سوال
کرتے پھرتے ہین یے اُنکے حال پر نگاہ نہین کرتے اِسیکو مروت کہتے ہین
کہ آپ فراغت سے اپنے گھرونمین عیش کرین عزیز و اقربا اور ہمسائے گدائی
کرین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین منشی اور دیوان ہوتے ہین اُن پر بھی
تمکو فخر کرنا لایق نہین ہے اُن سے زیادہ شریر و بد ذات دنیا مین کوئی نہین
ہے فطرت و دانائی اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک ہم
چشم کی بیخ کنی مین رہتے ہین ظاہر مین بہت عبادت آرائی اور رنگینی سے
خطوط و دستانہ لکھتے ہین پر باطن مین اُن کی بیخ و بنیاد کھودنے کی فکر مین مصروف
رہتے ہین رات دن یہی خیال رہتا ہے کہ فلانے شخص کو اِس کام سے

موقوف کرکر کسی اور شخص کو کچھہ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی مکر و حیلے سے
اُسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون کو جو تم اپنے زعم مین
نیک جانتے ہو اور یہہ گمان کرتے ہو کہ دعا اور شفاعت اُن کی خدا کے
نزدیک قبول ہوتی ہی اُنھون نے بھی تمکو اپنا زہد اور تقوی دکھلا کر فریب
دیا ہی کیونکہ ظاہر مین یہہ اُن کا عبادت کرنا داڑھی بڑھانا لبونکے بال لینا
پیراہن پہننا موٹے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا چپکے رہنا کسی سے
نہ بولنا کم کھانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام شریعت کے سکھلانا دیر تک
نماز پڑھنا کہ پیشانی پر داغ پڑ گئے ہین کھانا کم کھانے سے ہونٹھ لٹک آئے ہین
دماغ خشک بدن دُبلا رنگ متغیر ہو گیا ہی یہہ سراسر مکر و آز ہی دل مین
بغض و کینہ اتنا بھرا ہی کہ کسی کو موجود نہین سمجھتے ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے
ہین کہ ابلیس شیطان کو کیون پیدا کیا فاسق اور فاجر کسواسطے مخلوق ہوئے
اُن کو رزق کیون دیتا ہی یہہ بات غیر مناسب ہی ایسے ایسے وسواس
شیطانی دلون مین اُن کے بھرے ہین تمکو تو وے نیک معلوم ہوتے ہین
مگر خدا کے نزدیک اُن سے زیادہ بد کوئی نہین ہی اُن پر کیا فخر کرتے ہو
تمھارے واسطے تو یے لوگ عار و ننگ ہی اور عالم و فقیہہ تمھارے
وے بھی دنیا کے واسطے کبھی حرام کو حلال کرتے ہین اور کبھی حلال کو حرام
بتلاتے ہین خدا کے کلام مین بے معنی تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو
اخذ منفعت کیواسطے پھیر ڈالتے ہین زاہد و تقوی کا کیا امکان وو زرخ ایسے
لوگون کے واسطے ہی جن پر تم فخر کرتے ہو اور قاضی مفتی تمھارے جبتلک
کہین نوکر نہین ہوتے صبح و شام مسجدون مین جا کر نماز پڑھتے اور لوگون
کو وعظ و نصیحت کرتے ہین جبکہ قاضی یا مفتی ہوئے پھر تو غریبون اور یتیمون کا

مال لیکر ظالم بادشاہون کو خوشامد سے پہچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے
ہین جو راضی نہین ہوتا اُسکو خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین غرض
یہے لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے ہین خدا کا خوف مطلق نہین کرتے
انہین لوگون کے واسطے عذاب و عقاب ہے اور اپنے خلیفون اور بادشاہون
کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ وے پیغمبرون کے وارث ہین اِن کے اوصاف
ذمیمہ ظاہر ہین کہ یہے بھی طریق نبوی چھوڑ کر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے
ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین
سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے
ہین جبکہ اُن مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہے جسنے کہ قدیم سے اُنکے جدّو
آبا کی خدمت کی ہے اُسیکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت کا اُسکے بالکل دل
سے بھُلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بھائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے
ہین یہہ خصلت بزرگون کی نہین ہے اِن بادشاہون اور امیرون پر فخر کرنا
تمھارے واسطے ضرر ہے اور یہہ دعوی ملکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر ہے

پچیسوین فصل دیمک کے احوال مین

جس گھڑی طوطا اِس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت
کیطرف دیکھکر کہا کہ دیمک باوجود اِسکے کہ ہاتھ پانو کچھہ نہین رکھتی مٹی کیونکر اُٹھاتی
اور اپنے بدن پر مکان اپنا محراب دار بناتی ہے اسکا احوال مجھسے بیان کرو
عبر اینون کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اِس کیڑے کو جن مٹی اُٹھا دیتے ہین
اسواسطے کہ اِسنے اُنسے یہہ احسان کیا تھا کہ حضرت سلیمان کا عصا کھا لیا وے
گر پڑے جنون نے جانا انھون نے وفات پائی وہان سے بھاگے اور محنت
و عذاب سے انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچھا کہ یہہ شخص جو کہتا ہے

تم بھی کچھہ اِس بات سے واقف ہو سب نے کہا ہم کیونکر کہین کہ جنات
مٹی اور پانی اُسکو اُٹھا کر دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اُسنے یہی
سلوک کیا تھا جو کہ اِس شخص نے بیان کیا تو اب بھی وے اِس محنت و مشقت
مین گرفتار ہین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمانؑ بھی اُنسے مٹی پانی اُٹھوا کر
مکانات بنواتے تھے اور کسی طور کی تکلیف اُنکو نہین دیتے تھے حکیم
یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک وجہہ اُسکی مجھکو معلوم ہی بادشاہ نے کہا
بیان کر اُسنے کہا کہ دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہی طبیعت اُسکی
نہایت بردبار و تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کھلے رہتے ہین یا ہوا
جو اندر جسم کے جاتی ہی کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی ہی
ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہی اور غبار جو اُسکے بدن پر پڑتا ہی میل ہو کر جم
جاتا ہی اُسکو یہہ جمع کر کے بدن پر اپنے پناہ کے واسطے مکان بناتی
ہی کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور دہونٹھہ بھی اُسکے نہایت
تیز ہوتے ہین کہ ان سے پھل پتے لکڑی کاٹتی ہی اور اینٹ پتھر مین
سوراخ کرتی ہی بادشاہ نے ملخ سے کہا کہ دیمک کیڑون کی قسم سے ہی
اور تو کیڑون کا وکیل ہی تو بتلا کہ یہہ حکیم یونانی کیا کہتا ہی ملخ نے کہا یہہ سچ
کہتا ہی مگر تمام وصف اُسکا نہ بیان کیا کچھہ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو
تمام کر اُسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور ہر ایک کو
اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکھا بعضون کو جسم اور
ڈیل ڈول بڑا اور بھاری بخشا مگر نفس اُنکا نہایت ذلیل و خراب کیا
اور بعضون کو جسم چھوٹا اور ضعیف دیا لیکن نفس اُنکا نہایت عالم و
عاقل کیا زیادتی اور کمی ادھر اودھر کی برابر ہو گئی چنانچہ ہاتھی باوجود بڑے

جسم کے اتنا ذلیل النفس ہی کہ ایک لڑکے کا تابع ہوجاتا ہی کانڈ سے پر چڑھ کر جدہر چاہے لیجاوے اونٹ باوصف اُسکے کہ گردن اور جسم نہایت طول طویل ہی مگر احمق اتنا ہی کہ جسنے مہار پکڑلی اُس کے پیچھے چلا جاتا ہی اگرچہ ہاتھی چاہے تو اُسکو لئے پھرے اور بچھو اگرچہ جسم مین چھوٹا ہی پر جسوقت ہاتھی کو ڈنگ مارتا ہی تو اُس کو بھی ہلاک کرتا ہی اسی طرح یہہ کیڑا جسے دیمک کہتے ہین اگرچہ جسم مین نہایت چھوٹا اور کم زور ہی مگر نہایت قوی النفس ہی غرض جتنے کیڑے جسم مین چھوٹے ہین وے سب عاقل و ہوشیار ہوتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُسکا کیا سبب ہی کہ بڑے جسم والے احمق اور چھوٹے جسم کے عاقل ہوتے ہین اسمین کیا حکمت الٰہی ہی کہا خالق نے جبکہ اپنی قدرت کاملہ سے معلوم کیا کہ جن حیوانون کے جسم بڑے ہین وے رنج اور مشقت کے قابل ہین پس اگر اُن کو نفس قوی عطا کرتا ہرگز کسی کے تابع نہوتے اور چھوٹے جسم والے اگر عاقل و عالم نہوتے تو ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے اسیواسطے اُن کو نفس ذلیل اور اِنکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے کہا اسکو مفصل بیان کر اُسنے کہا ہر ایک صنعت مین خوبی یہہ ہی کہ صانع کی صنعت کسی پر معلوم نہو کہ کسطرح بناتا ہی جس طرح مکھی بغیر مسنر اور پرکار کے اپنے گھر مین انواع و اقسام کے زاوئے اور دائرے بناتی ہی کچھہ دریافت نہین ہوتا کہ کیونکر بناتی اور یہہ موم و شہد کہان سے لاتی ہی اگر جسم اُسکا بڑا ہوتا تو یہہ صفت اُس کی ظاہر ہوجاتی اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ اُنکا بھی تنا بنا کسیکو معلوم نہین ہوتا یہی حال دیمک کا ہی کہ اُسکے بنانے کی حقیقت کچھہ نہین کھلتی یہہ نہین دریافت ہوتا کہ کس طرح مٹی اُٹھاتی اور بناتی ہی حکماء فلسفی اُسکے منکر ہین کہ وجود عالم کا

بغیر ہیولا کے ممکن ہی اللہ تعالیٰ نے مکھی کی صنعت کو اسپر دلیل کیا ہی
کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گھر بنالی اور شہد سے قوت اپنی جمع کر لی ہی
اگر اُن کو یہہ گمان ہی کہ وہ پھول اور پتّے سے اُسکو جمع کر لی ہی اسیے
بھی اُس کو جمع کرکے کچھ بنائے کیون نہین اور اگر پانی اور ہوا کے درمیان
سے جمع کر لی ہی اگر آپ بصارت رکھتے ہین اُسکو دیکھتے کیون نہین کہ کس طرح
جمع کر لی اور گھر اپنا بنالی ہی اسی طرح ظالم بادشاہون کے واسطے کہ بغی
اور گمراہ اُس کی نعمت کا شکر نہین کرے چھوٹے جسم کے جیوانون کو اپنی
قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہی چنانچہ نمرود کو پشّے نے قتل کیا باوجود
اُس کے کہ سب حشرات الارض مین چھوٹا ہی اور فرعون نے جسوقت
گمراہی اختیار کی اور حضرت موسیٰ سے بغی ہو گیا اللہ تعالیٰ نے فوج ملخ کی
بھیجی اُنھون نے جاکر اُسکو زیر و زبر کیا اسیطرح اللہ تعالیٰ نے جب حضرت
سُلیمان کو سلطنت و نبوت بخشی اور تمام جن و انس کو اُن کے تابع کیا اکثر
گمراہون کو اُن کے مرتبۂ نبوت مین شک ہوا کہ اُنھون نے یہہ سلطنت
مکر و حیلے سے بہم پہنچائی ہی ہر چند کہ وے کہتے تھے کہ مجھکو اللہ تعالیٰ نے
اپنے فضل و احسان سے یہہ مرتبہ بخشا ہی لیکن پھر بھی اُن کے دل سے
شک نہ گیا یہان تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُسی دیمک کو بھیجا اُسنے آکر حضرت
سلیمانؑ کا عصا کھا لیا ہے تو محراب مین گر پڑے مگر کسی جن و انس کو
یہہ طاقت نہوئی کہ اُس پر جرأت کر سکے یہہ قدرت اللہ تعالیٰ کی گمراہون
کے واسطے نصیحت ہی کہ اپنے ڈیل ڈول اور دبدبے پر فخر کرتے ہین ہر چند
کہ سب صنعتین اور قدرتین اُسکی دیکھتے ہین لیکن پھر بھی عبرت نہین پکڑتے اُن
بادشاہون کے واسطے جو ہمارے ادنےٰ کیڑون سے عاجز ہین اپنا فخر

کرتے ہین اور صدف کہ جس مین موتی پیدا ہوتا ہی سب دریائی جانورون سے جسم مین چھوٹی اور ضعیف ہی مگر علم و دانائی مین سب سے دانا اور ہوشیار ہی قعر دریا مین اپنا قوت و رزق پیدا کرکے رہتی ہی پانی برسنے کے دن تہ اندر سے نکل کر پانی کے اوپر ٹھہرتی ہی دو کان اُس کے نہایت بڑے ہوتے ہین اُن کو کھول دیتی ہی جس وقت منہہ کا پانی اسکے اندر جاتا ہی فی الفور بند کرلیتی ہی کہ دریائے شور کا پانی اُس مین نہ ملنے پاوے بعد اُسکے پھر دریا کے تہ مین چلی جاتی ہی مدّت تک اُن دو سپیون کو بند رکھتی ہی یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہوکر موتی ہوجاتا ہی بھلا ایسا علم کسی انسان مین کاہیکو ہی خدا نے انسانون کے دلون مین دیبا اور حریر ابریشم کی محبت بہت دی ہی سو وہ اُن چھوٹے کیڑون کے لعاب سے ہوتے ہین کھانے مین شہد زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکھی سے پیدا ہوتا ہی مجلسون مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بھی اُسکی بدولت ہی بہتر سے بہتر اُن کی زینت کیواسطے موتی ہی سو اُس چھوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہی جسکا مین نے ابھی مذکور کیا اللہ تعالی نے اُن کیڑون سے ایسے نفیس چیزین اسواسطے پیدا کی ہین کہ یہ آدمی اُن کو دیکھکر اُسکی صنعت و قدرت کا اقرار کرین باوجود اس کے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکھتے ہین اکثر غافل ہین گمراہی اور کفر مین اوقات ضایع کرتے ہین اُس کی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اور عاجز بندون پر اُسکے جبر اور ظلم کرتے ہین جس وقت ملخ اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا اب کچھ اور بھی تمکو کہنا باقی ہی انھون نے کہا ابھی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جن سے ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور یہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا انھین بیان

کیر وان مین سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہماری واحد ہین اور اُن کی
صورتین شکلین مختلف اِسنے معلوم ہوا کہ ہم مالک سے غلام ہین اِس واسطے
کہ ریاست و مالکیت کے واسطے وحدت مناسب ہی اور کثرت کو عبودیت
سے مشابہت ہی بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اسکا کیا جواب دیتے
ہو سب حیوانون نے ایک گھڑی متفکر ہوکر سر جھکالیا بعد ایک دم کے
ہزار داستان طائر دن کے وکیل نے کہا یہہ آدمی سچ کہتا ہی لیکن اگرچہ
صورتین حیوانون کی مختلف ہین پر نفوس سبکے متحد ہین اور انسانون کی
صورتین گوکہ واحد ہین مگر نفوس اُن کے جُدے جُدے ہین بادشاہ نے
کہا اسپر دلیل کیا ہی کہا اختلافِ دین اور مذہب کا اُسپر دلالت کرتا ہی
کیونکہ اُن مین ہزارون ہی فرقے ہین یہود نصاری مجوس مشرک کافر بت پرست
آتش پرست اختر پرست اُس کے سوا ایک دین مین بہت سے طریقے ہوتے
ہین جسطرح اگلے علما مین سبکی رائین جدی جدی تھین چنانچہ یہودیون مین
سامری عیالی جالوتی نصرانیون مین نصطوری یعقوبی ملکائی مجوسیون مین
زردشتی زردانی خرمی مزکی بہرامی مانوی مسلمانون مین شیعہ سُنی
خارجی رافضی ناصبی مرجی قدری جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنے ہی فرقے
ہوتے ہین کہ سبکے دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور
لعنت کرتا ہی اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب و اعتقاد ہمارا
واحد ہی غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک و نفاق اور فسق
و فجور نہین جانتے اُسکی قدرت اور وحدانیت مین اصلا شک و شبہ
نہین کرتے خالق و رازق برحق جانتے ہین اُسی کو رات دن یاد کرتے اور
تسبیح و تکبیر مین مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف نہین ہین

فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و رازق اور واحد
لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تمھارے دین اور مذہب مین
اتنا اختلاف کیون ہی اُسنے کہا دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہی کہ جسسے
مقصود حاصل ہو اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی ہی کسی رستے سے
پہنچین جسطرف جاوین خدا ہی کیطرف رجوع کرتے ہین بادشاہ نے پوچھا
اگر سب کا مقصد یہی ہی کہ خدا کیطرف پہنچین پھر ایک دوسرے کو کیون قتل
کرتا ہی اُسنے کہا دین کے واسطے نہین کیونکہ دین مین کچھ کراہیت نہین
ہی بلکہ ملک کے واسطے کہ یہہ سنت دین ہی بادشاہ نے کہا اسکو مفصل
بیان کر اُسنے کہا ملک اور دین دونون توام ہین کہ ایک بدون دوسرے
کے نہین رہ سکتا مگر دین مقدم اور ملک موخر ہی ملک کیواسطے دین ضرور ہی
کہ سب آدمی دیانت دار ہووین اور دین کے واسطے ایک بادشاہ چاہئے
کہ خلق مین بحکومت احکام دین کے جاری کرے اسیواسطے بعضے اہل دین
بعضونکو ملک و ریاست کیواسطے قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین یہی چاہتا ہی کہ سب آدمی ہمارا
ہی مذہب و دین اور احکام شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہوکے سنے تو مین ایک دلیل
واضح اسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس کا جمیع دین و مذہب مین سنت
ہی اور نفس کا قتل کرنا یہہ ہی کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور
ملک کا طریقہ یہہ ہی کہ ملک دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے
کہا ملک کی طلب کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہی مگر طالب دین
اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اُسے بیان کر اُسنے کہا دین اسلام مین
بھی یہہ امر ظاہر ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ

وَيُقْتَلُوْنَ حاصل یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مومنون سے نفس
و مال اُن کا مول لیکر اُن کے واسطے جنت مقرر کی ہی کہ خدا کی راہ پر قتل
کرتے ہین اور آپ قتل ہو جاتے ہین اُسکے سوا اور بھی بہت سی آیتین اِس
مقدمے پر ناطق ہین اور ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہہ فرماتا ہی
فَتُوبُوا اِلٰی بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
یعنے اگر خدا کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہہ خدا کے
نزدیک بہتر ہی اور حضرت عیسیٰؑ نے جس وقت کہا راہ خدا مین کون ہمارا
مددگار ہی سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اُس
وقت حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اور دار
کے واسطے مستعد ہو کہ ہمارے ساتھہ آسمان پر چل کر اپنے بھائیون کے
قریب ہوگے اور اگر ہماری مدد نہ کروگے تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو
آخر وے سب خدا کی راہ پر قتل ہو گئے اور حضرت عیسیٰ کے دین سے نہ پھرے
اسیطرح اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طلب
دین کیواسطے جل جاتے ہین اعتقاد اُن کا یہہ ہی کہ سب عبادتون مین یہی
خدا کے نزدیک بہتر ہی کہ توبہ کرنے والا اپنے تئین قتل کرے اور بدن
کو جلا دیوے کہ سب گناہ اِسکے عفو ہو جاتے ہین اِسی طرح الٰہیات کے عالم
اپنے نفس کو حرص و شہوت سے باز رکھہ کر عبادت کا بوجھہ اٹھاتے ہین یہان
تک اپنے نفس کو ذلیل کرتے ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچھہ باقی نہین رہتی
غرض اسی طور پر سب اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اُسکو عبادت عظیم جانتے ہین کہ اُسکے
سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہنچتے ہین مگر ہر ایک دین
و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون مین وہ شخص نہایت

ہوہی کہ روز قیامت کا منکر اور ثواب حسنات کا امید وار نہ ہووے
اور گناہون کی مکافات سے خوف نہ کرے اُس کی وحدانیت کا مقر
نہ ہووے کیونکہ رجوع سب کی اُسیکی طرف ہی انسان فارسی نے جس
وقت یہہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی نے کہا کہ بنی آدم حیوانون
سے عدد اجناس اور انواع اعداد اشخاص مین بہت زیادہ ہین اسواسطے
کہ تمام ربع مسکون مین انیس ہزار شہر ہین کہ انواع و اقسام کی خلقت ان
مین رہتی ہی چنانچہ چین ہند سندھ حجاز یمن نجد مصر اسکندریہ قیروان
اندلس قسطنطنیہ آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان
نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراءالنہر خوارزم فرغانہ وغیرہ
ہزارون ہی شہر و بلاد ہین کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا اُن شہرون کے
سوا جنگلون پہاڑون اور جزیرون مین بھی ہزارون آدمی استقامت اور
سکونت رکھتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق طبیعت مذہب صنعت مختلف
ہی اللہ تعالی سبکو رزق پہنچاتا ہی اور اپنی حفاظت مین رکھتا ہی یہہ
کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع و اقسام کے مقاصد و مطالب
اُسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس سے بہتر ہین اُن سوا جو اور
حیوانات کی خلقت ہی اُسپر فوقیت رکھتے ہین اِس سے یہہ معلوم ہوا کہ
انسان مالک اور سب حیوان اُن کے غلام ہین اُن سوا اور بھی فضیلتین
ہم مین ہین کہ جن کی شرح نہایت طول طویل ہی مینڈک نے بادشاہ سے کہا
کہ اِس آدمی نے انسانون کی کثرت بیان کی اور اُس پر فخر کرتا ہی اگر
دریائی جانورون کو دیکھے اور اُن کی انواع و اقسام کی شکلین اور صورتین
مشاہدہ کرے تو اُس کے نزدیک انسان بہت کم معلوم ہودین اور شہر

وبلاد جو بیان کئے وے بھی کمتر نظر آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین پندرہ دریا بڑے ہین دریای روم دریای جرجان دریای گیلان دریای قلزم دریای فارس دریای ہند دریای سندھ دریای چین دریای یاجوج دریای اخضر دریای غربی دریای شمالی دریای حبش دریای جنوب دریای شرقی اور پانسو دریا چھوٹے اور دوسی بڑے ہین مثل جیحون ودجلہ اور فرات ونیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سوکوس سے لیکر ہزار کوس تک ہی باقی اور جنگل بیابان مین جو چھوٹے بڑے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہین ان کا شمار نہین ہوسکتا اور اُن مین مچھلی کچھوے نہنگ سوس گھڑیال وغیرہ ہزارون قسم کے دریائی جانور رہتے ہین جن کو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور شمار نہین کرسکتا ہی بعضے کہتے ہین دریائی جانورون کی سات سی جنس ہین سوائے انواع و اشخاص کے اور خشکی کے رہنے والے وحوش ودرند وبہائم وغیرہ کی پانسو جنس ہین سوائے انواع و اشخاص کے اور یے سب خدا کے بندے اور مملوک ہین کہ اُسنے سب کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہی کوئی امر ان کا اُس سے چھپا نہین ہی اگر یہہ انسان تامل کرکے حیوانات کے گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسان کی کثرت وجمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ وے مالک اور حیوان غلام ہین

عالم ارواح کے بیان مین

غرض جس گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جنّون کے ایک حکیم نے کہا ای انسانون اور حیوانون کے گروہ کثرت خلائق کی معرفت سے تم غافل ہو وے لوگ جو روحانی اور نورانی ہین کہ جسم سے کچھ علاقہ نہین رکھتے ان کو

نہین جانتے ہو اور وے ارواح مجردہ اور نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات
افلاک پر رہتے ہین بعضے اُن مین سے کہ گروہ ملایکہ ہین وے کرۂ
افلاک پر متعین ہین اور بعضے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت مین رہتے ہین اور وے
جنات اور گروہ شیاطین ہین پس اگر تم اُس خلایق کی کثرت کو دریافت
کرو تو معلوم ہو کہ انسان اور حیوان اُن کے مقابلے مین کچھ وجود
نہین رکھتے اسواسطے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت دریا اور خشکی سے دہ
چند ہی اور کرۂ فلک کی وسعت بھی کرۂ زمہریر سے دس حصے زیادہ ہی
اسیطرح کرۂ فلک قمر سب کرون سے دس حصے زیادہ ہی غرض
ہر ایک کرۂ فوقانی کو کرۂ تحتانی سے یہی نسبت ہی اور یے سب کرے
خلایق روحانی سے بھرے ہین ایک بالشت بھر جگہہ باقی نہین ہی
یے ارواح مجردہ وہان رہتی ہین جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَهُنَاكَ مَلَكٌ قَائِمٌ اَوْ
رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یعنے ساتون آسمان پر ایک بالشت بھر جگہہ خالی
نہین ہی کہ وہان فرشتے خدا کی عبادت مین قیام و رکوع اور سجود
کرتے ہین پس اے انسانو اگر تم اُن کی کثرت دیکھو تو معلوم کرو کہ تمھارا
گروہ اُن کے آگے کچھ مرتبہ نہین رکھتا اور تمھاری کثرت و جمعیت اسپر
نہین دلالت کرتی کہ تم مالک ہو اور سب تمھارے غلام کیونکہ سب
بندے اللہ کے اور اُسکی فوج و رعیت ہین بعضون کو بعضے کیواسطے
مسخر اور تابع کیا ہی غرض جسطرح اُسنے چاہا اپنی حکمت بالغہ سے
اُن مین احکام انتظام کے جاری کئے ہر حال مین اُسکا حمد و شکر ہی حکیم
جنی جس وقت اس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا جس

چیز پر تم اپنا فخر کرتے ہو اُسکا جواب حیوانون نے دیا اب اور کچھ کہ
باقی ہو اُسے بیان کرو خطیب حجازی نے کہا ہم مین اور بھی فضیلتا
ہین جنسے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین بادشا
نے کہا اُنھین بیان کرو اُسنے کہا اللہ تعالی نے ہمسے بہت نعمتو
وعدہ کیا ہی قبر سے نکلنا تمام روئے زمین پر منتشر ہونا حساب قیام
پل صراط پر چلنا بہشت مین داخل ہونا فردوس جنت النعیم جنت خ
جنت عدن جنت ماوی دار السلام دار القرار دار المقام دار المتقا
درخت طوبی چشمہ سلسبیل نہرین شراب اور دودھ شہد ا
پانی سے بھری ہوین مکانات بلند حورون کی ملاقات خدا کا قر
انکے سوا اور بہت سے نعمتین کہ قرآن میں مذکور ہین اللہ تعالی
ہمارے واسطے مقرر کی ہین حیوانون کو یہہ چیزین کہان میسر ہین یہی دلی
ہی کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین ان نعمتون اور فضیلتو
کے سوا اور بھی بزرگیان ہم مین ہین جن کو ھمنے مذکور نہین کیا طایر و
کے وکیل ہزار داستان نے کہا جس طرح تم سے اللہ تعالی نے
وعدے نیک کئے ہین اسیطرح تمھارے عذاب کے واسطے وعد
بد بھی کئے ہین چنانچہ عذاب قبر سوال منکر نکیر دہشت روز قیام
شدت حساب دوزخ مین داخل ہونا عذاب جہنم جحیم سقر لظی سعیر حط
ہاویہ پیراہن قطران پہننا زرد آب پینا زقوم کے درخت کھانا مالک
دوزخ کے قریب رہنا شیطانون کے ہمسائے عذاب مین گرف
ہونا یے سب تمھارے واسطے ہین ان کے سوا اور بھی بہت
عذاب وعقاب کہ قرآن مین مذکور ہین اور ہم اُن سے بری ہ

جیسا ہم سے وعدہ ثواب کا نہین کیا ویسا ہی وعید عذاب کا بھی نہین
کیا خدا کے حکم سے ہم راضی و شاکر ہین کسی فعل و حرکت سے ہمکو
نہ فائدہ ہے اور نہ نقصان پس ہم تم دلیل مین برابر ہین تمکو فوقیت
ہم پر نہین حجازی نے کہا ہم تم کیونکر برابر ہین کیونکہ ہم ہر حال مین
ہمیشہ باقی رہینگے اگر خدا کی اطاعت ہمنے کی ہے تو انبیا اور اولیا
کے ساتھ رہینگے اور اون لوگون سے صحبت رکھینگے جو کہ سعید حکیم
فاضل ابدال اوتاد زاہد عابد صالح عارف ہین اور مرشا بہت اُن لوگون
کو ملائکہ مقربین سے ہے کہ نیکی کرنے مین سبقت کرتے ہین لقاء
ربانی کے مشتاق ہین اور اپنے جان و مال سے اُسی کیطرف متوجہ
ہین اور اُسی پر توکل کرتے ہین اُسی سے سوال کرتے اور اُمید رکھتے
ہین اور اُس کے خوف سے ڈرتے ہین اور اگر ہم گناہ گار ہین کہ اُسکی
اطاعت نہین کرتے تو انبیا کی شفاعت سے ہماری مخلصی ہو جاویگی بالا
خصوصاً نبی برحق رسول بیشک سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب گناہ ہمارے عفو ہو
جاوینگے بعد اُسکے ہم ہمیشہ جنت مین حور و غلمان کی صحبت مین
رہینگے اور فرشتے ہمسے یہہ کہینگے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ
یعنے سلام تمپر خوش ہو تم اور جنت مین داخل ہو ہمیشہ اسمین رہو
اور تم جتنے گروہ حیوانون کے ہو سب ان نعمتون سے محروم ہو کہ دنیا
کی مفارقت کے بعد بالکل فنا ہو جاوُگے نام و نشان بھی تمھارا نرہیگا
اسبات کے سنتے ہی سب حیوانات کے وکیلون نے اور جنات
کے حکیمون نے کہا اب تم نے بات حق کی کہی اور دلیل مضبوط بیان کی

فخر کرنیوالے ایسی چیزون سے فخر کرتے ہین لیکن اب یہہ بیان
کرو کہ دے لوگ جنکے سے اوصاف و محامد ہین اخلاق خوبیان اور
نیکیان اُن کی کس طور پر ہین اگر جانتے ہو تو مفصل بیان کرو سب
انسانون نے ایک ساعت متفکر ہو کر سکوت کی کسی سے بیان
نہ ہو سکا بعد ایک دم کے ایک فاضل ذکی نے کہا ای بادشاہِ
عادل جب کہ حضور مین انسانون کے دعوے کا صدق ظاہر ہوا
اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اِن مین ایک جماعت ایسی ہی کہ وے مقرب
الہی ہین اور اُن کے واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق
جمیلہ ملکیہ سیرتین عادلہ قدسیہ احوال عجیبہ عزیبہ ہی کہ زبان اُن
کے بیان سے قاصر ہی عقل اُن کی کنہ صفات مین عاجز ہی تمام واعظ
اور خطیب ہمیشہ مدت العمر انکے وصف کے بیان مین پیروی
کرتے ہین پر قرار واقعی اُن کی کنہ معارف کو نہین پہنچتے اب بادشاہِ
عادل اِن غریب انسانون کے حق مین کہ حیوانات جنکے غلام ہین کیا
حکم کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ سب حیوانات انسانون کے تابع اور
زیر حکم رہین اور اُن کی فرمانبرداری سے تجاوز نہ کرین حیوانون نے
بھی قبول کیا اور راضی ہو کر سب نے بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی

تمت

تم الکتاب بعون الملک الوہاب بروز شنبہ تاریخ دسوین
شہر رمضان المبارک ۱۲۸۷ہجری المعلی بہ تصحیح تمام
باہتمام متوقع اجر عظیم بندہ درگاہ رب الکریم جناب قاضی ابراہیم
صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری ۱۲ و نور الدین صاحب

فہرست اخوان الصفا

۸۷ ۱۲

تمت بالخیر عمت

عاصی یار محمد بن محمد بخش تمام شد

مَن یَّهدِی اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَن یُّضلِلهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ

رسالہ مسماۃ بہ

نهایة السعادة

ترجمہ

بدایة الهدایة

تصنیف حضرت حجة الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی غلام احمد صاحب منتظم کمیشن قرضہ علاقہ سرکار نظام

در سنہ ۱۳۰۹ ہجری

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

طبع اول ۵۰۰ جلد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ بعد حمد وصلوۃ کے گزارش ہی کہ اندنون رسالہ بدایۃ الہدایۃ تصنیف حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز کے نظر سے گذرا اوسکے مضامین افادت اگین کے لحاظ سے بے اختیار جی چاہا کہ اوسکا ترجمہ بغرض افادہ ونفع عام کے کیا جاے اس رسالہ کے دو حصہ ہین پہلا حصہ عبادات سے متعلق ہی۔ اور دوسرا حصہ اخلاق سے۔ عبادات مین جسقدر مسائل بیان ہوے ہین وہ سب مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے موافق ہین۔ اس لئے بالخصوص شافعیون کیلئے یہہ ترجمہ بہت ہی سودمند ہوگا۔ اور دوسرے ائمہ

سکے پیروی کرنیوالونکے واسطے بھی یہہ رسالہ اسواسطے کارآمد ہے کہ اسمین اکثر وہ ادعیہ مندرج ہین جو خاص جناب رسالت مآب صلعم سے ماثور ہین۔ دوسرا حصہ تو عام مضامین اخلاق سے متعلق ہی جو عموماً مفید ہی اور یہہ حصہ جسقدر دلچسپ ہی اور باوجود اختصار کے کیسے کیسے سود مند ابواب کا اوسمین ذکر ہی اسکا امتیاز ذوق سلیم خود کرسکتا ہی۔ ترجمہ مین نفس مضمون کا زیادہ تر خیال رکھا گیا ہی۔ محض لفظی ترجمہ کا چندان لحاظ نہین کیا گیا۔ اسواسطے کہ لفظی ترجمہ مین اکثر تعقیدات واقع ہوجاتے ہین جو عام طلباء کے لئے مفید نہین ہی۔ اور بعض جگہہ مراقی العبودیۃ (شرح اصل رسالہ) کے مضامین بھی مناسبت مقام کے لحاظ سے کچھ کچھ بڑہا دے گئے ہین فقط

غلام احمد

آغاز کتاب

جو شخص کہ استحصال علم کا حریص اور آرزومند ہو۔ اوسکو پہلے ہی اسبات کا فیصلہ کرلینا چاہئے کہ تحصیل علم سے اوسکا مقصود کیا ہی۔ اگر صرف ابنای جنس مین فخر و مباہات اور امتیاز و خصوصیت کا حاصل کرنا ہی۔ یا جر متاع دنیوی پیش نظر ہی۔ تو اوسکو یقیناً سمجھہ لینا چاہئے کہ وہ خود

آپ اپنے ہلاک نفس اور تخریب دین کے کوشش مین ہی۔ اور یہہ
چاہتا ہی کہ عمدہ متاع دین کو فضول نمود دنیوی کے معاوضہ مین بیچڈالے
پس اس قسم کا معاملہ بے سود ہی۔ اور ایسی تجارت بیفایدہ۔ بلکہ اس قسم
کی تعلیم کا وبال معلمین پر بھی ہے کہ اونکی ایسی تعلیم جو منجر بہ فساد ہوا ونکو
بھی اس خسارت مین شریک حال کر دیتی ہی۔ ایسے معلمین کی مثال اوس
شخص کی سی ہی جو رہزنون کے ہاتہہ ہتیار بیچے۔ چنانچہ جناب سالتمآب
صلعم ارشاد فرماتے ہین مَنْ اَعَانَ عَلٰی مَعْصِیَّۃٍ وَلَوْ بِشَطْرِ کَلِمَۃٍ
کَانَ شَرِیکًا لَہٗ یعنے جو شخص کہ معصیت پر تائید کرے اگرچہ ایک جزء
لفظ کے ساتھ بھی ہو تو وہ اوسکا شریک ہی۔ اور اگر تحصیل علم سے
یہہ نیت ہو کہ جہل نفسانی دور ہو جاے۔ جہال کی تعلیم و تربیت کیجاکے
احیاے دین اور بقاے اسلام مین کوشش کرے۔ جھوٹے نام و
نمود کا خیال نہو۔ الحاصل یہہ خواہش ہو کہ سارا سامان اپنے پروردگار
کے رضامندی کا فراہم کرے تو ایسے نیک نیتی کے نتایج کا کیا کہنا
اوسکی فضایل یہانتک مروی ہین کہ جب ایسا شخص تحصیل علم کیلئے
چلتا ہی تو ملائکہ اوسکے پیر کے نیچے اپنے پرون کو بچھا دیتے ہین۔

اور جب تک وہ اس شغل مین مصروف رہتا ہی دریا کے مچھلیان تک اوسکے
حق مین دعاے مغفرت کرتے رہتے ہین - بہرحال سب سے پہلے اسبات کا
جاننا ضرور ہی کہ ہدایت جو ثمرۂ علم ہی اوسکی ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا اور
ایک ظاہر ہی اور ایک باطن اوسکی انتہا تک پہونچنا بغیر اوسکے ابتدا کے
استحکام کے محال ہی اور اوسکے باطن کا حال معلوم کرنا بدون واقفیت اوسکے
ظاہر کے دشوار ہی - اسلئے ہم یہان ہدایت کے ابتدائی امور کو ذکر کرتے
ہین تاکہ ہر شخص اون کے ساتھ اپنے نفس کی آزمایش اور قلب کا امتحان
کرے - اگر کوئی شخص اپنے دل مین ہدایت کے حاصل کرنیکا سچا میلان
دیکھے - اور نفس مین اسکے حاصل کرنے کی قابلیت پادے تو یہہ سمجھنا چاہئے
کہ اوس مین مدارج نہایات کمالات کے حصول کی بھی صلاحیت موجود ہی
اور وہ علوم اسرار لدنی سے بھی حظ وافر حاصل کرسکیگا اگر برخلاف اسکے
نفس مین تجاہل و تساہل پایا جاوے اور بہ اقتضاے ہدایت عمل کرنے
مین لیت ولعل ہو تو سمجھہ لے کہ نفس امارہ اوسپر اپنا عمل کیا چاہتا ہی اور شیطان
اسبات کے درپے ہی کہ اوسکو اپنا مطیع ومنقاد بنا لے تاکہ اپنے مکر وفریب
سے قعر ہلاک مین جھونک دیوے اور بعوض حصول سعادت کے شرو

فساد مین مبتلا کردے - یہی نہین بلکہ اون لوگون مین شمار ہو جاے جنکے
اعمال بد ترین اعمال ہین - اور جنکی سعی و کوشش دنیا مین ضایع گئی ہی اور
اپنی کج فہمی سے یہہ سمجھے ہوے ہین کہ ہم نیک کام کر رہے ہین - ایسے
لوگون کے بہکانے کیلئے اگرچہ شیطان فضیلت علم اور مراتب علما کو بھی ظاہر
کرتا ہی - اور جو کچھہ فضایل کا ذکر اخبار و احادیث مین آیا ہی اوسکو سناتا ہی
مگر باوجود اسکے اس مضمون حدیث کے سمجھنے سے اونکو غافل رکھتا ہی کہ
مَنِ ازْدَادَ عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ هُدًى لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللهِ اِلَّا بُعْدًا
یعنے گو کسی نے بہت کچھہ علم بھی حاصل کیا ہو لیکن اوسپر ہدایت کا پرتو نہ پڑا
ہو تو اللہ سے سواے دوری کے اور کوئی چیز حاصل نہین ہی - اور نیز
وہ شخص اس مضمون سے نابلد ہی کہ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللهُ بِعِلْمِهٖ سخت تر عذاب قیامت کے دن اوس عالم
پر ہو گا کہ جسکو علم سے فائدہ نہ پہنچے اور وہ جناب رسالت مآب صلعم کے
اس دعا[٥] سے عبرت انگیز سے بھی ناواقف ہی جو آپ اکثر بارگاہ قدس مین
کیا کرتے تھے کہ ای پروردگار پناہ چاہتا ہون مین ایسے علم سے جو نفع بخش نہو

[٥] اصل دعا یہہ ہے - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

اور اوس دل سے کہ جسمین تیرا ڈر نہو۔ اور ایسے عمل سے کہ جو مدارج عالی پر نہ پہنچائے۔ اور اوس دعا سے جو مقبول نہو۔ اور نیز فرماتے ہین کہ مین نے معراج کی شب ایک ایسی جماعت دیکھی کہ جنکے ہونٹ مقراض نار جہنم سے کٹے ہوئے تھے مین نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو تو اونہون نے کہا کہ ہم وہ لوگ ہین جو دوسرون کو نیکی کی ہدایت کرتے رہے مگر خود اوس سے غافل تھے۔ اور دونکو شر سے پرہیز کرنیکا حکم کرتے تھے حالانکہ ہم خود اوس مین مبتلا تھے۔ جبکہ علما کی بوجہہ ترک عمل ایسی دردانگیز حالت ہی تو جہلا کا خدا ہی حافظ ہی۔ پس انسانکو مواخذہ الٰہی سے بچنے کے لئے جو کچھ حفاظت کرنی ہی وہ ظاہر ہی۔ یہانتک تو حصول علم کی ضرورت کا ذکر تھا۔ اب مقاصد علم کا حال سُنئے کہ بعض تو صرف حصول رضاے الٰہی اور مراتب اخروی کے لحاظ سے تحصیل علم کرتے ہین جنکا شمار زمرۂ فائزین مین ہے اور بعضون کو دنیوی وجاہت و جاہ کا خیال حصول علم کے طرف مائل کرتا ہی تاکہ وہ اپنی زندگی کو عمدہ حالت مین بسر کرین جب ایسی نیت ہوجاتی ہی تو ایک قسم کی رکاکت اور خست مقصود سے متعلق ہوجاتی ہی جس سے ایسے گروہ کی حالت خطرناک ہوجاتی ہی۔ کیونکہ اگر قبل توبہ کے اجل نے

تعجیل کی تو سوء خاتمہ کا خوف ہی اور ان لوگون کے لئے یہہ بات بھی مشیت
ایزدی سے متعلق ہی کہ فایز بہ توبہ ہون - اور اعمال نیک کے اختیار
کرنے سے تلافی مافات ہوجائے اور بمصداق اَلتَّایِبُ مِنَ الذَّنْبِ
کَمَنْ لَاذَنْبَ لَہٗ وہ بھی فایزین مین محسوب ہوجائین - تیسرے درجہ
مین وہ لوگ ہین کہ جنہون نے ظاہر و باطن مین بالکل اغراض نفسانی کی پابندی
کی ہی اور علم کو محض ذریعہ حصول وجاہت اور تفاخر دینوی کا خیال کیا ہی
اور باوجود اسکے جو علماء کی ہئیت اور لباس اور گفتگو مین اونکے رسوم
اختیار کئے ہوے ہین تو یہہ سمجھتے ہین کہ بارگاہ اقدس مین بھی مرتبت
حاصل ہی - درحقیقت یہہ لوگ ہالکین سے ہین اس لئے کہ اونکا یہہ خیال
ایسا ہی کہ ہم فائزین سے ہین اونکو توبہ کرنے سے بھی محروم رکھتا ہی
اور وہ اس آیہ کریمہ سے بھی غافل ہین کہ یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَالَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو ایسے باتین کیون کرتے ہو کہ جسپر
تمہارا عمل نہین ہی اور انہین لوگون کے مناسب حال جناب رسالتمآب صلعم
ارشاد فرماتے ہین اَنَا مِنْ غَیْرِ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ فَقِیْلَ وَمَاھُوَ
یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عُلَمَآءُ السُّوْءِ یعنے مجھے دجال کے سوا بھی

اور لوگون سے تمکو مضرت پہنچنے کا زیادہ تر خوف ہی تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ دجال کے سوا اور کس سے مضرت کا
اندیشہ ہی تو آپ نے فرمایا کہ عالمان بے عمل سے یعنے وہ جو صرف
براے نام عالم کہلاتے ہین جنکا علم زبان ہی پر ہی اور دل نور علم
سے منور نہین ہی یہہ بھی منافقین مین سے ہین جنہون نے علم کو
محض حرفہ کے طور پر حاصل کیا ہی اونکی غرض فقط دنیا حاصل کرنا ہی
کیونکہ دجال کا کام تو صرف گمراہ کرنا ہی اور یہہ علما گو زبان سے دنیا
کے برائیان سنا کر لوگون کے دل کو اوس سے پہراتے ہین مگر
زبان حال و اعمال سے اوسمین پہنسنے کی ترغیب دلاتے ہین۔
اور یہہ ظاہر ہی کہ بہ نسبت اقوال کے افعال کو طبعیت مین زیادہ تر
اثر ہی۔ خاص کر جہال کو امور دنیا کے جانب جو میلان ہو جاتا ہی
وہ ایسے ہی علما کے جرارت دلانے سے ہی۔ پس باوجود اسکے
کہ انکا علم باعث گمراہی عوام الناس ہی کبھی تو یہہ حصول جنت کی تمنا
مین مبتلا ہین۔ اور کبھی جمع مال کی آرزو انکی دامنگیر ہی۔ اور کبھی
بلحاظ علمیت اس خبط مین بھی مبتلا ہین کہ ہم اکثر بندگان خدا سے

مشخص و ممتاز ہین۔ لہذا انسان کو چاہئے کہ حتی الامکان فریق ثانی (مخاطرین) سے پرحذر رہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ توبہ کرنے مین جلدی نہین کرتے اور تعجیل اجل کیوجہ سے اپنی عاقبت بگاڑ لیتے ہین اور فریق ثالث (ہالکین) مین ہو جانے سے توبہت ہی احتراز کرنا لازم ہی کیونکہ اس سے سواے ہلاکت کے مطلقاً نجات کی توقع ہی نہین ہی۔ بہرحال اب ہم اصل مقصود کے طرف رجوع کرتے ہین یعنے بیان کرتے ہین کہ بدایت ہدایت کیا ہی تاکہ ہر شخص اوسکو سمجھے اور اوسکا تجربہ کرے۔ بدایت ہدایۃ ظاہری تقوی ہی اور نہایت ہدایۃ باطنی تقوی۔ بہرحال سرمایۂ نجات انسان تقوی ہی۔ اور جو لوگ صفت تقوی سے متصف ہین وہی فایزین سے ہین۔ تقوی امتثال اوامر الٰہی اور اجتناب مناہی کو کہتے ہین پس امتثال و اجتناب کو ظاہری تقوی سے جہانتک تعلق ہی یعنے اداب طاعات اور اداب ترک معاصی اسکا ذکر بطور اختصار کے کیا جاتا ہی اور اسکے ساتھ ہی اداب صحبت کا ذکر بھی مناسب ہی تاکہ یہہ کتاب جملہ مطالب ضروری کی جامع ہو جاوے۔

قسم اوّل آداب طاعات

اوامر الٰہی کے دو قسم ہین فرایض اور نوافل فرایض بمنزلہ راس المال
اور اصل تجارۃ کے ہی اور اسیکے ذریعہ سے انسان مہلکات سے
نجات پاسکتا ہی اور نفل قایم مقام نفع کے ہی اور وہی مدارج اعلی
پر پہونچنے کا ذریعہ ہی چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی قَالَ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ الْمُتَقَرِّبُوْنَ بِمِثْلِ
اَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْھِمْ وَلَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی
اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ
یُبْصِرُ بِہٖ وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَنْطِقُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَ
رِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا حضرت رسالت مآب فرماتے ہین کہ جناب باری
عظم شانہٗ سے یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ مقربین بارگاہ قدس نے میرا
تقرب اون احکام کے ادا کرنے سے نہین حاصل کیا ہی جو اونپر فرض
کردئے گئے ہین بلکہ ہمیشہ بندہ کا تقرب اداے نوافل سے زیادہ ہوتا ہی
یہانتک کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون اور جب مین اوسکو دوست رکہتا ہون تو مین خود اوسکے کان
ہوجاتا ہون کہ جسکے ذریعہ سے وہ سنتا ہی اور اوسکے آنکہہ ہوجاتا ہون

جسکے ذریعہ سے وہ دیکھتا ہی۔ اوسکی زبان بنجاتا ہون جس سے وہ گفتگو کرتا ہی اوسکا ہاتہہ ہو جاتا ہون جس سے وہ کسی چیز کو پکڑتا ہی اور اوس کے پیر بنجاتا ہون جس کے وسیلہ سے وہ چلتا پہرتا ہی اس درجۂ تقرب کے حاصل کرنے کیلئے یہہ بھی شرط ہی کہ قلب وجوارح سے اوامر الٰہی کے حفظان کی پابندی ازصبح تا شام رہے کیونکہ خداوند عالم ظاہر و باطن کے حالات سے واقف ہی تمامی خطرات اور حرکات وسکنات پر اوسکا علم محیط ہی حالات خلوت وجلوت سب اوسپر کہلے ہوے ہین ہر ذرہ کے سکون وحرکت پر وہ مطلع ہی خیانت چشم اور مخفیات صدور کو وہ جانتا ہی کوئی بھید اوسپر پوشیدہ نہین ہی لہذا چاہیئے کہ اجتناب معاصی اور حصول آداب طاعات مین کوشش لگی رہے جو ذریعہ حصول تقرب بارگاہ ایزدی کا ہی لیکن اسبات کا حاصل کرنا بغیر تقسیم اوقات اور دوام ورد وظایف کے محال ہی یعنے وقت بیداری سے وقت استراحت تک اوامر الٰہی کا پابند رہنا لازمی ہی۔

آداب استیقاظ یعنی بیداری

سے علی الصباح سوسنے سے اوٹہنے کی عادت کرنی چاہیئے اور پہلی جو

چیز دل مین خطور کرے یا زبان سے نکلے وہ اپنے پروردگار کا ذکر ہو اس لئے یہہ دعا پڑہا کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعَظَمَةُ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰی كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ اَنْ تَبْعَثَنَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی كُلِّ خَیْرٍ وَنَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَجْتَرِحَ فِیْهِ سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ اَوْ یَجُرَّهٗ اَحَدٌ اِلَیْنَا نَسْأَلُكَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا فِیْهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا فِیْهِ لباس پہنے کے وقت بھی خدا کے احکام کا یعنے ستر عورت کا خیال رہے کیونکہ جو لباس لوگون کے دکہلانیکے غرض سے پہنا جاتا ہی وہ خسرانکا باعث ہی

آداب دخول بیت الخلا

بیت الخلا مین داخل ہونے کے وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور

واپسی کے وقت سیدھا پاؤن۔ برہنہ سر ننگے پاؤن بیت الخلا مین
نجانا چاہیے اور ساتھہ کوئی ایسی چیز نہونی چاہیے کہ جسپر خدا یا
اوسکے رسول کا نام لکھا ہوا ہو بیت الخلا مین جانیکے وقت یہہ دعا
پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ اور واپس نکلنے کے وقت پڑہے غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَبْقٰی فِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ قضاے حاجت
کے وقت کلوخ موجود رکھے قضاے حاجت کے جگھہ پانی سے
استنجا نکرے اور پیشاب کے بعد کھنکارے اور تین دفعہ عضو تناسل
کو سونت دے اور اوسکے نیچے بایان ہاتہہ پہیرے کہ جس سے
قطرات باقیماندہ خارج ہو جائین اگر جنگل مین قضاے حاجت
کی ضرورت ہو تو ایسی جگھہ اختیار کرے کہ لوگون کی آمد و رفت
نہو اور اگر ایسا ممکن نہو تو کسی چیز کی آڑ کرے قضاے حاجت کو
بیٹھنے سے پہلے برہنہ نہو چاند اور سورج کے محاذی نہ بیٹھے قبلہ
کے جانب رو و پشت نکرے مجمع سے پرہیز کرے آب غیر جاری
مین پیشاب نکرے ثمردار درختون کے نیچے نہ بیٹھے پتھر اور سخت

زمین اور ہوا کے رخ پر پیشاب نکرے کہ چھینٹین نہ اوڑین اسیکے متعلق یہہ حدیث وارد ہی کہ اِنَّ عَامَّۃَ عَذَابُ الْقَبْرِ مِنْہُ اور جب قضاے حاجت کے لئے بیٹھے تو بائین پیر کے جانب ذرا جھکا رہے کھڑے ہوکر پیشاب نکرے مگر بضرورت استنجا پہلے کلوخ سے اور پھر پانی سے افضل ہے اگر اقتصار مقصود ہو تو صرف پانی پر کفایت کرے۔ اگر کلوخ پر اقتصار مقصود ہو تو تین پتہر پاک ہون بول اور نجاست کو اس ترکیب سے پاک کرے کہ نجاست منتقل نہو قضیب کو بڑے پتہر پر تین مختلف جگہہ چھوانے سے بھی طہارت حاصل ہوتی ہی اگر تین پتہر کافی نہو تو پانچ سات یا طاق عدد جو کچھ ہو لے سکتے ہین کیونکہ عدد طاق مستحب ہی استنجا بائین ہاتہہ سے کرین اور بعد طہارت کے اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَحَصِّنْ فَرْجِیْ مِنَ الْفَوَاحِشِ بعد طہارت کے ہاتہہ کو زمین یا دیوار پر رگڑ کر پانی سے دہو ڈالنا چاہیے

اداب وضو

قبل از وضو مسواک کرین کہ منہہ پاک ہوتا ہی یہہ فعل پسندیدہ خدا ہی شیطان

اوس سے بھاگ جاتا ہی ایک وقت مسواک کے ساتھ نماز ادا کرنا
بلا مسواک کے ستر نماز سے افضل ہی چنانچہ ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَشُقَّ عَلٰی
اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ جناب رسالت مآب فرماتے ہین
کہ اگر دشوار نہوتا میری امت پر تو حکم کرتا مین کہ ہر نماز کیلئے مسواک کرین
وَعَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُکْتَبَ
عَلَیَّ اور نیز ارشاد ہوتا ہی کہ مجھے خداوند عالم کا حکم خاص کر مسواک کے بارہ
مین اس تاکید کے ساتھ ہوا ہی کہ مجھکو خوف تھا کہ کہین فرض نہ ہو جائے
وضو کے وقت قبلہ کے طرف متوجہ ہو کر بلند جگہ بیٹھے تاکہ چھینٹین نہ اوڑین
ہاتھ دہونیکے قبل اس دعا کو پڑہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ
وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پہر ہاتہہ تین مرتبہ دہووے اور کہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْھَلَکَۃِ
رفع حدث یا استباحت صلوۃ کی نیت کرے مگر نیت منہ دہونے کے
قبل کرنی چاہئے پہر تین مرتبہ مضمضہ کرے پانی راس حلقوم تک پہنچایا جاوے
بشرطیکہ روزہ دار نہو کیونکہ روزہ کی حالت مین اسقدر مبالغہ سے قطار

کا خوف ہی اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ

لَكَ وَثَبِّتْنِیْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اور پہر تین مرتبہ

ناک مین پانی لیوے اور جو کچھ رطوبت ناک مین ہو اوسکو پاک کرے اور جب

ناک مین پانی لیوے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اور جب بینی پاک کرے تو اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَسُوْءِ الدَّارِ پہر اسطرح منہہ کو پیشانی

سے ٹہوڑی تک طول مین اور عرض مین ایک کان سے دوسری کان تک

دہونا چاہیے تاکہ جہان کہین چہرہ پر بال ہون جیسے ابرو وغیرہ خوب تر

ہوجائین۔ اور عورات کو پیشانی کی ابتدا مانگ کے قریب سے خیال کرنا چاہیے

اگر ریش کم ہو تو بالون کے تہ مین پانی پہونچانا واجب ہی گنجان ہو تو

انگلیون سے خلال کیا جاوے منہہ دہونے کے وقت یہہ دعا پڑہے

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ بِنُوْرِكَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ

وَجْهِیْ بِظُلُمَاتِكَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَعْدَائِكَ پہر دونون ہاتہہ بعادت

معروف کہنی تک دہو دین بہ ترتیب یعنی پہلے دہنا اور پہر بایان اور

دہنا ہاتہہ دہونے کیوقت یہہ دعا پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ

وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيْرًا بایان ہاتہہ دہونے کے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ اَنْ تُعْطِيَنِي كِتَابِي بِشِمَالِي يا شمالی کے جگہہ
وَرَاءِ ظَهْرِي پڑہے پہر مسح سر بالاستیعاب بطریق معلوم کرے اور اوسوقت
یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَاَظِلَّنِي
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِي وَبَشَرِي
عَلَى النَّارِ پہر تازہ پانی لیکر کانون کا مسح کرے باینطور کہ اندر اور باہر
سب تر ہوجاوے اور انگشت ہای شہادت سے کانون کے اندر مسح کرے
بیرونی جہت کا مسح سر انگشت سے کیا جاوے اور اسوقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ وَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ اَللّٰهُمَّ
اَسْمِعْنِي مُنَادِيَ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ پہر گردن کا مسح بطریق
معمول کیا جاوے اور اوسوقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ پہر دونون پانون ٹخنون تک دہووے
اور انگلیون کا خلال باینطور کرے کہ پہلے بائین ہاتہہ کے چہوٹی انگلی سے
سیدہے پانون کے انگلیون مین خلال کرے مگر ابتدا سیدہے پانون
کے چہوٹی انگلی سے کیجاوے اور پہر علی الترتیب خلال کرتے ہوے

بائین پانون کے خنصر پر ختم کرے۔ انگشت خلال کو نیچے کے طرف سے انگلیون کے بیچ مین پہونچاوے سیدھا پانون دہوتے کے وقت یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ مَعَ اَقْدَامِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ بایان پانون دہوتے وقت یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ فِی النَّارِ يَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ پانون کے دہونے مین احتیاط یہہ ہی کہ نصف ساق تک ہو۔ بہرحال ہر ہر عضو پر تین تین مرتبہ پانی پہنچایا جاوے۔ اور جب وضو سے فراغت ہو تو آسمان کیطرف متوجہ ہو کر یہہ دعا پڑہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ وضو مین ان دعاؤن کے پڑہنے سے کل خطیات

متعلقہ اعضا معاف ہوجاتے ہین وضو پر مہر ہو جاتی ہی۔ اور عرش کے
نیچے جگہہ دیجاتی ہی کہ ہمیشہ وہ تسبیح و تقدیس مین مصروف رہے ایسے
وضو کا ثواب قیامت تک لکھا جاتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جو شخص
وضو کیوقت ادعیہ مذکورہ پڑہے اوسکا تمام جسم پاک ہوجاتا ہے ورنہ
صرف اوسیقدر پاک ہوگا جہان پانی پہونچا ہو۔ **فرائضِ وضو یہہ ہین**
منہہ اور ہاتون کو کہنیون تک دہونا۔ مسح سر کرنا۔ پانون ٹخنون تک دہونا
نیت۔ ترتیب۔ وضو مین سات چیزون سے احتراز چاہئے (۱) ہاتہون
کو نہ جھٹکائین کہ پانی دور ہوجاوے۔ (۲) منہہ دہونے اور مسح سر
کیلئے تھوڑا تھوڑا پانی لیکر نہ کبھیلتے رہین۔ بلکہ ایک بار دونون ہاتھ
سے پانی لیکر منہ بھی دہوے اور مسح بھی کرے (۳) وضو کے
وقت گفتگو نہ کرے (۴) کسی عضو کو تین مرتبہ سے زیادہ
نہ دہویا جاوے (۵) حاجت سے زاید پانی صرف نکرے۔ اکثر بوجہ
وسواس ایسا کیا جاتا ہی مگر اوس سے احتراز لازم ہی کہ اہل وسواس کا
شیطان مضحکہ کرتا ہی۔ اور اس مضحکہ کنندہ شیطان کا نام ولہان ہی [*]

[*] ابلیس کے نو لڑکے ہین ہر ایک کا نام اور عمل حسب ذیل ہی (صفحہ ۲۱ دیکھو)

(۶) جو پانی کہ تابش آفتاب سے گرم ہوا وس سے وضو نہ کرے (۷) کانسے کے ظرف سے بھی وضو نکرے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) ۱ **خنزب** وسوسہ انداز نماز

۲ **ولھان** مخل طہارۃ

۳ **زلنبور** زا مضموم صاد اور لام مشددہ سے۔ بیع و شرا میں بُرائی پیدا کرنے والا جیسے باعین کا جہوٹی قسم کہانا کیل و میزان کا تفرقہ وغیرہ ان سب ابواب کا یہی محرک ہے۔

۴ **اعور** ترغیب دہندۂ زنا۔

۵ **وسنان** بواو مفتوحہ و سین مہملہ ساکنہ۔ نیند کا غلبہ اور نماز میں سستی اوسکی ترغیب سے ہے۔

۶ **شرنفوفیہ** درشت مصیبتون اور لڑائیون مین مبتلا کرنے والا شیطان۔

۷ **داسم** بدال و سین مہملتین۔ زن و شوہر مین جھگڑا ڈالنے والا۔

۸ **مطو** میم مفتوحہ اور طا مہملہ سے۔ محرک کذب۔

۹ **ابیض** یہ انبیا اور اولیا کے خدمت مین رہتا ہے۔ انبیا اس سے محفوظ ہین اولیا اس سے بچنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہین۔ اگر اللہ نے بچایا تو خیر و گرنہ وہ بھی آفت مین مبتلا ہو جاتے ہین۔

آداب غسل

اگر احتلام وجماع سے آدمی مجنب ہو تو غسل کرے آدابِ غسل یہہ ہین۔
پہلے دونون ہاتہہ کو تین بار دہو ڈالے۔ نجاست بدن سے دور کرے اور
وضو کرے مگر پاون نہانے کے بعد دہوے۔ اسوجہہ سے کہ (پاون دہو کر
پہر اوسکا زمین پر رکہنا) پانی کا ضایع کرنا ہی۔ جب وضو سے فراغت ہو سر پر
تین بار پانی ڈالے اور رفع حدث خباثت کی نیت۔ کیا ہوا ہو پہر سیدہے
مونڈہے پر تین بار۔ اور بائین مونڈہے پر بہی تین بار۔ اور بدن آگے اور
پیچہے سے تین تین بار ملے۔ اور سر اور داڑہی کے بالون مین خلال کرے
اور بدن کے سلوٹون مین اور بالون کی جڑون مین عام اس سے کہ وہ
گہنے ہون یا تہوڑے پانی پہونچاوے۔ وضو کے بعد اپنے ذکر کو چہینے
سے احتراز کرے کیونکہ اس سے وضو کا اعادہ لازم ہوتا ہی۔ فرایض غسل
یہہ ہین نیت۔ ازالۂ نجاست۔ کامل جسم کا ترکرنا۔

آداب تیمم

اگر پانی دہونڈنے سے بہی میسر نہ آوے یا بیماری یا درندہ جانور یا چسن کا
ڈر ہو یا پانی اسقدر ہو کہ صرف تشنگی کے لئے کافی ہو (تشنگی خود کو یا کسی رفیق کو)

یا پانی بہ قیمت معمولی نہ ملے یا ایسا زخم ہو کہ پانی کے استعمال سے فساد عضو
کا خوف ہو۔ تو ان سب صورتون مین اوسوقت تیمم جایز ہے۔ جسوقت کہ فرض
نماز کا وقت آئے۔ تیمم کیلئے چاہئے کہ ایسی زمین دیکھے جسپر پاک اور خالص
و نرم مٹی ہو اور اوسپر اپنے دونو ہاتھون کے انگلیان جوڑ کر ہتھڑ مارے
اور فرض نماز مباح ہونے کی نیت کرلے۔ اور اونکو اپنے تمام چہرہ پر
پھراوے۔ غبار کو بالون کے نیچے پہونچانے مین خواہ وہ تھوڑے
ہون یا بہت دقت نہ اوٹھاوے۔ پھر انگلی مین اگر انگوٹھی ہو تو نکالدے
اور انگلیان کھلی رکھکر دوسری ضرب مارے اور ہاتھونکا مسح کہنی تک
کرے اگر ایک ضرب کافی نہو تو دوسری ضرب مارے تاکہ کامل مسح ہوجاوے
پھر ایک ہتیلی کو دوسری ہتیلی سے ملے اور انگلیون کے درمیان خلال کرے
ایک تیمم سے ایکوقت کی فرض نماز اور نوافل جتنے چاہین پڑھ سکتے ہین
دوسری فرض نماز کے لئے جدید تیمم چاہئے۔

آداب روانگی مسجد

جب طہارت سے فارغ ہو چکے اگر صبح ہو گئی ہو تو صبح کے دو رکعت نماز
سنت مکان مین پڑھ لے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

حتی اعلم انه لن یصیبنی الا ما کتبته علی ورضنی
بما قسمته لی اللهم انی اسألك ایمانا صادقا ویقینا
لیس بعده کفر واسألك رحمة انال بها شرف کرامتك
فی الدنیا والآخرة - اللهم انی اسألك الفوز
عند اللقاء والصبر عند القضاء ومنازل الشهداء
وعیش السعداء والنصر علی الاعداء ومرافقة
الانبیاء اللهم انی انزل بك حاجتی وان ضعف
رأیی وقصر عملی وافتقرت الی رحمتك فاسألك
یا قاضی الامور ویا شافی الصدور کما تجیر بین
البحور ان تجیرنی من عذاب السعیر ومن فتنة
القبور ومن دعوة الثبور - اللهم ما قصر عنه
رأیی وضعف عنه عملی ولم تبلغه نیتی وامنیتی
من خیر وعدته احدا من عبادك او خیر انت
معطیه احدا من خلقك فانی ارغب الیك فیه
واسألك ایاه یا رب العالمین اللهم اجعلنا هادین

۲۶

مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ
سِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ النَّاسَ وَنُعَادِيْ
بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ
وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ
وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ الرَّاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ
وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْأَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ
وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ لَكَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ
وَدُوْدٌ اَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ
بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ
بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ
وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِيْ
اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا
فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ

وَنُوراً فِی بَشَرِی وَنُوراً فِی لَحْمِی وَنُوراً فِی دَمِی وَنُوراً فِی عِظَامِی
وَنُوراً مِن بَینِ یَدَیَّ وَنُوراً مِنْ خَلْفِی وَنُوراً عَنْ شِمَالِی وَنُوراً
مِنْ فَوقِی وَنُوراً مِنْ تَحْتِی اَللّٰهُمَّ زِدْنِی نُوراً وَاَعْطِنِی نُوراً
وَاجْعَلْ لِی نُوراً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ اس کے بعد فرض
نماز کے پڑھنے تک ذکر اور تسبیح اور قرات مین مشغول رہے اس اثنا
مین جب موذن اذان شروع کرے تو اوسکا جواب دے یعنے
اگر وہ اَللّٰهُ اَکْبَر کہے تو آپ بھی اللہ اکبر کہے اسی طرح ہر ایک کلمہ
مگر حیعلتین مین یعنے جب وہ کہے حیّ علی الصلوۃ وحی علی الفلاح تو
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہے اور بجواب اَلصَّلوٰۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے کہے صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ
الشَّاهِدِیْنَ کہے قامت مین بھی اسیطرح کہنا چاہیے مگر قد قامت
الصلوۃ کے جواب مین اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ
وَالْاَرْضُ کہے اور جب جوابات موذن سے فراغت ہو تو یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِنْدَ حُضُوْرِ صَلَوَاتِکَ وَاَصْوَاتِ
دُعَائِکَ وَاِدْبَارِ لَیْلِکَ وَاِقْبَالِ نَهَارِکَ اَنْ تُؤْتِیَ مُحَمَّدَنِ

نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ ۔ اگر حالت نمازمین اذان کی آواز آوے تو پہلے نماز
تمام کرے اور پہر اداے جواب کے طرف مشغول ہو۔ اگر نماز باجماعت
ہو تو بہ مجرد تکبیر تحریمہ امام کے مشغول باقتدا ہو اور بعد اتمام نماز کے یہہ دعا
پڑہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا
رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ
الْحَسَنِ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ بعد اسکے دعای جامع الکلم یعنے
وہ دعا پڑہے جو جناب رسالت مآب صلعم نے حضرت عایشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی جو یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا يُقَرِّبُ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَنِيَّةٍ وَاعْتِقَادٍ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَمَا قَضَيْتَ عَلَيَّ مِنْ اَمْرٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا۔ اس کے بعد وہ دعا پڑھے جس کے پڑھنے کی وصیت جناب رسالت مآب صلعم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کی تھی یعنی۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَسْتَجِيْرُ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ وَلَا اِلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ الصَّالِحِيْنَ پھر دعاے عیسے نبینا علیہ الصلوۃ والسلام پڑھے یعنے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ

الاَمرُ بِیَدِكَ لَا بِیَدِ غَیرِكَ وَاَصبَحتُ مُرتَهِنًا بِعَمَلِی فَلَا فَقِیرَ اَفقَرُ مِنِّی اِلَیكَ وَلَا غَنِیَّ اَغنیٰ مِنكَ عَنِّی اَللّٰهُمَّ لَا تُشمِت بِی عَدُوِّی وَلَا تَسُؤ بِی صَدِیقِی وَلَا تَجعَل مُصِیبَتِی فِی دِینِی وَلَا تَجعَلِ الدُّنیَا اَکبَرَ هَمِّی وَلَا مَبلَغَ عِلمِی وَلَا تُسَلِّط عَلَیَّ بِذَنبِی مَن لَا یَرحَمُنِی ۔ اس کے بعد دعوات مشہورہ سے جو میسر ہو پڑہے بہرحال نماز صبح پڑہنے کے بعد طلوع آفتاب تک اوقات چار کامون کے لئے منقسم ہون اس ترتیب سے۔ وظیفہ[1] دعوات۔ وظیفہ[2] اذکار و تسبیحات۔ وظیفہ[3] قرات قرآن وظیفہ[4] تفکر۔ وظیفہ تفکر مین جن باتون کا خیال ضرور ہے وہ یہ ہین۔ ذنوب[1]۔ خطئیات[2]۔ قصور[3] عبادت۔ خوف[4] عذاب تضیع[5] اوقات۔ تدارک مافات۔ تاکہ کوی برائی سرزد نہو۔ طاعات ممکنہ کے اداکرنے کا خیال رہے۔ اور اوس مین بہی افضلیت کا لحاظ ہو۔ اور نیز قرب اجل اور امیدون کو کاٹنے والی موت کو نہ بہولے۔ یہہ بہی پیش نظر رہے کہ قریب ترسب اختیارات سلب ہوجائینگے۔ طاعات

کچھ حاصل نہوگا۔ اذکار و تسبیحات مین ادعیہ مابعد کا ورد چاہیے

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

(۴) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

(۵) سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

(۷) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

۱۰ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ہر ایک دعا کو سو مرتبہ یا ستر یا اقل مرتبہ دس بار پڑہے قبل طلوع آفتاب کے سکوت اولی ہے۔ حدیث شریف مین ہے کہ ان اذکار کا ورد آٹھ بردے (اولاد اسمعیل علیہ السلام سے) آزاد کرنے سے افضل ہی۔

ذکر ادن آداب کا جو طلوع آفتاب سے زوال تک لازمی ہین

بعد طلوع کے جبکہ آفتاب بقدر یک نیزہ کے بلند ہو تو دو رکعت نماز پڑہین۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ کراہت کا وقت زایل ہو جاوے۔ کیونکہ فرض نماز صبح کے متصل کسی اور قسم کی نماز پڑہنا مکروہ ہی۔ جب آفتاب بلند ہو اور چوتہائی دن نکل آوے تو نماز ضحی پڑہے۔ چار یا چھ۔ یا آٹھ رکعت مگر دوگانہ دوگانہ ادا کرے۔ بہرکیف چونکہ نماز عمل نیک ہی اسمین کمی و زیادتی اپنی اپنی ہمت اور مرضی پر موقوف ہی۔ طلوع آفتاب سے زوال تک سواے نماز مذکورہ کے اور کوی نماز نہین ہے ان سب عبادتون کے بعد جو وقت بچ رہے اوسکی تقسیم حسب تفصیل ذیل چاہے

طرح ہونی چاہئے۔

یا تو وہ وقت طلب علم دین مین صرف ہو کہ بیکار وقت کا ضایع کرنا محض فضول ہے۔ علم دین وہی ہے کہ جس سے خدا کا خوف زاید ہو۔ اور عیوب ذاتی پر اطلاع ہو۔ خداوند عالم کی عبادت کی خواہش پیدا ہو۔ دنیا کی رغبت گھٹے آخرت کا لگاؤ بڑہے۔ کردار بد سے ڈرتا رہے۔ مکر و کید شیطان سے خایف ہو کیونکہ اسکا مکر ان علما کو خدا کے غضب مین مبتلا کر دیا ہے کہ جنکا ظاہر و باطن یکسان نہین ہی۔ اور جو محض گندم نما اور جو فروش ہین یعنے وہ جو دنیا کے مقابلہ مین دین کی کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے بلکہ علم کو ایک عمدہ ذریعہ حصول اموال سلاطین اور اوقاف یتامیٰ و مساکین کا خیال کرتے ہین اور اپنے تمام اوقات عزیز کو طلب جاہ و مباہات دنیوی یا فضول مجادلہ اور مناقشہ مین صرف کر دیتے ہین جو وقت کہ تعلیم سے بچ رہے وہ کتب فقہ کے مطالعہ مین صرف کرنے چاہئے کیونکہ اس سے عبادات اور خصومات خلق کے جانچ کا ایک عمدہ ذریعہ حاصل ہو سکتا ہی۔ اور ایسے عجیب و غریب مسائل معلوم ہوتے ہین کہ جو انسانی معاشرت کے لئے بہت ہی کارآمد ہین یہی علم حق و باطل کے

امتیاز کا معیار ہے اور انصاف کا ترازو مگر اس علم کا حصول بھی بعد فراغ اون علوم کے ہی جو منجملہ فرض کفایہ ہین جیسے علم طب وغیرہ ۔

فائدہ اوراد و اذکار مذکورۂ بالا کے توغل مین اگر کسیقدر طبیعت پر بوجہ معلوم ہو اور رغبت کم پای جاے تو سمجہہ لو کہ شیطان کا دخل دل مین ہوگیا۔ اور ہلاکت کا وقت آگیا پس اوس سے ضرور بچو کیونکہ شیطان جب ایسی غفلت مین انسان کو مبتلا دیکہتا ہے تو پہر خود ہی اوس کے حال پر ہنسا کرتا ہے ۔ برخلاف اسکے اگر تحصیل علوم نافعہ مین دلچسپی ہو کسل و کہالت عاید حال نہو نیت بھی محض خیر ہو یعنے یہ کہ اعمال و اقوال سے احیاے احکام دین کی کوشش کیجائیگی تو یہہ ہر قسم کے نوافل عبادات سے افضل ہے اگر نیت مین فتور ہو اور تحصیل علم حصول غرور کا ذریعہ ہو جاوے جیساکہ اکثر جہال مین یہہ صفت پائی جاتی ہے تو ایسا علم باعث مزلت اقدام ہے ۔

۲ اگر تحصیل علم نافع کی قدرت نہو اور ذکر و تسبیح و قرأت قرآن اور نماز مین مشغول ہو تو یہ درجہ بھی عابدین کا اور سیرت صالحین کی ہی کہ اس سے بھی نجات پا سکتا ہے ۔

۳ اگر اس سے بھی فرصت ہو تو اون ابواب کے طرف متوجہ ہونی چاہیئے کہ جس سے عامہ مومنین کو فائدہ اور مسرت پہونچے اور اعمال صالحین مین تائید ہو۔ جیسے فقہا اور صوفیاے کرام کے خدمت۔ بیمار پرسی۔ تیمار داری۔ مسکینون کا کہلانا۔ مشایعت جنازہ کہ ایسے کام اداے نوافل سے افضل ہین۔

۴ اگر اشتغال امور متذکرہ بالا کی توفیق نہو تو اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے حصول کی ہی کوشش کرے کہ وہ بھی عبادت ہے اور تا بہ امکان مسلمانون کو کسی قسم کی تکلیف ندی جاے کہ یہ اصحاب یمین کا درجہ ہے اور اقل مدارج دین سے ہی۔ اب اون ابواب کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے کہ جس سے احتراز واجب ہی کہ وہ شیطان کے مرغوب الیہ ہین العیاذ باللہ۔ ایسے افعال کا ارتکاب کہ جس سے دین کی بربادی ہو۔ مخلوق کو ایذا پہونچانا کہ یہ ہالکین کی صفت ہے اور بد ترین اعمال سے ہی۔ بہرکیف بلحاظ مدارج امور دینی کے انسان کی حالت تین قسم پر ہے۔

۱ سالم وہ جو صرف اداے فرایض اور ترک معاصی پر اکتفا کرے

۲ رابح - کہ جو اداے نوافل پر بھی قادر ہو-

۳ خاسر - وہ جو اداے امور متذکرہ بالا سے مقصر ہو-

پس انسان کو چاہیئے کہ حتی الامکان رابح ہونیکی کوشش کرے - بالغرض اگر اوس درجہ پر نہ پہونچے تو سالم تو ہو- لیکن معاذ اللہ خاسر نہو جائے-

اور نیز بمقابلہ سایر عباد کے انسان کی حالت تین قسم پر ہی-

۱ بندگانِ خدا کے حصول اغراض مین بدل ساعی ہو- اور اون کے اسباب مسرت کے مہیا کر دینے مین کوتاہی نکرے - یہہ درجہ ملایکہ کرام البررہ کا ہی-

۲ اقل درجہ اسقدر تو ہو کہ سے مرا ز خیر تو امید نیست شر مرسان

یہہ درجہ بہایم وجمادات کا ہی-

۳ عقارب وسباع کا درجہ ہی یعنے سے نیش عقرب نہ در پی کین ست - مقتضای طبیعتش این ست - بہر حال اگر درجہ ملایکہ تک عروج نکرے تو درجہ بہایم وجمادات سے بہی نگذر جاے - اس بیان سے یہہ ثابت ہو چکا کہ وقت یا تو امور معاش کے حاصل کرنے مین صرف کیا جاے یا معاد کے اگر امور معاش مین توغل ہو تو نیت تائید امور

معاد کی بھی ضرور ہی - اگر لوگون سکے میل جول سکے ساتھہ امور دین کے
کی حفاظت معرض خطر مین ہو تو عزلت بہتر ہے - عزلت مین بھی اگر
وسواس پیچھا نچھوڑے اور ورد و وظایف سے بھی اوس کے دفع
کرنے پر قادر نہو سکے تو ایسے عزلت و بیداری سے نوم اولی ہی -

آداب نماز

نماز ظہر کے لئے زوال سے پہلے آمادہ رہنا چاہئے نماز تہجد وغیرہ
کے لئے جگنے کی عادت ہو تو قیلولہ مناسب ہی - بشرطیکہ زوال سے
پہلے فارغ ہو جاسے - قیلولہ مثل سحر کے ہی یعنے جیساکہ سحر کرنے سے
روزہ مین مدد ملتی ہی ایسا ہی قیلولہ سے عبادت شب مین تائید ہوتی ہے
بغیر عبادت شب کے قیلولہ کرنا گویا سحر کرکے روزہ نرکہنا ہے بہرحال
اگر قیلولہ کیا گیا ہو تو زوال سکے قبل اوٹھ کر وضو کرے اور مسجد مین
داخل ہو کر نماز تحیتہ پڑہے اور بعد اذان کے چار رکعت نماز ادا
کرے - جناب رسالت مآب صلعم اس نماز کو طول قراءت کے ساتھ
ادا فرماتے تھے - اور یہہ ارشاد ہوا کرتا تہا کہ اسوقت آسمان کے
دروازہ کہلے رہتے ہین - مین دوست رکہتا ہون کہ اسوقت اعمال نیک

کا صعود ہو۔ یہہ چار رکعت سنت موکدہ ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ
جس نے یہہ چار رکعت پڑہا اور رکوع وسجود کو اچھی طرح سے ادا کیا تو
ستر ہزار فرشتے اسکے نماز مین شریک ہوتے ہین اور شام تک دعاء
مغفرت کرتے رہتے ہین پہر امام کے ساتہہ چار رکعت فرض پڑہے
اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ۔ بعد فراغت نماز کے عصر
تک ادای امور مفصلہ ذیل مین مشغول رہے۔ ۱ تعلیم وتعلم ۲ اعانت
مسلمانان ۳ قرأت قرآن ۴ تحصیل معاش بہ نیت تائید دین۔ پہر قبل از
عصر چار رکعت سنت پڑہے۔ (اس کے موکد وغیر موکد ہونے مین
اختلاف ہے) مگر اس سنت کے بہت بڑے فضائل ہین۔ حدیث
شریف مین وارد ہی کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ
اللّٰہُ اِمْرَأً صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ فرمایا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ
والتحیات نے کہ رحم کرے اللہ اوس شخص پر کہ جس نے عصر کے قبل
چار رکعت نماز پڑہا پس ضرور ہی کہ اس دعا مین شریک ہونے کی
کوشش کیجاے۔ عصر کے بعد مغرب تک اپنے اوقات کی معمولات آوکی
ترتیب سے کرے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اذکار کا وقت ضایع نہو

یہی قاعدہ حفظ اوقات شبانہ روز کا ہی مگر عمدہ ترتیب حفظ اوقات
کی یہہ ہی کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص شغل مقرر ہو کہ اوس سے
تجاوز نہونے پائے۔ اگر اس قسم کا التزام رہے تو وقت کی برکت
معلوم ہو سکتی ہے اگر حفظ اوقات کا خیال نہو اور مہمل اوقات مثل جانورون
کے (کہ جنکو اپنے وقت کی قدر و قیمت ہی نہین ہوتی) صرف ہون
تو بڑی حسرت و ندامت کی بات ہی۔ کیونکہ عمر راس المال ہے اس کا
ہر لحظ حفاظت کے لایق ہی۔ بجز حفظ اوقات کے نعیم دار الابد کے
حصول کا کوئی عمدہ ذریعہ نہین ہے۔ ہر لحظہ ایک جوہر بے بہا ہی
کہ جسکا بدل نہین۔ اگر رایگان کہو دیا جاسے تو پہر اوسکا ملنا دشوار ہے
پس مثل احمقون کے طلب جاہ و مال دنیوی مین اپنی اوقات کو ضایع
کرنا بیوقوفی مین داخل ہی۔ سب سے بہتر ذریعہ حفظ اوقات کا یہہ ہے
کہ ازدیاد علم و عمل صالح مین صرف ہو۔ یہہ دونون ایسے رفیق ہین
کہ کبھی انسان کا ساتہہ نہین چھوڑتے بخلاف اہل و عیال اور احباب و
مال کے کہ جن سے بہ مجرد قبض روح کے مفارقت ہوجاتی ہے مگر
علم و عمل کا ساتہہ نہین چھوٹتا۔ الحاصل جب آفتاب مایل بہ زردی ہو تو

نماز مغرب کا تہیہ شروع کیا جاسے۔ مسجد مین داخل ہو کر تسبیح و تحلیل
مین مشغول رہے کیونکہ یہہ وقت بھی مثل وقت صبح کے فضیلت
رکھتا ہے۔ بفحوای آیہ کریمہ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ
قَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل غروب آفتاب کے سورہ والشمس اور والليل
اور معوذتین پڑہا کرے۔ بہرحال غروب آفتاب تک استغفار مین
مشغول رہے۔ جب اذان کہی جاوے تو جواب اذان کے
بعد یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِنْدَ اِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاِدْبَارِ
نَهَارِكَ وَحُضُوْرِ صَلَوَاتِكَ نَحْوَ اَصْوَاتِ دُعَاتِكَ اَنْ تُؤْتِيَ
مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ
الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ اسکے
بعد چار رکعت سنت اوابین طول قیام کے ساتھ پڑہے۔ اگر ممکن
ہو تو نماز عشا تک اعتکاف کی نیت کیجاوے۔ قرآن و نماز پڑہتے
ہوے عشا تک وقت صرف کرنا بیحد فضایل کا باعث ہے (صلوۃ
اوابین کو ناشئۃ اللیل بھی کہتے ہین کہ جسکی فضیلت کلام باری

عزاسمہ مین وارد ہی اِنَّ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلاً
سرورکائنات علیہ افضل التحیات سے صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم نے
پوچھا کہ یا رسول اللہ آیۂ کریمہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ کے معنی
ارشاد فرمائے تو آپ نے کہا کہ یہہ وہی نماز ہے جو مابین عشا
اور مغرب کے پڑہی جاتی ہے کہ جس سے تمام دن کے لغویات
محو ہو جاتے ہین اور وقت ما بعد کی حفاظت ہوتی ہے) جب عشا
کا وقت ہو تو قبل فرض کے چار رکعت نماز پڑہے اذان واقامت
کے درمیان وقت کی حفاظت ہو حدیث شریف مین وارد ہی
کہ اذان اور اقامت کے درمیان جو دعا کیجاے رد نہین ہوتی
پہر نماز فرض پڑہے اور بعد فرض کے دو رکعت سنت موکدہ
ان دو رکعت مین سورہ الم سجدہ ۔ تبارک الملک ۔ یاسین شریف
یا سورۂ دخان پڑہے کہ آنحضرت صلعم سے اسطرح پر مروی ہے
پہر چار رکعت مستحب پڑہے ۔ کہ حدیث شریف مین اسکی بہت بڑی
فضیلت مذکور ہے ۔ پہر نماز وتر کے تین رکعت پڑہے ۔ خواہ ایک
سلام سے یا دو سلام سے اکثر جناب رسالت مآب صلعم اس نماز

مین سورۂ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ۔ قل یا ایها الکافرون ۔ اخلاص معوذتین ۔ پڑھا کرتے تھے ۔ اگر قیام لیل کا عزم ہو تو وتر کو سب کے آخر پڑھے اسکے بعد سواے مذاکرہ علم ومطالعہ کتب کے دوسرے لہو ولعب مین مشغول نہ ہو ۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ انما الاعمال بالخواتیم یعنے اعمال مین امور عواقب کا اعتبار ہے اسمین کسی برائی کا شریک ہو جانا اچھا نہین ہے ۔

آداب نوم

سونے کے لئیے بچھونا ایسی ترکیب سے بچھایا جاسے کہ جسپر رو بقبلہ سونا ممکن ہو ۔ دہنی باز و ایسا سوے جیسا کہ میت کو لحد مین لٹایا کرتے ہین ۔ اور یہہ بات پیش نظر رہے کہ نوم مثل موت کے ہے اور بیداری مانند بعث کے ممکن ہے کہ حالت نوم مین روح قبض ہو جاسے لہذا مشتاق لقاے جمال کبریا عزاسمہ کو چاہئیے کہ باوضو آرام کرے جو کچھہ وصیت ہو لکھہ کر سرہانے رکھے ۔ گناہون سے توبہ کرے اور یہہ عزم بالجزم ہو کہ پھر گناہ کا ارتکاب نہو گا ۔ تمام مسلمانون کے ساتھہ نیکی کا خیال رکھے اور یہہ سمجھے کہ قریب تر لحد مین ایساہی

تنہا سونا ہو کہ جہان سواے اعمال کے کوی ساتھ نہوگا اور ثواب بغیر
سعی و کوشش کے نہ ملیگا اور یہ تکلیف نیند کو اپنے پر طاری کر لینا نہ چاہئے
کیونکہ نیند کیا ہے حیات کو معطل کرنا ہے الا اوس صورت مین کہ جاگنے
سے صحت مین خلل آتا ہو کہ اس حالت مین سونا سلامتی دین کا ذریعہ
ہے راتدن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین انمین سے راتدن آٹھ
گھنٹون سے زیادہ نہ سونا چاہئے یہہ بھی کچھہ کم نہین ہے کیونکہ کوی
شخص ساٹھہ برس زندہ رہا تو اسمین سے بیس برس سونے مین
گئے جو اسکی عمر کا تیسرا حصہ ہے سونے کے وقت سرہانے مسواک
اور وضو کیلئے پانی مہیا رہے۔ قیام لیل کا عزم بھی ہو یا قبل صبح
کے اوٹھے آدہی رات کو دو رکعت نماز کا پڑہنا ایک ایسے خزانہ
خیر کا جمع کرنا ہے جو کمال احتیاج کیوقت (یعنے قبر مین) کام دیگا
کہ جہان دنیا کا سب مال بیکار ہو جاتا ہے۔ سونے کیوقت یہہ
دعا پڑہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ فَاغْفِرْلِي
ذَنْبِي اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا
وَاَمُوْتُ اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ

دابۃ انت آخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم اللھم انت
الاول فلیس قبلک شیء وانت الآخر فلیس بعدک شیء و
انت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک
شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر اللھم انت خلقت نفسی
وانت تتوفاہا لک محیاہا ومماتہا ان امتہا فاغفر لہا وان
احییتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم انی
اسألک العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ اللھم
ایقظنی فی احب الساعات الیک واستعملنی باحب الاعمال
الیک لتقربنی الیک زلفی وتبعدنی عن سخطک بعدا اسألک
فتعطنی واستغفرک فتغفرلی وادعوک فتستجیب لی اسکے
بعد آیۃ الکرسی۔ آمن الرسول آخر سورہ تک اخلاص۔ معوذتین
تبارک الملک پڑھے اور یون ہی اللہ کا ذکر کرتا ہوے سو جاے
باوضو سونا بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے کہ روح عرش کی سیر مین
مصروف رہیگی بیدار ہوسے تک وہ مثل نماز پڑھنے والیکے سمجھا جائیگا
اور جب بیدار [illegible]

لکھہ آئے ہین اور عمر بہر اس ترکیب کا پابند رہے اور جو اسکی پابندی
اور مداومت شاق گذرے تو اوسطرح صبر کرے جسطرح کوئی بیمار
شفا کے انتظار مین تلخی دوا پر صبر کرتا ہے اور کوتاہی عمر کا خیال
کرے اور سمجھے کہ اگر مثلاً مین سو برس زندہ رہا تو یہہ مدت بہ نسبت
اوس مدت کے جو مجھے دار آخرت مین رہنا ہے اور جسکی انتہا
ہنین ہی بہت ہی کم ہے اور یہہ سوچے کہ جب مین اس امید پر کہ
دنیا مین مثلاً بیس برس تک راحت اور آرام مین رہونگا مہینہ یا سال
بہر کی مشقت و ذلت کی پروا ہنین کرتا تو اس امید پر کہ ابد الآباد راحت
و آرام مین رہونگا اس دنیوی زندگانی کے چند روزہ مشقت سے
(جو عبادت مین ہو) کیون اکتا جاؤن اور اوسکی برداشت کیون
نہ کرون اور زندہ رہنے کی امید کو طول نہ دے بلکہ یون سمجھہ لے
کہ موت قریب ہے اور دل مین کہے کہ مجھکو آج کے دن کی عبادت
کی مشقت اٹھالینی چاہئے اس لئے کہ شاید آج رات مین مرجاون
اور رات آئے تو کہے کہ آج رات کے عبادت کی مشقت پر صبر
کرتا ہون اسلئے کہ شاید کل مرجاؤن۔ کیونکہ موت کے آنیکے لئے کوئی

خاص وقت مقرر نہین ہے کوی خاص حالت نہین ہی کوی مخصوص عمر
کی قید نہین ہے بہرحال وہ آنیوالی ہے مگر یہہ معلوم نہین کہ کب آئیگی
اسصورت مین زاد آخرت کی فکر بہ نسبت دنیا کی فکر کے اولی وانسب ہے
اور نیز جانے کہ مجھے دنیا مین بہت تہوڑے دن زندہ رہنا ہے سو ممکن
ہے کہ میری عمر کا ایک ہی دن باقی رہا ہو یا ایک ہی لحظہ غرضکہ ہر روز یہی
خیال کرے اور مشقت عبادت پر صبر کرتا جاے بخلاف اس کے اگر یہہ جانے
کہ مین مثلاً پچاس برس زندہ رہونگا اور پہر مشقت عبادت پر صبر
کرنیکا ارادہ کرے تو دل عبادت سے اکتا جائیگا اور عبادت دشوار
معلوم ہونے لگیگی۔ اگر اوسطرح عمل کیا جائیگا جسطرح کہ ہم اوپر لکہہ آئے
ہین تو مرنے کیوقت بے انتہا مسرت ہوگی اگر عبادت ایک وقت
سے دوسرے وقت پر ڈالی جائے اور اسمین سستی کیجاے تو موت
اچانک آجائیگی اور سخت سے سخت حسرت ہوگی۔ صبح کو وہی مسافر
منزل پر پہونچکر آرام و چین سے رہتے ہین جو رات کو راہ طے کرتے
ہین اسیطرح وہی لوگ مرتے دم مسرت حاصل کرتے ہین جو اپنی عمر
عبادت مین گزارتے ہین۔ یہہ باتین اچھی طرح معلوم ہونیکا ایک دوسرا

وقت ہی یعنے موت۔ جب ہم ترتیب اور راہ کو بتا چکے ہین تو اب نماز اور روزہ کی کیفیت اور اونکی آداب اور نیز امامت اور جمعہ کے آداب بیان کرتے ہین۔

آداب الصلوٰۃ

جب وضو سے اور بدن اور کپڑے اور جگہہ کی نجاست پاک کرنے سے فارغ ہو جاؤ اور ناف سے زانو تک ستر کر چکو تو قبلہ رخ دونون پاؤن مین کچھ فاصلہ دیکر اسطرح کہڑے ہو کہ وہ مل نہ جائین اور سیدہا کہڑا رہو اور شیطان سے محفوظ رہنے کیلئے قل اعوذ برب الناس پڑہو اور دل کو خدا کی عبادت کے لئے حاضر رکہو اور اوسکو وسوسون سے خالی رکہو اور اسبات پر نظر ڈالو کہ کسی کے حضور مین کہڑے ہو اور کسی سے مناجات کر رہے ہو اور اپنے مالک کی عبادت ایسے دل سے کرنے پر شرماؤ جو اوس سے غافل رہے اور دنیاوی وساوس اور نفسانی خواہشات سے بہرا ہو۔ اور یہہ سمجھو کہ خدا تمہارے دلی کیفیات پر مطلع ہے اور تمہارے قلب کو دیکہہ رہا ہے۔ اور خدا کی درگاہ مین تمہاری نماز کی مقبولیت بقدر

تمھارے دلی خشوع وخضوع وعجز و نیاز سے ہوتی ہے اس لئے نماز ایسے
خشوع وخضوع سے ساتھہ ادا کرو کہ گویا تم خدا کو دیکھہ رہے ہو۔ کیونکہ تم
اگر اوسکو نہین دیکھتے تو وہ تمکو دیکھتا ہی۔ اور اگر اسوجہ سے کہ تم خدا کے
جلال کی معرفت سے قاصر ہو نماز مین تمکو حضور قلب میسر نہین ہوتا اور
تمھارے اعضا تمھارے قابو مین نہین رہتے تو یہہ خیال کرو کہ ایک
صالح آدمی جو تمھارا بزرگ ہی تمھاری نماز کی کیفیت معلوم کرنیکی غرض سے
تمھاری طرف دیکھہ رہا ہی جب یہہ خیال کروگے تو تمھارا دل حاضر اور
تمھارے اعضا ساکن ہو جائینگے اب اپنے نفس کیطرف خطاب کرکے
کہو کہ اے نفس بدکار کیا تو اپنے خالق اور مالک سے اس بات پر
نہین شرماتا کہ جب تو نے اوس بات کا خیال کیا کہ اوس کے بندونمین
سے ایک ذلیل بندہ جسکے ہاتھہ مین نہ تیرا نفع ہی نہ نقصان تیری طرف
دیکھہ رہا ہے تو اعضا متواضع ہو گئے اور نماز اچھی طرح سے ادا کی گئی
پس بڑے غضب کی بات ہی کہ تو یہہ جانتا ہے کہ خدا دیکھہ رہا ہی
اور پہر خضوع او خشوع نہین کرتا۔ کیا تیرے نزدیک خدا تعالے کا
رتبہ اوسکے بندون سے بہی کمتر ہی دیکھہ یہہ کس درجہ کی سرکشی ہی

اور کیسا کچھ جہل ہی اور کیسا بڑا ظلم۔ غرضکہ ان خیالات اور حیلون سے قلب کا
علاج کرے تاکہ وہ نماز مین حاضر رہے اور دولت حضور قلب میسر ہو
کیونکہ نماز کا اسی قدر حصہ کارآمد ہے جو سوچ سمجھ کر ادا کیا گیا ہو اور
جو حصہ کہ سہو اور غفلت کے ساتھ ادا ہوا ہو وہ استغفار اور کفارہ
کا محتاج ہی۔ جب قلب کو حاضر کر چکے تو تنہا فرض نماز کے لئے پہلے اقامت
کہے۔ اگر جماعت کے ساتھ ہو تو اذان اور اقامت ہر دو (منفرد شخص
کے لئے اذان کا مستحب ہونا اس لئے ہی کہ اذان سے صرف اعلان
مقصود ہی۔ تنہائی مین سوا اپنی ذات کے دوسرے پر اعلان کا
موقع ہی نہین ہی تو پہر اذان کی ضرورت ہی کیا۔ یہ امام شافعی کا قدیم
قول ہی مگر صحیح یہہ ہی کہ منفرد کیلئے بھی اذان کا کہنا مستحب ہی۔ لیکن فرق
یہہ ہی کہ جنگل وصحرا ہو تو پکار کر کہے وگرنہ آہستہ) پہر نیت اوس نماز
کی کرے کہ جسکا ادا کرنا مقصود ہی (بہ تعین وقت۔ خواہ فرض ہو یا
سنت یا قصر وغیرہ۔ مقتدیون کو اقتدا کی نیت بھی چاہئے۔ استحضار
صلوۃ کے ساتھ۔ استحضار دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ استحضار حقیقی
وہ ہی کہ نماز کی ترکیب بہ تفصیل اجزا پیش نظر رہے۔ یعنے ہر ایک جز کا

سے یکے بعد دیگرے مستحضر رہنا ضرور ہی۔ استحضار عرفی وہ ہی کہ بہ ہیئت اجتماعی
نماز کی ترکیب مستحضر رہے۔ چونکہ نماز نیت سے کے ساتھ مقترن ہی لہذا مقارنت
بھی دو قسم پر ہی حقیقی اور عرفی۔ مقارنت حقیقی وہ ہی کہ اداے صلوۃ کا
خیال شروع تکبیر سے ادا تک برابر رہے۔ کسی جزء مین غفلت نہو۔ مقارنت
عرفی وہ ہی کہ تکبیر کی کسی ایک جزء کے ساتھ اقتران ہو) یعنے یہ نیت
کرے کہ مین اسوقت کی مثلاً نماز ظہر اللہ کیلئے پڑھتا ہون تکبیر کے وقت
یہ نیت دل مین ہو اور تکبیر سے فارغ ہونے کے قبل دل سے محو ہوجائے
نیت کے بعد رفع یدین شانون تک کرے باین طور کہ ہاتھ اور انگلیان
بحالت معمولی کہلے رہین۔ ضم اور تفریج مین کوی تکلف نہو۔ بہر حال دونون
ابہام کان کے لو تک پہونچین اور سر انگشت کان کے اوپر تک۔
ہتیلیان کہنیون کے محاذی ہون۔ جب ہر چیز اپنے اپنے جگہہ پر پہونچ
جاے تو تکبیر اولی کہین۔ اور آہستگی کے ساتھ ارسال کرین رفع یدین
اور ارسال مین تعجیل نکیجاے اور دہنے بائین طرف بھی نہ مڑین۔ ارسال
سینہ پر تمام کیا جاے۔ جب سینہ پر ہاتہ رکھین تو سیدہا ہاتھ بائین ہاتھ
پر ہو۔ خنصر وابہام سے بایان پہونچا تہاما جاے۔ دوسرے انگلیان

پہونچنے پر کھلی ہوی رکھین اور تکبیر کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
کَثِیْراً وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً اور پہر وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً مُّسْلِماً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ
وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
پڑہے۔ اور اسکے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہہ کر سورۂ فاتحہ شروع
کرے مگر اوسے تشدیدات کا خیال رہے کیونکہ حرف مشدد کو جب
تخفیف کے ساتھ پڑہا جاے تو ایک حرف ساقط ہو جاتا ہی۔ ضاد اور ظا
کے تلفظ مین بھی جہد بلیغ کیا جاے۔ کہ تبدیل حرف سے قرات باطل ہو جاتی
ہے اور لفظ آمین کو ولا الضالین سے نہ ملا دین اگر تنہا نماز ہو تو
صبح۔ مغرب اور عشا مین پہلے دو رکعت جہر کے ساتھ ادا کرین اگر ماموم
ہو تو جہر کی ضرورت نہین ہی کیونکہ امام خود جہر سے پڑھ لیگا صبح کی نماز مین
سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل اور مغرب مین قصار مفصل ظہر اور عشا
مین اوساط مفصل پڑہا کرے۔ طوال مفصل مین سورہ حجرات ق۔ والمرسلات
وغیرہ داخل ہین۔ اور قصار مفصل مین والضحیٰ سے آخر قرآن تک کوی
سورت بھی ہو۔ اوساط مفصل ہین والسماء ذات البروج یا کوی دوسری

سورۃ جو اسکے مساوی ہو۔ اگر سفر ہو تو نماز صبح مین قل یاایہا الکافرون
قل ہو اللہ احد پڑہے ضم سورہ کے بعد قبل از تکبیر رکوع کے بقدر
سبحان اللہ وقفہ افضل ہے۔ حالت قیام مین سر جہکا رہے اور نظر
مصلے پر ہو کہ یہہ حضور قلب کا باعث ہی سید ہے یا بائین طرف ملتفت
نہو۔ پہر رکوع کیلئے تکبیر کہے اور رفع یدین بطریق مذکور کرے۔ تکبیر کو
اسقدر کہینچے کہ انتہاے رکوع تک پہونچ جاے (تاکہ کوی جزنماز کا ذکر
الٰہی سے خالی نہو) رکوع مین ہتیلیون کو گہٹنون پر رکہے۔ انگلیان کہلے
رہین دونون گہٹنون کے درمیان (بقدر ایک بالشت کے) فرق ہو۔
پشت اور گردن اور سر کو ایسا برابر کردے کہ ایک سطح مستوی معلوم ہو۔
کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ مگر عورتون کو اسکے خلاف کرنا چاہیے۔
رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے۔ اگر منفرد ہو تو سات یا دس بار
تک بہی تسبیح کا زیادہ کرنا مستحسن ہے پہر سر اوٹھاے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ
حَمِدَہٗ کہتے ہوے رفع یدین کرے۔ جب پورا قیام ہوے تو رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ
کہے نماز صبح کے رکعت ثانی کے رکوع کے اعتدال میں قنوت پڑہے

پہر تکبیر کہتے ہوسے سجدہ کرسے مگر اس تکبیر مین رفع یدین کی ضرورت نہین ہے۔ ترکیب سجدہ کی یہہ ہے کہ پہلے دونون گھٹنے زمین پر رکھے پہر دونو ہاتھ پہر پیشانی رکہے مگر سب اپنے اپنے حال پر کہلے ہوسے ہون ناک بہی پیشانی سکے ساتھ زمین کو لگا دسے۔ کہنیان پہلو سے جدا رہین۔ پیٹ کو رانون سکے ساتھ نہ ملا وسے۔ مگر عورتون کو اسکا خلاف کرنا چاہئے۔ ہاتین زمین پر اسیقدر فاصلہ سے رکہین جو کاندہون کے محاذی ہون۔ دونون بازو زمین پر نہ بچہا دئے جائین۔ سجدہ مین تین بار سبحان رَبِّیَ الاعلی کہے اگر منفرد ہو تو سات سے دس تک بہی زیادتی تکبیر مین ہوسکتی ہے۔ پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوسے سر اوٹھا وسے یہان تک کہ تعدیل جلسہ کی ہو جاسے۔ جلسہ مین بائین پیر پر تکیہ کرکے بیٹھے اور سیدہا پانون کہڑا رہنے دسے۔ دونون ہاتھون کو دونون رانون پر رکہے۔ انگلیان کہلے رکہے اور کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاعْفُ عَنِّیْ۔ پہر اسیطرح دوسرا سجدہ کرسے۔ علی ہذا ہر رکعت مین جلسہ وغیرہ سکے اعتدال کا لحاظ رہے پہر قیام کیلئے دونون ہاتہہ زمین پر رکہہ کر اس ترکیب سے

اوٹھے کہ دونون پاؤن برابر رہین تقدیم و تاخیر نہو اسیطرح ہر ہر رکعت
اداکیجاسے - مگر رکعت ثانیہ کے ابتدا مین بھی تعوذ کا اعادہ مسنون
ہی جب رکعت ثانیہ کے بعد تشہد پڑہنے کے لئے بیٹھے تو سیدہا ہاتھ
سیدھے گھٹنے پر رکھے سوا سے ابہام اور انگشت کے کل انگلیان بند رہین
اور الا اللہ کہنے کے وقت انگشت شہادت کو اوٹہائین - مگر کچھ ایک امالہ
کے ساتھ - تا کہ سمت قبلہ سے خارج ہوجاسے -) بایان ہاتھ کہلے ہوے
انگلیون کے ساتھ بائین گھٹنے پر رکھے اور بائین پیر پر زور دیکر بیٹھے -
تشہد کے آخر مین بعد درود کے دعاسے ماثورہ پڑہے - اور بعد از
فراغ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ دومرتبہ دونون طرف کہہ کر اسطرح
منہ پہیرے کہ رخسارون کے سپیدی دکہائی دے - سلام کیوقت
نیت خروج از صلوۃ کی چاہئے - اور نیز جانبین کے ملائکہ اور مسلمانون
پر سلام کی نیت کیجاسے - خشوع اور حضور قلب - ترتیل قرارت فہم معنی
کے ساتھ بہت ضروری ہے - کہ یہہ عماد الصلوۃ کہلاسے جاتے ہین
حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نماز مین حضور قلب
نہو تو وہ عقوبت کے قریب ہی - جناب رسالت مآب صلعم فرماتے ہین

کہ جب آدمی نماز پڑہتا ہے تو اسکا چہٹا حصہ یا دسوان حصہ نہین لکہا جاتا بلکہ صرف اوسیقدر لکہا جاتا ہے جسقدر کہ اوس نے سمجہا۔

آداب امامت

امام کو چاہئے کہ بلحاظ حالات اہل جماعت کے چھوٹی چھوٹی سورتین نماز مین پڑہا کرے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جسطرح مین نے اختصار اور تکمیل کے ساتھ جناب رسالتمآب صلعم کے پیچھے نماز پڑہی ہے ایسی کسی کے ساتھ نہین پڑہی۔ بہر حال جب صفین برابر ہو جائین اور موذن اقامت سے فارغ ہوے تو امام بلند آواز کے ساتھ تکبیر کہے مقتدی کو صرف اسقدر آواز سے تکبیر کہنا چاہئے جو وہی سنے اِمام کو امامت کی نیت بھی کرنی چاہئے تاکہ اوسکا ثواب ملے۔ اگر نیت نہ کی ہو تو نماز تو صحیح ہو جائیگی مگر صرف منفرد کی سی نماز ہو گی۔ مقتدیون نے اگر اقتدا کی نیت کی ہے تو انکو ثواب اقتداء کا بھی حاصل ہوجائیگا ۔ امام کو بھی چاہئے کہ مثل منفرد کے اپنی نماز کو دعاء استفتاح اور تعوذ سے شروع کرے۔ صبح مغرب۔ عشا مین پہلے دو رکعت جہر پڑہے اور لفظ آمین بھی جہر سے کہے

اسیطرح مقتدی بھی۔ مگر مقتدی کو چاہئے کہ امام کے ساتھ ہی خود بھی
آمین کہے تقدیم و تاخیر نہو۔ امام کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تھوڑا سا
سکوت کرے۔ تاکہ مقتدی بھی نماز جہریہ مین سورۂ فاتحہ پڑھ لیوے
اگر امام کی آواز سنی نہ آئے تو مقتدی کو سورہ پڑہنے کی بھی ضرورت ہے
امام کو تحیات رکوع وسجود مین تین بار سے زاید نہ پڑہنا چاہئے۔ اور
تشہد اول مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے بعد کچھ نہ پڑہے دو رکعت ثانی
مین صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفا کرے۔ بلحاظ جماعت کے تشہد کے آخر
مین دعا طول نہ پڑہے۔ سلام کے وقت امام کو یہہ نیت کرنی چاہیے کہ
یہہ سلام مقتدیون کے جانب ہے۔ اور مقتدیون کو جواب سلام امام کی
نیت کرنی چاہئے۔ بعد سلام کے تھوڑا توقف کرے۔ اور مقتدیون کے
مقابل بیٹھے اور ٹھہرا رہے تاکہ اگر جماعت مین عورات ہون تو وہ چلی جائین
امام اپنی جگہ سے جب تک نہ اوٹھے مقتدیون کو بھی انتظار کرنا چاہئے۔
امام سیدہے یا بائین جسطرف سے چاہے جا سکتا ہے مگر افضل یہہ ہے
کہ سیدہے طرف سے جاوے۔ قنوت صبح مین امام صرف اپنی ہی خصوصیت
نکرے بلکہ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا کہے یعنے بصیغہ جمع۔ امام دعاء قنوت پڑہنے

کیوقت ہاتھ اوٹہانے کی ضرورت ہنین ہے (لیکن یہہ قول ضعیف ہے۔
صحیح یہہ ہی کہ ہاتھ اوٹہانا چاہئے) بقیہ قنوت یعنے انك تقضی ولا
یقضی علیك سے مقتدی آہستہ پڑھ لے۔ مقتدی کو چاہئے کہ جماعت
کے ساتھ کہڑے رہے اگر تنہا ہو تو کسیکو اپنے ساتھ لے لیوے مگر
رکعت باندہنے کے بعد مقتدی کو کوی فعل امام سے پہلے یا اوس کے
ساتھ ساتھ نکرنا چاہئے۔ مثلاً جبکہ امام پوری رکوع مین پہونچ جاسے تو
اوسوقت قصد رکوع کا کرے علی ہذا سجدہ مین بھی۔

آداب جمعہ

جمعہ عید المؤمنین ہی یہہ مبارک دن اس امت کے خصوصیات مین ہی
اس متبرک روز مین ایک ساعت مبہم ایسی ہے کہ اوسوقت جو حاجت
خدا سے مانگی جاسے فوراً مقبول ہوگی پنجشنبہ ہی سے جمعہ کا اہتمام
کرنا چاہئے جیسے کپڑون کی صفائی وغیرہ۔ کثرت تسبیح و استغفار اس
قسم کے افعال تو پنجشنبہ کے عصر سے اختیار کئے جائین کیونکہ پنجشنبہ کے
عصر کے بعد بھی ایک ایسی ساعت ہی کہ جسکے فضیلت ساعت مبہمہ جمعہ کے
برابر ہے۔ جمعہ کا روزہ بھی افضل ہے۔ علی ہذا پنجشنبہ اور شنبہ کا

کا روزہ بھی مطلب یہہ ہی کہ صرف جمعہ کا ایک روزہ نہ رکہا جاسے بلکہ اسکے
ساتھ دوسرا روزہ بھی رکہے کیونکہ حدیث مین اوسکا امتناع ہی۔ قَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصُمْ اَحَدُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَصُوْمَ قَبْلَہٗ
اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ رواہ شیخان بعد طلوع کے غسل کرے۔ یہہ غسل
ہر ایک مکلف پر واجب ہی۔ اور سپید کپڑے پہنین کیونکہ سپید کپڑا
خدا کو مرغوب ہی۔ حسب مقدور خوشبو بھی لگا دین۔ سر مونڈہا دین
ناخن اور لب لین۔ مسواک کرین۔ علی الصّباح جامع مسجد مین جائین کہ
مسجد مین بیٹھنے سے انسان کی طبیعت مین سکون پیدا ہو جاتا ہی اور
آدمی عبث افعال سے بچ سکتا ہی۔ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جس نے
پہلی ساعت مین مسجد مین داخل ہوا گویا اوس نے ایک اونٹ قربانی
دی۔ اور جو دوسری ساعت مین گیا ایک بکرا قربانی دیا۔ اور جس نے
تیسری ساعت مین داخل ہوا اوس نے ایک گوسپند شاخدار قربانی
کیا اور جس نے چوتھی ساعت مین گیا اوس نے ایک مرغ قربانی کیا
اور جس نے پانچوین مین گیا اوس نے ایک بیضہ دیا۔ جب امام
منبر پر چڑھے تو ملائکہ نامہ اعمال کو لپیٹ دیتے ہین اور قلم پھینک

دیتے ہین - اور اس مبارک وقت مین وہ خود بھی منبر کے پاس خطبہ
سننے کے لئے جمع ہو جاتے ہین - جو شخص جسقدر پہلے نماز کو جائیگا اوسیقدر
اوسکا مرتبہ اللہ کے پاس زاید ہوگا - پہلی صف مین شریک ہونا بہتر ہے لیکن
جب لوگ جمع ہو جائین تو دوسرون کو دہکا دیتے ہوے نہ جاے اگر
کوئی نماز پڑہتا ہو تو اوس کے سامنے سے بھی نہ جاے - کسی دیوار یا ستون
کے قریب بیٹھین تاکہ دوسرے لوگ اپنے سامنے سے بھی جانے نپائین
جب مسجد مین داخل ہون تو بدون نماز تحیہ مسجد پڑہنے کے نہ بیٹھین -
مستحسن یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے
کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اسکا عادی ہوگا وہ ضرور
جنتی ہے - امام اگر خطبہ بھی پڑہتا ہو تب بھی تحیہ مسجد ادا کرے - مسنون یہ ہے
کہ ان چار رکعتون مین سورۂ انعام - کہف - طٰہٰ اور یٰس پڑہا کرے
اگر اسکا پڑہنا ناممکن ہو تو سورۂ یٰس - دخان - الم سجدہ - سورۂ ملک پڑھے
ان آخر سورتون کا جمعہ کے شب مین پڑہنا بہت ہی احسن ہے - بصورت
مجبوری سورۂ اخلاص اور کثرت سے درود شریف پڑہا کرے - خطبہ باادب
خاموش بیٹھکر سنے - اور اوس کے مضامین سے متاثر ہو اگر دوسرے گ

گفتگو سے منع کرنے کی ضرورت ہو تو اشارہ سے منع کرے الفاظ سے منع نکرے کہ فعل عبث ہی اور فعل عبث کے ارتکاب سے جمعہ باطل ہو جاتی ہے۔ یہی مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہے۔ بہرحال فرض نماز جمعہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑہے اور اوسوقت تک گفتگو نکرے۔ اسکی برکت سے امید ہی کہ دوسرے جمعہ تک آفات سے محفوظ رہے۔ اور شیطان کا تسلط اوسپر نہو۔ اس کے بعد یہہ دعا پڑہے یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَعَمَّنْ سِوَاكَ جمعہ کے بعد دو یا چار یا چھہ رکعت ضرور پڑہے مگر دوگانہ دوگانہ۔ کہ سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوۃ سے اسباب مین (رکعتون کی تعداد مین) مختلف روایات آئے ہین۔ نماز جمعہ کے بعد عصر یا مغرب تک مسجد ہی مین رہنا افضل ہی۔ جب تک ٹھہرے رہے اوس ساعت مبہمہ کے حصول کے بھی خواستگار رہین جسکی فضیلت مذکور ہو چکی ہی قبل از نماز جمعہ کے فضول اور بیکار لوگون کا مسجد مین جمع ہونا بھی منع ہی لیکن تعلیم و تعلم علم نافع کے لئے جمع ہون تو مضایقہ نہین کہ طلوع و غروب آفتاب

زوال آفتاب - اقامت - امام کے منبر پر چڑہنے کے وقت - اور جب
سب لوگ نماز کے لئے کہڑے ہون اکثر دعا کیا کرے کہ ان اوقات
مین اوس ساعت مبہمہ کے وقوع کا احتمال ہے جمعہ کے روز کچھ صدقہ
بھی دیا جاسے - اگرچہ کم ہو - اقلاً ہفتہ مین ایک روز صرف نیک کامون
کے لئے مخصوص کردیا جاوے -

آداب صیام

صرف ماہ رمضان ہی کے روزون پر اکتفا کرنا نہ چاہئے بلکہ نفل
روزے بھی رکہنا چاہئے کہ وہ بمنزلہ راس المال کے ہین اور یہ مشابہ
نفع کے جس سے فردوس مین درجات عالیہ حاصل ہوتے ہین جو لوگ
روزہ نہ رکہین گے وہ روزہ دارون کے مراتب کو دیکھہ کر حسرت
کرینگے عرفہ کا روزہ (غیر حاجی کو) یوم عاشورہ کا روزہ عشرۂ اول
ذیحجہ محرم - رجب اور شعبان مین روزہ رکہنا بہت ہی ثواب کا باعث
ہی اور اس کے فضایل بے شمار ہین اور وہ جو شہور حرام مین روزہ رکہنے
کے فضایل مرقوم ہین اوس سے یہہ چار مہینے داخل ہین ذیقعدہ ذیحجہ
محرم رجب اور ہر مہینے مین تین روز یعنے پہلی پندرہوین سلخ کا روزہ

رکہے۔ اور نیز ایام بیض مین۔ ایام بیض مین یہہ تاریخات شامل ہین تیرہوین چودہوین پندرہوین۔ ہر مہینے کے۔ اور ہر ہفتہ مین دوشنبہ پنجشنبہ جمعہ کا روزہ رکہنا نہایت ہی افضل ہے۔ ہر مہینے کے پہلی تاریخ کا روزہ اوس مہینے کے تمام سیئات کو مٹا دیتا ہے اور باقی روزے سال بہر کے عفو گناہ کے باعث ہین۔ روزہ کے معنی صرف کہانا پینا چہوڑ دینا نہین ہے۔ بلکہ تمام جوارح کے حفاظت بھی مقصود ہی۔ کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہی۔ کَمْ مَنْ صَایِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ اکثر روزہ دار تو ایسے ہین کہ اونکو روزہ سے بہوکے اور پیاسے رہنے کے سواے کوی فائدہ ہی نہین ہے۔ پس روزہ کی حالت مین آنکہہ کو نظر شہوت سے بچاوے۔ اور زبان کو لغویات سے۔ اور ایسی آواز اپنی کانون سے نہ سنے کہ جسکا سننا حرام ہو اسیطرح سب اعضا کی نگہبانی کرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ پانچ چیزون سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جہوٹھ کہنے سے غیبت سے۔ نامی سے۔ جہوٹھی قسم سے۔ نظر شہوت سے۔ اور نیز وارد ہی کہ روزہ برائیون سے بچنے کے لئے ہی۔ لہذا حالت صوم مین

فحش کلام۔ فسق اور افعال جہال کا ارتکاب۔ جیسے تمسخر وغیرہ نہ کیا کرے
بلکہ اگر کوئی شخص لڑنے یا گالی دینے کا قصد کرے تو کہے کہ مین روزہ دار
ہون۔ افطار حلال چیز سے ہو۔ اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔ کیونکہ
روزہ سے مقصود تو یہہ ہے کہ قوای شہوانی ضعیف ہون اور تقوی
کی رغبت ہو۔ برخلاف اسکے اگر معمول سے زاید کہاے تو پہر روزہ
سے جو مقصود ہی وہ مفقود ہو جائیگا۔ خوب سیری سے کہانا اگرچہ
طعام حلال ہو غضب الٰہی کا باعث ہی کہ اس سے فساد کا احتمال ہے
پس جب سیری سے کہایا جاوے تو ایسا روزہ کیونکر مقبول ہوسکتا ہی
بہرحال جبکہ روزہ کی حقیقت پر اطلاع ہو چکے تو لازم ہی کہ جہان تک
ممکن ہو زیادہ روزہ رکہا کرے کہ اساس عبادت ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ
ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّہٗ لِیْ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ حضرت رسالت مآب فرماتے ہین
کہ جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گونہ
سے سات سو تک ہی مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا
دونگا۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ

نَوْمُ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - جناب رسالتمآب صلعم فرماتے ہین کہ قسم ہی اوس پروردگار کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہی کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدا کے پاس بوی مشک سے زیادہ پسندیدہ ہی۔ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ مِنْ اَجْلِيْ فَالصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ - جناب باری عز اسمہ سے ارشاد ہوتا ہی کہ جبکہ کہانا پینا اور لذت شہواتی روزہ مین میری خوشنودی کیلئے ترک کئے جاتے ہین تو یہہ عمل خاص میرے لئے ہی اور مین اوسکی جزا دونگا - وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ - فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جنت مین ایک دروازہ ہے کہ جسکا نام ریان ہی اوس مین کوئی داخل نہوگا مگر روزہ دار -

قسم ثانی اجتناب معاصی کے بیان مین

امور دینی دو قسم پر منقسم ہین ایک وہ جو ترک مناہی سے متعلق ہین دوسرے کسب طاعات سے عبادت کرنا تو آسان ہی مگر مناہی سے بچنا بہت مشکل ہے کہ خاص صدیقین کا حصہ ہی۔ چنانچہ جناب سالتمآب

سے صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ وَالْمُجَاهِدُ
مَنْ جَاهَدَ هَوَاهُ یعنے مہاجر وہ ہی جو برُے افعال کو چھوڑ دے
اور مجاہد وہ ہی جو اپنے خواہشات کے ساتھ مقابلہ کرے یہہ تو
ظاہر ہے کہ تمام اعضا نعمات الٰہی مین سے ہین اور اوس کے امانت
ہین پس اللہ تعالی کی نعمت و امانت کو برے افعال مین لگانا کفران نعمت
اور خیانت ہی۔ اعضا بمنزلہ رعیت کے ہین انکی نگہبانی کرنی چاہئے۔ اگر
حاکم رعیت کی حفاظت نکریگا تو باز پرس مین مبتلا ہوگا۔ اور یہہ بھی ہے کہ
ہر ایک عضو اپنے اپنے کردار کے قیامت مین۔ ایسے صاف اور صریح
الفاظ مین گواہی دیگا کہ جس سے نہایت شرمندگی ہوگی۔ چنانچہ قرآن
شریف مین آیا ہی یَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ۔ اوس دن گواہی دینگے زبانین اور ہاتھ پاؤن اون افعال کے
جو ان سے سرزد ہوے ہون اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا
اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ آج اونکی زبانون پر مہر کردی
جائیگی خود اونکے ہاتھ پاؤن اپنے اپنے افعال کی گواہی دینگے۔ اسلئے
ہر ہر عضو کی حفاظت ضرور ہے خصوص ان سات اعضاؤن کی

یعنے آنکھہ۔ کان۔ زبان۔ شکم۔ فرج۔ ہاتھہ۔ پاؤن کی۔ دوزخ کے
سات دروازے ہین ہر ہر دروازہ کے کیلئے عاصیون کی ایک ایک گروہ
خاص ہے۔ عاصیون سے یہان وہ گناہ گار مقصود ہین کہ جنکے اعضاے
متذکرہ سے گناہ سرزد ہوسے ہون۔ شارح نے لکھا ہے کہ اول مرتبہ
اہل توحید دوزخ مین داخل ہونگے اور بقدر گناہ معذب ہونگے اور نجات
پائینگے دوسرے درجہ مین نصاری۔ تیسری درجہ مین یہود۔ چوتھے درجہ مین
صابئین۔ پانچوین درجہ مین مجوس۔ چھٹے درجہ مین مشرکین۔ ساتوین درجہ
مین منافقین۔ انتہی اب اعضاے سبعہ کے فواید پر غور کرو۔

۱ آنکھہ اسواسطے دی گئی ہین کہ اندہیرے مین رہبری کرین۔ انصرام
حوایج مین مدد دین عجائبات آسمان وزمین کو دیکھین اور عبرت حاصل کرین
پس اوسکی حفاظت خاصہ چار چیز سے ضروری۔ غیر محرم کا دیکھنا۔ خوبصورت
کو بری نگاہ سے دیکھنا۔ مسلمان کو بنظر حقارت دیکھنا۔ مسلمان کا عیب
دیکھہ کر ظاہر کرنا۔

۲ کان۔ اسلئے دئے گئے ہین کہ خدا ورسول کے کلام کو سنین کہ
جس سے نجات ہو اور بزرگون کے اقوال سنین۔ نہ یہہ کہ راگ یا غیبت

وفحش اور لغو باتون اور برائیون کے سُننے مین اسکو صرف کردین اور
صرف یہہ خیال نکرین کہ قایل ہی گنہگار رہے بلکہ مستمع بھی شریک گناہ ہی۔
۳ زبان اسلئے دی گئی ہی کہ اللہ کا ذکر کرین قرآن پڑہین لوگون
کو ہدایت کرین۔ امور دنیوی اور دینی مین اوس سے مدد لین۔ برخلاف
اسکے اکثر برایان زبان سے ایسی پیدا ہوتی ہین کہ جس سے بلاشک
انسان دوزخ مین ڈالا جائیگا۔ جیسے کذب۔ قذف۔ دشنام۔ نمامی وغیرہ
جو شخص بیہودہ اور تمسخر آمیز کلمات کہنے کا عادی ہے محض اس لحاظ سے
کہ لوگ اوسکی باتون کو سنکر ہنسا کرین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔ روایت
ہی کہ ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین
(معرکہ جنگ مین) شہید ہوا تو ایک دوسرے شخص نے کہا ہَنِیْئًا لَّہٗ بِالْجَنَّۃِ
یعنے مبارک ہو جنت اسکو۔ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہہ بات تجھکو کیونکر
معلوم ہوی کہ وہ جنتی ہے۔ شاید کہ وہ ایسے کلام کا عادی ہو کہ جو جنت
مین داخل ہونیکے مانع ہو۔ یعنے لغو اور فضول پس زبان کو آٹھ چیزون
سے بچانا چاہئے۔
(۱) جھوٹ بولنے سے۔ گو تمسخرا ہی کیون نہو کیونکہ کذب امہات کبایر سے

ہی اس سے انسان کا اعتبار ساقط ہو جاتا ہی آدمی لوگون کے نظر سے
گر جاتا ہے۔ اگر جھوٹ کی بُرائی معلوم کرنا چاہو تو کسی جھوٹ بولنے والیکو
دیکھو اور پھر خیال کرو کہ اوس سے تمکو کیسی نفرت ہوتی ہی جب تمہارا
یہہ حال ہی تو اس سے صاف ظاہر ہو سکتا ہے کہ اگر تم مین بھی جھوٹ
بولنے کی عادت ہو تو تمکو بھی لوگ ایسی ہی کراہت کی نظر سے دیکھینگے۔
(۲) وعدہ خلافی مت کرو جب وعدہ کرو تو اوسکے وفا کا ضرور خیال
رکھو بلکہ اصلی احسان تو وہ ہی جو بلا افشا ہو۔ اگر کبھی بضرورت شدید یا مجبوری
خلاف وعدگی ہوگئی ہو تو خیر ورنہ یہہ نفاق کی علامت ہی اور بدترین
خصایل سے ہی۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ
فِیْہِ فَھُوَ مُنَافِقٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی مَنْ اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ
خَلَفَ وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تین خصلتین ہے
جس مین ہونگے وہ منافق ہی اگرچہ وہ شخص روزہ رکھے اور نماز پڑھے
ایک تو جھوٹ بولنا دوسرا خلاف وعدگی۔ تیسرا امانت مین خیانت کرنا ہے
(۳) غیبت بڑی بلا ہی اس سے بچنا چاہئے حدیث شریف مین آیا
کہ تیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی غیبت کرنا بدتر ہی۔ غیبت کی معنی

یہہ ہے کہ کسی انسان کا غائبانہ اسطرح ذکر کرنا کہ جسکے سُننے سے اُسکو تکلیف پہونچے۔ غیبت مین دو بُرائیان ہین ایک تو یہہ کہ جو بات غائبانہ کہی جاے گو وہ سچی ہو تب بھی غیبت کے معنی مین داخل ہے۔ دوسرا یہہ کہ اگر وہ بات اوس مین نہو تو گویا بہتان ہے۔ سب سے بدتر غیبت نمایشی ہے یعنے مطلب کو ایسے پیرایہ مین بیان کرنا کہ جس سے اپنی عفت اور پاکبازی ظاہر ہو اور دوسرون کی برائی۔ مثلاً یون کہنا کہ (اصلحہ اللہ) خدا فلانے شخص کا بھلا کرے کہ جس نے میرے ساتھ اس قسم کی برائی کی خدا ہمکو اور اوسکو ایسی برائیون سے بچاوے۔ یا اسکے مماثل جو کچھ ہو۔ اس مین بھی دو قسم کے برائیان ہین ایک تو غیبت اور دوسرا اپنی ستایش اگر قصد و اصلاح اُس شخص دعا ہی تو پوشیدہ ہونا چاہیے تاکہ کسیکی بدنامی ہونے نپاوے۔ غیبت کے نسبت جو ترجمہ کہ قران مجید مین وارد ہی وہ انسان کے عبرت کے لیے کافی ہی قولہ تعالی وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ۔ غیبت نہ کرے کوئی شخص کسیکی۔ کیا تم مین سے کوئی شخص اسبا تکو

دوست رکہتا ہی کہ اپنے بہائی کا گوشت کہاسے درانحالیکہ وہ مرا ہوا ہو۔ پس کراہت کروگے تم اوس سے۔ اس تشبیہہ سے مقصود یہہ ہی کہ غیبت سے انسان کے دل کو ویسی ہی تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ گوشت کو جسم سے جدا کرنے سے بہرحال غیبت سے سخت احتراز کرنا چاہئیے۔ غیبت سے بچنے کا عمدہ ذریعہ یہہ ہے کہ انسان اپنی مصائب ظاہری اور باطنی پر غور کرے اور سمجہے کہ جو اسباب خود اپنی خرابی کے باعث ہین وہی دوسرے کے لئے بھی ہین پس جبکہ کوی شخص اپنی فضیحت کو گوارا نہین کرتا ہے تو دوسرے کے اظہار عیوب سے بھی محترز رہنا چاہئیے۔ بلکہ اگر تم کسیکی عیب پوشی کروگے تو تمہارے عیبوں کو خدا چھپا دیگا۔ اگر تم دوسرے کو رسوا کروگے تو اوسکے بدلے مین خداوند عالم تمکو دین و دنیا مین رسوا اور شرمسار کردیگا۔ اگر انسان کو اپنا ظاہری یا باطنی کوی عیب ہی نہ معلوم ہو تو سمجہہ لیا جاوے کہ یہہ حماقت کی علامت ہی اور کوی عیب حماقت سے بڑہکر نہین ہے۔ اگر خدا کو تمہاری بہلای منظور ہو تو وہ تمکو تمہارے عیبوں پر مطلع کرادیگا۔ اس صورت مین اپنے آپ کو بے عیب خیال کرنا غبادت جہل ہی۔ بالفرض اگر کسی میں کوی عیب دینی اور دنیوی نہو تو اوسپر لازم ہی کہ اس نعمت کا شکر

شکر بجا لانا نہ یہہ کہ اوگون کی عیب چینی اور بدگوئی سے سرمایۂ خسران فراہم کرے

(۴) طعن۔ اعتراض خصومت سے احتراز چاہیے۔ کیونکہ اس فعل سے مخاطب کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور اپنی خودنمائی ہوتی ہے۔ علاوہ اسکے ان امور کے ارتکاب سے مفت اپنے عیش کو تلخ کرنا ہے۔ کیونکہ اگر مخاطب جاہل ہی تو وہ بھی فوراً بدلہ لینے پر آمادہ ہو جاویگا اور اگر سلیم الطبع ہے تو اوسوقت ٹال جایگا۔ مگر اوسکے دل مین برائی رہیگی اور ضرور کبھی نہ کبھی نقصان پہونچایگا۔ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوسرے کی بات کاٹنے اور جھگڑا کرنا چھوڑدے اوس حالت مین کہ وہ باطل پر ہو خدا تعالی اوسکے لئے وسط جنت مین گھر بناویگا اور جو دوسرے کی بات کاٹنی اور جھگڑا کرنا ترک کرے اوس صورت مین کہ وہ حق پر ہو تو خدای تعالی اوسکے لئے اعلاء جنت مین جگہہ دیگا۔ ایسے موقع مین شیطان کے فریب سے بھی بچنا چاہیئے کہ وہ اکثر اسبات کی ترغیب دیتا ہے کہ سچی بات

کے ظاہر کرنے مین تامل کیا جاسے گو یہہ سچ ہے مگر وہین تک جبکہ
وہ بطریق نصیحت ہو۔ اگر اسمین بھی نمایش شریک ہو گئی تو شیطان کی
ہنسائی کا باعث ہی۔ جو شخص اس زمانہ کے علماء سے مخالطت پیدا کرے
اوسکی طبیعت مین تو ان امور کا زیادہ تر اثر ہو جاتا ہے یعنے بغیر لڑائی
جہگڑے کے اوسے فرصت ہی نہین ہوتی کیونکہ وہ اسیکو سرمائہ
فضل وکمال سمجھتے ہین۔
(۵) تزکیہ نفس۔ یعنے انسان اپنے آپ کو بطریق ستایش آلایش
دنیوی سے پاک نہ خیال کرے۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰی فَلَاتُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ تم اپنے نفوس کو
پاک نہ سمجھو۔ وہ تم سے زیادہ جانتا ہے کہ کون زیادہ پرہیزگار ہے
ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ وہ کون بات ہی جو سچی ہو مگر بری۔ تو اوس نے
کہا کہ اپنے آپ تعریف کرنے گو سچی ہو۔ خودستائی مین دو قباحتین
اور بھی ہین ایک تو یہہ کہ آدمی ابناے جنس مین ذلیل ہوجاتا ہے
دوسرا خدا کے پاس گنہگار۔ خودبینی کی برائی تو انسان کو اوسوقت
معلوم ہوسکتی ہی کہ جب وہ دوسرے خودپسندون کو بچشم عبرت

دیکھیے۔ کہ کیسی کراہت طبیعت مین پیدا ہوتی ہی۔ پس ایسے فعل قبیح کے
ارتکاب سے خود وہ دوسرون کے پاس کیونکر مقبول ہو سکتا ہی
(۶) لعنت سے انسان کو بہت ہی بچنا چاہیئے۔ خواہ کسی انسان کے
نسبت ہو خواہ حیوان واجناس کے جیسی غلہ وغیرہ۔ اہل قبلہ کے
نسبت شرک وکفر یا منافقی کا اطلاق منع ہے۔ کیونکہ بندون کے
بہید کا جاننے والا خدا ہے۔ خدا اور بندون کے درمیان مین
دخل دینا بیجا ہئے۔ لعنت کوی ضروری چیز نہین ہی کہ جس سے باز پرس
کا خدشہ ہو بلکہ شیطان پر بھی لعنت کرنے سے سکوت کیا جاے
تو کچھ سوال نہوگا برخلاف اسکے اگر کسی چیز پر لعنت کروگے تو ضرور
مواخذہ عقبیٰ مین گرفتار ہو جاؤ گے۔ خدا کی بنائی ہوی چیزون
کے مذمت نکرنی چاہیئے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جناب
رسالت مآب علیہ افضل التحیۃ والسلام برے سے برے کہانے کی
بھی کبھی شکایت نہین کرتے تھے بلکہ عادت شریف یہہ تھی کہ اگر رغبت
ہوتی تو تناول فرماتے والا چہوڑ دیتے تھے۔
(۷) کسیکے لئے بد دعا نکرنی چاہیئے گو کسی نے ایذا بھی پہنچائی

ہو۔ کہ ظالم سے خود خدا سمجھہ لیگا۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مظلوم اپنے
ظالم کے ہلاک کی خواہش کریگا تاکہ اوس مظلمہ کا بدل ہو جاے جو ظالم
سے سرزد ہوا تہا۔ اس بدل مین ظالم کا حق مظلوم پر باقی رہ جائیگا۔ جس کا مواخذہ
قیامت کے روز مظلوم سے ہوگا۔ بعض لوگون نے حجاج بن یوسف
کے نسبت اوس کے ظلم کے لحاظ سے زبان درازی کی ہے اسکی
نسبت بہی علماء سلف کا بیان ہی کہ اس زبان درازی کا اون لوگون
سے قیامت مین مواخذہ ہوگا گو اوس سے بہی اوس کے ظلم کے
نسبت باز پرس ہوگی۔

(۸) تمسخر اور مزاح سے حفاظت لازم ہی۔ یہہ ایسی بُری چیز ہے کہ
اس سے بوجہ شرمندگی لوگون کا منہ فق ہوجاتا ہے۔ اور رعب و داب
مین فرق پڑجاتا ہی۔ مسخری آدمی سے لوگون کو وحشت ہوتی ہے۔
تمسخر اکثر دلشکنی کا باعث اور خصومت و برہمی مزاج اور قطع محبت کی جڑ
ہی۔ دلون مین اس سے حسد کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے۔ بہرحال اس سے
جہانتک ممکن ہو احتراز کرین بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس مضمون پر
عمل کرین اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔ یعنے کلام لغو سے درگذر و امر

معروف اور نہی منکر کی ہدایت کرو۔ حقیقت مین یہہ ایک بڑی آفت
کی چیز ہی اس سے زبان کا بچنا بہت ہی دشوار ہی۔ اس سے بچنے کے لئے
عزلت یا خموشی سے بہتر کوی تدبیر نہین ہی۔ جناب صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ اکثر منھ مین پتھر رکھا کرتے تھے تاکہ ایسی باتون سے بچین اور
زبان کیطرف اشارہ کرکے فرماتے تھے کہ یہی چیز ہے کہ جس سے
مجھکو اندیشہ ہی جسقدر ہو سکے اسکی حفاظت کرو کہ اس سے بڑہکر انسان کیلئے
کوی مہلک چیز نہین ہی خواہ دنیا مین ہو یا آخرۃ مین۔

۴ حفاظت شکم۔ مشتبہ اور حرام کہانے سے بچنا چاہئے۔ رزق حلال
کی کوشش کرین جب بقدر ضرورت ملجاسے تو تہوڑی پہ ہی کفایت کرین
سیری سے کہانا دل کو سخت بنا دیتا ہی۔ قوت حافظہ مین فساد عبادت
اور حصول علم مین کہالت اسیکے بدولت پیدا ہوتی ہی۔ یہی باعث ہیجان
شہوت ہی۔ اسی سے لشکر شیطان کو تقویت پہونچتی ہے۔ جب طعام
حلال کا یہہ حال ہو تو واسے بر حرام خوری۔ جو شخص کہ حرام کہا سے
اور عبادت و تحصیل علم مین مشغول ہو تو اوسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوی
شخص سرگین سے گہر بناسے۔ اگر آدمی موٹے کپڑے اور کہانے

پر راضی ہو جاوے اور لذات شہوانی کو ترک کردے تو ارتکاب حرام
کی ضرورت نہین ہوتی - طلب حلال سے مقصود یہہ ہے کہ تا بہ حد علم حرام
چیز کا ارتکاب نہو اجرت نوحہ - قیمت شراب - سود - آلات لہو یعنے مزامیر
کے ذریعہ سے جو حاصل ہو سب حرام ہی - وقف کا مال بغیر شرط وقف
کنندہ کے کہانا حرام ہی - طالبعلمون کے لئے جو چیز وقف ہو وہ غیر طالب
العلم کیلئے ناجایز ہی - مردود الشہادت کے پاس کہانا حرام ہی - اور
جو چیز صوفیاے کرام کے نام سے لیجاوی خواہ از قبیل وقف ہو یا نہو
اس مین تصرف حرام ہی - مصنف کتاب (امام غزالی رح) نے احیای علوم
مین اسکی تفصیل ایک خاص باب مین لکھی ہی اگر اس سے زیادہ تفصیل
معلوم کرنی ہو تو احیاے علوم دیکہین کہ معرفت حلال و حرام کے بہی
فرض ہی -

۵ فرج - ارتکاب حرام سے فرج کا بچانا ضرور ہی - دیکہو خداوند عالم
کا کیا ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ - ارتکاب حرام سے آدمی اوس وقت
تک نہین بچ سکتا جب تک کہ وہ اپنی نظر کی حفاظت نکرے اور حسن

وجمال کا خیال دل سے نہ نکالے۔ اور حرام کہانے سے اپنے شکم
کو محفوظ نہ رکہے۔ کہ یہ چیزین شہوت کے محرک ہین۔
(۶) ہاتھ مسلمانون کو مارنے اور مال حرام کے لینے سے ہاتون
کو بچانا چاہئے اور نیز مخلوق کو ایذا دینے سے امانت و ودیعت مین
خیانت کرنے سے اور مضامین ناجایز کے لکہنے سے بہی اسکی
صیانت ضرور ہی۔
(۷) پانون کو حرام کامون کے کرنے کے لئے جانے سے جیسے
کسیکی غیبت کرنے اور مسلمان عورتون کا تعاقب کرنے اور پادشاہ
ظالم کے دروازہ تک جانے سے پاؤن کو بچائے۔ بغیر ضرورت
شدید کے پادشاہ ظالم کے دروازہ تک جانا گناہ کبیرہ مین داخل
ہی۔ کہ خوشامد و چاپلوسی مین داخل ہی۔ اور نیز اوس کے ظلم کو ماننا اور
اوسکی ترغیب دلانا ہی۔ حالانکہ خدا وند عالم نے اسکی ممانعت کی ہی۔
وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ مت رغبت کرو تم اون لوگون
کے طرف جو ظلم کرتے ہین تاکہ تمکو دوزخ کے آگ سے گزند نہ پہونچے
حدیث شریف مین وارد ہی۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ

صَالِحٍ لِغِنَاءٍ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ جو شخص کہ تونگر صالح کی تواضع صرف اوسکی
مالداری کے لحاظ سے کرے تو اوس کے دین کا تیسرا حصہ کم ہو جاتا ہی
جب کہ تونگر صالح کے تواضع کا یہہ حال ہی تو توانگر ظالم کے تواضع اور خوشامد
کا کیا نتیجہ ہوگا - الحاصل تمام اعضای انسانی خدا کے نعمت ہین ان سے
کوی ایسی حرکت واقع نہو نے پاے جو موجب معصیت ہو اور تا بامکان
اسبات کی کوشش کیجاے کہ یہہ عبادت الٰہی مین مستعمل ہون - اگر کوی
شخص اسکا خیال نکرے تو وہ اوس وبال مین مبتلا ہوگا جو ان اعضا کے
استعمال ناجایز سے واقع ہو - بہرکیف نیکی اور بدی کے نتایج تمہارے ہی لیئے
مفید اور مضر ہین خداوند عالم تم سے اور تمہارے اعمال سے مستغنی ہے
اوسکو کسی چیز کی پروا نہین ہے - بعض لوگ خدا کے رحم وعنایت پر
بھروسہ کر کے نیک اعمال کو ترک کر دیتے ہین - اگرچیکہ خدا رحیم وکریم
ہی مگر صرف اس خیال سے اعمال نیک کا ترک کر دینا بھی حماقت مین داخل
ہی - کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ عقلمند وہ شخص ہی جو اپنے نفس پر
ملامت کرے اور طاعت مین مشغول ہو - تاکہ اسکا نتیجہ آخرت مین ملے
اور احمق وہ ہی کہ اپنے نفس پرستی مین مصروف رہے اور خدا سے

جھوٹی امید رکھے کیونکہ اگر خدا سے سچی اور نیک امید ہوتی تو اوس کے
احکام کی تعمیل کرنا اور نیک اعمال کی رغبت ہونا بھی ضرور ہی۔ بغیر اس کے
صرف اس قسم کا خیال کرلینا ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص عالم ہونے کا تو خواہشمند
ہو مگر لکھنے پڑہنے کی کوشش نکرے اور فقط یہہ بات دلمین قرار دیلے
کہ خداوند عالم کریم و رحیم ہی اور اسباب پر قادر ہی کہ بغیر کسب علوم کے بھی دولت
علم سے سرفراز کرے جیسا کہ خاص خاص بندون کے ساتھہ سلوک کیا ہی۔ یہہ بات
ویسی ہی کہ حصول مال کی تو خواہش ہو مگر کسب و تجارت کا کچھ بھی خیال نہو۔ اور
صرف یہہ مان لیا جاے کہ ہرگاہ خدا خزاین سماوات وارض کا مالک ہی ممکن
ہی کہ کوئی خزانہ ہمکو بھی دیدے۔ مگر ہر شخص کو اسطرح کا خیال کرکے کوشش کا
چھوڑ دینا محض احمقی ہی۔ خداوند عالم کا ارشاد ہی کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
یعنے انسان صرف اپنی سعی سے متمتع ہو سکتا ہی۔ اور پھر ارشاد ہوتا ہے
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ یعنے تمہارے اعمال کی جزا تمکو ملیگی۔ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۔ نیک بندے بہشت مین ہین
اور بدکار جہنم مین۔ جب یہہ حال ہی تو انسان کو زاد آخرت کے جمع کرنے
مین ہرگز کوتاہی نکرنی چاہئے۔ دنیا اور آخرت کا مالک وہی رحیم و کریم ہی

بعض شہید قیامت کے دن دوزخ کے طرف کھینچے جائینگے تو عرض کرینگے کہ ای پروردگار یہہ فعل تو ہمنے تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا کیا اسکی یہی جزا ہی۔ تو جناب باری سے حکم ہوگا کہ نہین تمھاری یہہ خواہش تھی کہ لوگ تمکو جوانمرد کہین سو تمھاری یہ خواہش پوری ہوچکی یعنے تم لوگون مین شجاع کہلاے پس تمہارے لئے یہی اجر تہا۔ یہی حال علما و حجاج و واعظین وغیرہ کا ہی۔ عجب و کبر و فخر۔ یہہ تو بڑی سخت بیماری ہی۔ عجب وہ ہی کہ آدمی اپنے آپ کو بنظر عظمت اور دوسرے کو بنظر ذلت و حقارت دیکھے۔ اور ہر بات مین منم منم زبان پر ہو جیسا کہ ابلیس لعین کا دعوی تہا کہ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ مین آدم سے اچھا ہون کیونکہ تو نے مجھکو آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے۔ عجب سے غرض یہہ ہی کہ لوگون مین اپنی توقیر ہو اور ہر کام اور ہر بات مین لوگ اپنی عزت کرین کبر کی یہہ معنی ہین کہ ہدایت نیک کے قبول کرنے مین نفس مین گریز ہو۔ اور تردید قول سے۔ بالجملہ المختصر جو شخص کہ اپنے کو دوسرون سے اچھا سمجھے وہ متکبر ہی۔ بلکہ انسان کو یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نیک وہ شخص ہی جو خدا کے پاس بھی نیک ہو مگر اسکا معلوم کرنا محال

ہی کیونکہ وہ متعلق بعلم غیب ہی اسکا حال وقت اخیر معلوم ہوسکیگا۔ یہہ
خیال کر لینا کہ ہم ہی سب سے اچھے ہین جہالت ہی بلکہ چاہئے تو یہہ
کہ ہر شخص کو اپنے سے اچھا سمجھے۔ مثلاً بچون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ یہہ کم سن ہین انہونے معصیت نہین کی ہی۔ اور ہم گناہ مین
مبتلا ہین۔ بیشک یہہ ہم سے اچھے ہین۔ اگر بوڈہون کو دیکھین تو یہہ خیال
کرین کہ انہونے بوجہ کبر سنی ہم سے زیادہ عبادت کی ہی۔ اس لئے
یہہ ہم سے بہتر ہین۔ اگر عالم ہون تو یہہ سمجھین کہ انکو خدا نے ایسی بزرگی
دی ہی جو ہم مین نہین ہی۔ تو ہم انکے برابر کیونکر ہوسکتے ہین۔ اگر کسی
جاہل کو دیکھین تو یہہ سمجھین کہ اس نے بوجہہ لاعلمی برائی کی اور ہم نے
جان بوجھ کر معصیت کی ہی ہمین پر سخت عذاب ہوگا۔ اگر کافر ہو تو
یہہ خیال کرے کہ شاید یہہ کبھی مسلمان ہوجاے اور اسکا خاتمہ بخیر ہو
ممکن ہی کہ وہ مقبول بارگاہ ہوجاے اور ہم مردود رہین۔ الحاصل
تکبر اوسوقت تک رفع ہو نہین سکتا جب تک کہ پوری طور پر یہہ یقین
نہو جاے کہ بزرگ وہ ہی جو خدا کے پاس بزرگ ہی۔ اور اسکا معلوم
کرنا خاتمہ پر موقوف ہی۔ جب یہہ بات بالکلیہ خاطر نشین ہوجاے تو

رفتہ رفتہ تکبر دفع ہوسکتا ہی کیونکہ خاتمہ کا کسکو علم ہی۔ خدا مقلب القلوب ہی جس کو چاہا ہدایت پر لایا اور جسکو چاہا گمراہ کیا۔ حسد وغیرہ کے برائیون مین تو بہت سے احادیث ہین مگر یہان صرف ایک حدیث کا نقل کرنا باقتضاے مقام کافی ہوگا۔ رَوَی ابْنُ الْمُبَارَکِ بِاِسْنَادِہٖ عَنْ رَجُلٍ اِنَّہٗ قَالَ لِمُعَاذٍ یَا مُعَاذُ حَدِّثْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَبَکٰی مُعَاذُ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ لَا یَسْکُتُ ثُمَّ سَکَتَ ثُمَّ قَالَ وَاشَوْقَاہُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی لِقَائِہٖ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا مُعَاذُ اِنِّیْ مُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ اِنْ اَنْتَ حَفِظْتَہٗ نَفَعَکَ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنْ اَنْتَ ضَیَّعْتَہٗ وَلَمْ تَحْفَظْہُ اِنْقَطَعَتْ حُجَّتُکَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَا مُعَاذُ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ سَبْعَۃَ اَمْلَاکٍ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَجَعَلَ لِکُلِّ سَمَاءٍ مِنَ السَّبْعِ مَلَکًا بَوَّابًا عَلَیْهَا فَتَصْعَدُ الْحَفَظَۃُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ حِیْنِ اَصْبَحَ اِلٰی حِیْنِ اَمْسٰی لَہٗ نُوْرٌ کَنُوْرِ الشَّمْسِ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتْ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا زَکَّتْہُ وَکَثَّرَتْہُ فَیَقُوْلُ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِهَا لِلْحَفَظَۃِ اِضْرِبُوْا بِهٰذَا

الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا صَاحِبُ الْغِيْبَةِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ
عَمَلَ مَنْ اِغْتَابَ النَّاسَ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ قَالَ ثُمَّ تَاتِي الْحَفَظَةُ
بِعَمَلٍ صَالِحٍ مِنْ اَعْمَالِ الْعَبْدِ فَتَزَكَّتُهٗ وَتُكَثِّرُهٗ حَتّٰى تَبْلُغَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ
الثَّانِيَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ
وَجْهَ صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِهٖ عَرَضَ الدُّنْيَا اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ
اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهٗ كَانَ يَفْتَخِرُ
عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ اَنَا مَلَكُ الْفَخْرِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَبْتَهِجُ نُوْرًا مِنْ صَدَقَةٍ وَصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ قَدْ اَعْجَبَ
الْحَفَظَةَ فَيُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ
الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ اَنَا مَلَكُ
الْكِبْرِ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اَنْ لَا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ اِنَّهٗ
كَانَ يَتَكَبَّرُ عَلَى النَّاسِ فِيْ مَجَالِسِهِمْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَزْهُوْ كَمَا يَزْهُو الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لَهٗ دَوِيٌّ مِنْ
تَسْبِيْحٍ وَصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَحَجٍّ وَعُمْرَةٍ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهٖ
اِلَى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَظَهْرَهٗ وَبَطْنَهٗ اَنَا صَاحِبُ الْعُجُبِ
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ اِنَّهٗ كَانَ
اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَدْخَلَ الْعُجُبَ فِيْهِ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ بِعَمَلِ
الْعَبْدِ حَتّٰى يُجَاوِزُوْا بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ كَاَنَّهٗ الْعَرُوْسُ الْمَزْفُوْفَةُ
اِلٰى بَعْلِهَا فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا
الْعَمَلِ وَجْهَ صَاحِبِهٖ وَاحْمِلُوْهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ اَنَا مَلَكُ الْحَسَدِ اِنَّهٗ
كَانَ يَحْسُدُ مَنْ يَّتَعَلَّمُ وَيَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ وَكُلُّ مَنْ كَانَ يَاْخُذُ
فَضْلًا مِّنَ الْعِبَادَةِ كَانَ يَحْسُدُهُمْ وَيَقَعُ فِيْهِمْ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ
اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ الْحَفَظَةُ
بِعَمَلِ الْعَبْدِ لَهٗ ضَوْءٌ كَضَوْءِ الشَّمْسِ مِنْ صَلٰوةٍ وَّزَكٰوةٍ وَّحَجٍّ
وَّعُمْرَةٍ وَّجِهَادٍ وَّصِيَامٍ يُجَاوِزُوْنَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ
فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ
صَاحِبِهٖ اِنَّهٗ كَانَ لَا يَرْحَمُ اِنْسَانًا قَطُّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَصَابَهٗ
بَلَاءٌ اَوْ مَرَضٌ بَلْ كَانَ يَشْمَتُ بِهٖ اَنَا مَلَكُ الرَّحْمَةِ اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰى غَيْرِیْ قَالَ وَتَصْعَدُ

الحفظة بعمل العبد من صوم وصلاة ونفقة وجهاد و
ورع له دوي كدوي النحل وضوء كضوء الشمس ومعه ثلثة
الاف ملك فيجاوزون به الى السماء السابعة فيقول
لهم الملك الموكل بها قفوا واضربوا بهذا العمل وجه صاحبه
واضربوا جوارحه واقفلوا به على قلبه فاني احجب عن ربي
كل عمل لم يرد به وجه ربي انه انما اراد بعمله غير الله
تعالى انه اراد به رفعة عند الفقهاء وذكرا عند العلماء
وصيتا في المداين امرني ربي ان لا ادع عمله يجاوزني
الى غيري وكل عمل لم يكن لله تعالى خالصا فهو رياء ولا يقبل
الله عمل المرائي قال وتصعد الحفظة بعمل العبد من صلاة و
زكوة وصيام وحج وعمرة وخلق حسن وصمت وذكر الله تعالى
فتشيعه ملائكة السماوات السبع حتى يقطعوا به الحجب
كلها الى الله تعالى فيقفون بين يديه ويشهدون له
بالعمل الصالح المخلص لله تعالى فيقول الله تعالى انتم الحفظة
على عمل عبدي وانا الرقيب على ما في قلبه انه لم يردني

بِهٰذَا الْعَمَلِ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ غَیْرِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَتِیْ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهَا عَلَیْهِ
لَعْنَتُکَ وَلَعْنَتُنَا فَتَلْعَنُهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ثُمَّ بَکٰی مُعَاذُ
وَانْتَحَبَ اِنْتِحَابًا شَدِیْدًا وَقَالَ مُعَاذُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَاَنَا مُعَاذُ فَکَیْفَ لِیْ بِالنَّجَاةِ وَالْخَلَاصِ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اقْتَدِ بِیْ وَاِنْ
کَانَ فِیْ عَمَلِکَ نَقْصٌ یَا مُعَاذُ حَافِظْ عَلٰی لِسَانِکَ مِنَ الْوَقِیْعَةِ فِیْ
اِخْوَانِکَ مِنْ حَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً وَاحْمِلْ ذُنُوْبَکَ عَلَیْکَ اَوْلَا
تَحْمِلْهَا عَلَیْهِمْ وَلَا تُزَلْ نَفْسَکَ وَتَذُمُّهُمْ وَلَا تَرْفَعْ نَفْسَکَ عَلَیْهِمْ
وَلَا تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْیَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تُرَاءِ بِعَمَلِکَ وَلَا
تَتَکَبَّرْ فِیْ مَجْلِسِکَ لِکَیْ یَحْذَرَ النَّاسُ مِنْ سُوْءِ خُلُقِکَ وَلَا تُنَاجِ رَجُلًا
وَعِنْدَکَ اٰخَرُ وَلَا تَتَعَظَّمْ عَلَی النَّاسِ فَتَنْقَطِعَ عَنْکَ خَیْرَاتُ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تُمَزِّقِ النَّاسَ بِلِسَانِکَ فَتُمَزِّقُکَ کِلَابُ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
فِی النَّارِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا هَلْ تَدْرِیْ مَا هُنَّ
یَا مُعَاذُ قُلْتُ مَا هِیَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِلَابٌ فِی النَّارِ
تَنْشُطُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ
یُطِیْقُ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَمَنْ یَنْجُوْ مِنْهَا قَالَ یَا مُعَاذُ اِنَّهٗ یَسِیْرٌ

عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ وَتَکْرَہَ لَھُمْ مَا تَکْرَہُ لِنَفْسِکَ فَاِذَنْ اَنْتَ یَا مُعَاذُ قَدْ سَلِمْتَ ابن مبارک سے روایت ہی کہ ایک شخص نے معاذ سے کہا کہ ای معاذ وہ حدیث بیان کیجئے جو آپ نے جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی ہو۔ سایل کہتا ہی کہ یہہ سنتے ہی معاذ اسقدر رونا شروع کئے کہ مین سمجہتا تہا۔ کہ وہ سکوت نکرینگے۔ پہر وہ یک بار ساکت ہوے اور واشوقاہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والی لقائہ کہکر بیان کئے کہ جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہی کہ اے معاذ مین تجہسے ایک حدیث کہتا ہون اگر تو اسکو یاد رکہے تو نفع دیگی تجہ کو اللہ کے پاس۔ اگر تو اسکو ضایع کردے یا بہول جاے تو پہر قیامت کے دن خدا کے سامنے تو کوئی دلیل پیش نکرسکیگا۔ ای معاذ قبل پیدا کرنے زمین و آسمان کے خداوند عالم نے سات فرشتون کو پیدا کیا۔ اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر دربان مقرر کیا۔ جو فرشتے کہ تحریر اعمال کے لئے معین ہین وہ صبح سے شام تک ہر شخص کے اعمال کو جو کچھہ ہون آسمان پر لیجاتے ہین تو آسمان اول کا دربان

کہتا ہی کہ اس عمل کو صاحب عمل کے پاس ہی پہر لیجاد - مین صاحب غیبت ہون مجہکو اللہ کا یہہ حکم ہی کہ جو شخص دوسرون کی غیبت کرتا ہی اوس کے اعمال کو روک دون- پہر یہہ فرشتہ دوسرے شخص کے نیک اعمال کو لیکر تعریف کرتے ہوے آسمان پر جاتے ہین یہانتک کہ وہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہین تو وہان کا دربان کہتا ہی کہ مین فرشتہ فخر ہون مجہکو ایسے شخص کے اعمال کو آگے بڑہانے کی اجازت نہین ہی کہ جس نے یہہ اعمال صرف منفعت دنیا کے لحاظ سے کیا ہی کیونکہ یہہ شخص اپنے اعمال کے گہمنڈ پر مجلسون مین فخر کیا کرتا تہا پہر وہ فرشتہ ایک اور شخص کے نیک اعمال (جو از قبیل صدقہ وصلواۃ وصوم ہین) نہایت تعجب کے ساتھ لیے ہوے اُن آسمانون پرسے عبور کرتے ہوے تیسرے آسمان تک پہنچیگا تو وہان کا دربان کہیگا کہ مین فرشتہ کبر ہون مجہکو حکم ہے کہ متکبرین کے اعمال کو نہ چہوڑون یہ شخص متکبر تہا اوس کے اعمال اوس کے پاس پہیر لیجاؤ- پہر اور ایک شخص کے اعمال نیک اسی طرح فرشتہ بڑے فخر کے ساتھ آسمان چارم تک لیجا سینگے

مگر موکل آسمان چارم کہیگا کہ مین صاحب عجب ہون اس شخص کے اعمال
مین عجب یعنے غرور شریک ہی مجہکو ایسے شخص کے اعمال کے چھوڑنے
کی اجازت نہین ہی۔ اسیطرح ایک اور شخص کے اعمال حسنہ مثل عروس
کے لئے ہوے آسمان پنجم پر پہونچینگے تو وہان کا فرشتہ کہیگا کہ مین
صاحب حسد ہون اس شخص کے اعمال کو واپس لیجاؤ کہ یہہ جب کسیکو
ذی علم یا مثل اپنے کام کرتے ہوے دیکہتا یا کسیکو اچھی حالت مین پاتا
تو حسد وعیب جیینی کیا کرتا تہا۔ علی ہذا پھر ایک کے اعمال حسنہ کہ جنکی چمک چاند
کی سی ہوگی (از قبیل نماز۔ زکاۃ۔ حج۔ عمرہ۔ جہاد۔ روزہ) لئے ہوے
آسمان ششم پر پہونچینگے تو موکل آسمان ششم کہیگا کہ مین صاحب رحمت
ہون یہہ شخص کبھی کسی مصیبت زدہ و بلا رسیدہ پر رحم نہین کرتا تھا
بلکہ اس کی عادت تھی کہ ایسے لوگون کی شماتت کرے لہذا مین ایسے
شخص کے اعمال کو اوپر جانے دینے سے ممنوع ہون اسکے اعمال
پھر لیجاؤ اسیطرح پھر ایک کے نیک اعمال (مثل نماز و روزہ نفقہ
و جہاد و اتقا کہ جنکی چمک و دمک مثل آفتاب کے ہونگے لیکر ساتوین
آسمان تک عروج کرینگے لیکن جو موکل وہان متعین ہی کہیگا کہ مجہکو

شرم آتی ہی کہ ایسے شخص کے اعمال کو چھوڑون کہ جو اللہ کی خوشنودی
کے لئے تو ہنین کئے گئے صرف علما و فقہا کے پاس اپنے علو مرتبت
کے لحاظ سے کئے گئے ہین اس سے تو فقط شہرت منظور تھی۔ بہر حال
عمل کہ محض بہ نیت رضاے الٰہی نہ ہو وہ ریا ہی اور عمل ریائی اللہ
تعالیٰ کے پاس مقبول ہنین ہی۔ اسکے سوا بعض لوگون کے ایسے اعمال بھی ہونگے
جو ان سب مراتب سے گذر کے خاص بارگاہ قدس مین پہونچ جاینگے
اور کل ملایکہ اوس نیک عمل کی گواہی دینگے یا این جناب باری سے
ارشاد ہو گا کہ تم تو صرف محافظین اعمال ہو اور مین اسکا رقیب ہون
مجھکو اس شخص کے دل قصد سے آگہی ہی۔ اس نے یہہ عمل خاص
میرے لیے ہنین کیا ہی۔ بلکہ دوسرون کے دکھانے کے لئے
کیا ہی اسواسطے مین اس شخص پر لعنت کرتا ہون یہہ سنتے ہی
کل ملایکہ لعنت کرینگے بلکہ آسمان و زمین اور اوس مین رہنے والے
بھی لعنت کرینگے۔ یہہ سنتے ہی معاذ رونا شروع کئے اور ایک
چیخ ماری اور جناب رسالتماب صلعم سے عرض کئے کہ یا رسول اللہ
آپ تو رسول ہین اور مین معاذ ہون تو پہر فرمائیے کہ میری نجات

کی کیا سبیل ہی تو آپ نے فرمایا کہ میری اقتدا کرو گو تمہارے اعمال مین نقص ہو۔ اے معاذ ابنای جنس کے غیبت سے (خاصتہً مسلمانون کے اور عموماً سب کے غیبت سے) اپنی زبان کو بچاؤ۔ اپنی برائی کو اپنے ہی تک محدود رہنے دو دوسرون کے ختراک مین مت باندھو۔ اورون کی مذمت کر کے تم اپنے کو مت رسوا کرو۔ اعمال دنیا کو اعمال آخرت مین مت شریک کرو۔ ریاست کرو۔ تکبر کو چھوڑ دو کہ تمہاری بدخلقی سے جو لازمہ کبر ہی لوگ خایف نہو جائین لوگون کو دشنام مت دو۔ تا کہ دوزخ کے کتے تکونہ کاٹ کھائین۔ وہ جو خداوندعالم کا ارشاد ہی والناشطات نشطا ای معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کیا ہی تو معاذ نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون یا رسول اللہ آپ ہی فرمائیے کہ وہ کیا ہی تو آپ نے کہا کہ وہ دوزخ کے کتے ہین ہڈیون سے گوشت جدا کرتے ہین۔ تو معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسی خصلتون کا اختیار کرنا تو بہت دشوار معلوم ہوتا ہی۔ معلوم نہین کہ نجات کیونکر ہو۔ تو ارشاد ہوا کہ ای معاذ اگر اللہ چاہے تو سب کچھ آسان ہی مگر انسان کو اسقدر لحاظ ضرور ہی کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہ غیر کے

سے لئے بھی ویسی ہی عزیز رکھے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرے وہ غیر کیلئے
بھی اچھی نہ سمجھے اگر یہ بات ہوجاسے توپھر سلامتی ہی۔ خالد بن معدان کہتے ہین
کہ اس حدیث کے سننے کے بعد مین نے کسیکو معاذ سے زیادہ قرآن کی
تلاوت کرتے ہوسے نہین دیکھا۔ بہر حال ان ابواب کے حصول کا خیال
لازم ہی۔ یہہ سب خرابیان صرف اسوجہ سے پیدا ہوجاتے ہین کہ اکثر لوگ
علم کو صرف جاہ ومنزلت کے لئے حاصل کرتے ہین اور اسی وجہ سے
اس بلا مین پہس جاتے ہین بلکہ ان سے تو جاہل ہی اچھے کہ ایسے امور
سے کوسون بھاگتے ہین۔ اسواسطے ان مہلکات سے حذر کرنا اور اپنے
قلب کے صفائی کی فکر کرنا بہت ضرور ہی۔ یہہ تینون خصلتین جو ذکر ہوچکین
امہات خبایث قلب سے ہین اور اسکی جڑ حُبِّ دنیا ہی۔ اسواسطے جناب
رسالت آب فرماتے ہین کہ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ اور وہ جو
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ہے صرف اوس شخص کے لئے ہی جو دنیا
کو اوسیقدر اختیار کرے کہ جس سے امور دینی مین تائید ہو۔ اور جسکی
نیت یہہ ہو کہ صرف تنعمات دنیا مین پہسے رہین اوس کے لئے تو باعث
ہلاکت ہی۔ یہانتک تو ظاہر تقوی کا ذکر بقدر ضرورت بیان ہوچکا لیکن

اولاً ان معاملات کا امتحان انسان اپنے نفس کے ساتھ کرلے اگر
اس مین کامیابی ہو تو پھر احیاء العلوم کا مطالعہ کرے کہ جس مین باطن
تقوی کا ذکر ہی۔ جب باطن تقوی سے بھی دل کی آراستگی ہو جاے
تو اوسوقت بندہ اور خدا کے درمیان جو حجاب ہی رفع ہو جائیگا۔
انوار معارف منکشف ہونگے۔ چشمہ ہای علوم نافعہ دریای دل سے جاری
ہونگے۔ اسرار ملک و ملکوت کہل جائینگے۔ اور اوسوقت اون علوم باطنی
پر بصیرت و قدرت حاصل ہو جائیگی کہ جس کے مقابلہ مین یہہ علوم ظاہری
کہ جنکا ذکر تک صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین نہین تھا
نظر سے گر جائینگے اگر با این ہمگو اسی قیل و قال اور جھگڑے مین مبتلا
رہنا پسند ہو تو بڑی ہی مصیبت کی بات ہی اور بے انتہا حسرت و ندامت
کا معاملہ ہے۔

آداب صحبت و معاشرت با خدا و با بندگان خدا

انسان کے حضر و سفر اور خواب و بیداری بلکہ موت و حیات مین
جو رفیق ہی وہ وہی پروردگار ہی جو سبکا مالک اور خالق ہی۔ اور رفیق
بھی ایسا کہ جب تم یاد کرو تو تمہارے ساتھ ہی۔ چنانچہ کس مہربانی سے

ارشاد ہوتا ہی کہ اَنَا جَلِیسُ مَنْ ذَکَرَنِی اور جب بوجہ قصور عبادت و

ظہور معصیت کے کسیکا دل شکستہ ہو تو اوسکی عنایت کارموسیائی کریگی

چنانچہ حکم ہوتا ہی اَنَا عِنْدَ الْمُنْکَسِرَۃِ قُلُوبُھُمْ مِنْ اَجَلِی۔ اگر انسان

ذرا اسباب کو خوب سمجھ لے تو کیا سوای اللہ کے اور کسیکو اپنا معین

و حامی خیال کرسکتا ہی۔ ہرگز نہین پس تمام اوقات اسی ملازمت فکر مین

صرف ہونا سرمایہ نجات ہی۔ اگر اسکا التزام محال ہو تو جب کبھی راتدن

مین موقع ملے اسپنے صاحب کے طرف رجوع کرنا۔ اور بعجز و الحاح

اسپنے حاجات کا پیش کرنا بہت ضرور ہی اسیکو خلوت کہتے ہین اور

اس خلوت مین آداب مع اللہ کا لحاظ چاہیئے جو چودہ ہین۔ ۱ سر جھکا

رہین اور آنکھین بند ہون ۲ بالکلیہ خداوند عالم کیطرف متوجہ ہون۔

۳ ساکت رہین ۴ جوارح مین سکون ہو ۵ امتثال اوامر کی پابندی ہو

۶ اور نیز اجتناب از نواہی کی بھی ۷ راضی برضاے الٰہی ہو۔

۸ مداومت ذکر کے قلب و لسان سے رہے ۹ فکر بغاے الٰہی ہو۔

۱۰ حق بات کا اختیار کرنا باطل کا ترک کرنا ۱۱ مخلوقات سے ہرحال

مین قطع امید کرنا ۱۲ خضوع بخوف و ہیبت الٰہی ۱۳ انکسار مع الحیاء

١٤ حیلۂ کسب سے ہاتھ دہونا کیونکہ خدا رزق کا ضامن ہے۔ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اللہ کے فضل پر توکل کرنا کیونکہ سواے خدا کے کوی مربی نہین ہے۔ یہہ آداب اسطرح اختیار کئے جائین کہ گویا عادت مین داخل ہو جائین۔ کیونکہ یہہ آداب اوس مالک کے ساتھ ہین جو ایک لحظ اپنے بندون سے جُدا نہین ہوتا۔ مخلوقات کی محبت و ملاقات ایسی نہین ہے کہ وہ کبھی ملتے ہین اور کبھی جدا رہتے ہین اگر کوی عالم ہے تو اوسکو معلوم کرنا چاہئے کہ عالم کے سترہ آداب ہونے چاہئین۔

آداب عالم

١ بردباری ٢ لزوم علم ٣ مجلس مین وقار اور آئین کے ساتھ بیٹھنا ٤ بندگان خدا کے ساتھ تکبر نکرے مگر ظالم کے ساتھ تاکہ اوسکو نہ جر ہو ٥ محافل و مجالس مین تواضع کا لحاظ رکہنا ٦ ترک ہزل و مزاح ٧ شاگردون پر مہربانی کرنا اور جہال سے درگذرنا ٨ نیک تفہیم سے بلید الطبع کی اصلاح کرنا ٩ بلید الطبع پر غضب کرنا ١٠ جو بات معلوم نہو اوس سے صاف اقرار کرنا اور کچھہ شرم نکرنا۔

۱۱ سایل کے تفہیم مین جہانتک ممکن ہو کوشش کرنا ۱۲ دلیل کو ماننا گو دشمن بھی پیش کرے - ۱۳ سچی بات کا ماننا اگرچہ اپنے سے کم مرتبہ شخص کہے ۱۴ طالبعلمون کو مضر علم کے حاصل کرنے سے جیسا سحر و نجوم و رمل وغیرہ منع کرنا ۱۵ طلباء کو اسباب سے منع کرنا کہ وہ علوم نافع یعنے علوم دین سے دنیوی اغراض متعلق نکرین ۱۶ طلباء کو قبل ازادای فرض عین فرض کفایہ کے طرف رجوع کرنے سے منع کرنا فرض عین یہہ ہی کہ ظاہر و باطن تقوی سے آراستہ ہو ۱۷ پابندی عمل کیونکہ بغیر عمل کے دوسرون پر نصیحت موثر نہین ہوتی -

آداب طلبا

۱ اوستاد کو سلام کرنا اور باجازت اوکی خدمت مین حاضر ہونا ۲ اوستاد کے سامنے بڑھ زبانی نکرنی ۳ جب تک اوستاد کسی بات کو نہ پوچھے اپنی طرف سے کچھ نہ بیان کرے ۴ جب تک اوستاد کی اجازت نہو کوی چیز طلب نکرنا ۵ اوستاد کے قول سے تعارض نکرنا - یعنے یہہ کہنا کہ فلان شخص نے آپ کے برخلاف اسطرح بیان کیاہی - ۶ خلاف رای اوستاد کے کوی کام

نکرنا ۷ جس مجلس مین اوستاد موجود ہو پہر دوسرے شخص سے سوال
کرنا یا مشورت کرنا منع ہی ۸ اوستاد کے سامنے باادب بیٹھے اور تبسم وغیرہ
نکرے ۹ اگر اوستاد غمگین یا فکرمند ہو تو زاید سوالات نکرنا چاہیے۔
۱۰ جب اوستاد اوٹھے تو آپ بہی تعظیما اُٹھ کہڑے ہونا چاہیئے ۔ ۱۱
جب اوستاد مجلس سے اوٹھے تو اوس سے باتین اور سوال کرتا ہوا پیچھے پیچھے نہ چلے
۱۲ راستے مین چلتے چلتے سوال نکرین الایہہ کہ وہ اپنے قیامگاہ کو
پہنچ جائین ۱۳ استاد سے بدظنی نکرے۔ گو اوستاد سے کوئی
فعل مکروہ سرزد ہوا ہو۔ اگر اس قسم کا خیال بہی ہو تو وہ قول جو موسیٰ
علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا تہا یاد کرے جو یہہ تہا "کیا تم نے
بغرض ہلاکت اہل کشتی کے کشتی کو توڑ دیا تہا" گو اس طرح موسیٰ علیہ السلام
نے ابتدا ً خضر علیہ السلام کے حرکت کو مکروہ خیال کرکے کہا مگر
درحقیقت چونکہ وہ فعل شریعت باطن کے موافق تہا لہذا آخر پہر اوسکی
تصدیق کی۔

اولاد کے آداب والدین کے ساتھ

۱ جو بات ماںباپ کہین اوسکو مانین ۲ والدین کی تعظیم ہر وقت

ملحوظ رہے ۳ اطاعت اگرچہ مضر ہو (مگر یہہ کہ حد معصیت تک پہونچ جاوے) لازم سمجہے ۴ چلنے مین ماں باپ پہ سبقت نکرے ۵ والدین کے سامنے بلند آواز سے گفتگو نہ کرے ۶ اگر والدین بلائین تو کہے کہ جی حاضر ہوا یعنے با الفاظ تعظیم جواب دے ۷ ہر بات اور ہر کام مین والدین کے رضامندی کا خیال رہے ۸ والدین کے ساتھ بعجز و تواضع پیش آوے۔ انکی خدمت خود کرے ۹ والدین پر کسی بات کی منت نرکھے ۱۰ کبھی اونپر بنظر غضب نہ دیکھے ۱۱ ترش روئی سے نہ پیش آوے ۱۲ بغیر اذن والدین کے سفر نکرے۔ ہر ایک انسان کے لئے استاد اور والدین کے بعد دوسرے لوگ تین قسم کے ہین دوست۔ جان پہچان۔ اجنبی۔

آداب معاشرت اصناف خلق کیساتھ

پس اگر انسان کو اجنبیون سے معاملہ پڑجاوے تو امور ذیل کا لحاظ رکھے ۱ اونکی گفتگو مین دخل ندیا جاوے ۲ اونکی بیہودہ باتین مانی نہ جائین ۳ اگر اون کے زبان سے کچھ الفاظ نا ملایم بھی سنے تو اوس سے درگذر کرے ۴ اون سے زیادہ ربط و ضبط

نہ بڑہا دین اور نہ اپنا کوی راز یا حال اونسے بیان کرین ٥ اگر کوئی
فعل بد اون سے سرزد ہو تو بشرط امید قبول اوسپر متنبہ کرے ۔
احباب و اخوان کے ساتھ ملاقات رکہنے مین دو باتون کا لحاظ
چاہئے ۔ اول یہہ کہ ایاوہ صحبت ومحبت رکہنے کے لایق ہین کہ
نہین ۔ کیونکہ ہر شخص دوستی کے لایق نہین ہوسکتا ۔ جناب رسالتماٰب
صلعم فرماتے ہین اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِل
یعنے یہہ کہ انسان اپنے دوست کا طریقہ اختیار کرتا ہی ۔ اس لیئے
جس سے دوستی کیجاے پہلے اوسکی حالت دریافت کیجاے بہرحال
جب ایسا کوی رفیق ملجاے تو پہر یہہ دیکھنا چاہئے کہ اوس مین
شرایط مفصل ذیل ہین کہ نہین ۔ عاقل ہو کیونکہ احمق کی صحبت سے
بجز وحشت اور قطع محبت کے کوی نتیجہ ہی نہین ہی ۔ اور نیز یہہ کہ
احمق سے سواے مضرت کے نفع کی توقع نہین ۔ گو اوس کے
نیت مین نفع پہوںچانا ہو ۔ جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین ۔
وَلَا تَصْحَبْ اَخَا الْجَهْلِ وَاِیَّاكَ وَاِیَّاہُ فَکَمْ مِنْ جَاهِلٍ اَرْدٰی
صحبت مت رکہہ جاہل سے اور بچا اپنے کو اوس سے + بہت سے جاہلون نے ہلاک کیا کہ

حَسِیْماً حِیْنَ وَاخَاہُ ٭ یُقَاسُ الْمَرْءُ بِالْمَرْءِ ٭ اِذَا مَا الْمَرْءُ مَا شَاہُ ٭ کَحَذْوِ

دانشمند کو جبکہ اوس سے دوستی کیگئی قیاس کیا جاتا ہی آدمی آدمی کے ساتھ جبکہ اوس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقابلہ

النَّعْلِ بِالنَّعْلِ اِذَا مَا النَّعْلُ حَاذَاہُ ٭ وَلِلشَّیْءِ مِنَ الشَّیْءِ ٭ مَقَایِیْسُ

کفش کا کفش سے کیا جاتا ہی جبکہ کفش مقابل ہو کفش کے ایک چیز کو دوسری چیز سے قیاس اور

وَاَشْبَاہُ ٭ وَلِلْقَلْبِ عَلَی الْقَلْبِ ٭ دَلِیْلٌ حِیْنَ یَلْقَاہُ ٭

مماثلت کا موقع ہی اور دل کو دل سے راہ ہوتی ہے جب آپس مین ملاقات ہو

۲ خلق۔ بدخلق سے قطع تعلق کرنا چاہئے بدخلق وہ ہے کہ جو غضب و شہوت کے وقت اپنے نفس پر حاوی نہو سکے۔ چنانچہ علقمہ عطاردی نے وفات کے وقت اپنے صاحبزادہ کو کیا خوب نصیحت کی ہی۔ کہ اے فرزند تو ایسے شخص سے دوستی اختیار کر کہ جس سے تیرے مال و آبرو کی حفاظت ہو۔ اور جس کی صحبت تیری زینت کا باعث ہو۔ اور وہ ایسا شخص ہو کہ بوقت حاجت تیری اعانت کر سکے۔ اگر تو اوس کے ساتھ نیکی سے پیش آئے تو وہ بھی تیرے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے۔ تیری نیکیون کا اظہار کرے اور بدیون کو چھپائے۔ اور جسکو تیرے قول و فعل پر اعتبار ہو اور تیری ترقی مناصب کا خواہان ہو۔ اور بالفرض اگر اختلاف راے بھی ہو تو تیری

راے کو مقدم سمجھے - جناب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین اِنَّ اَخَاكَ الحَقُّ مَنْ کَانَ مَعَكَ وَمَنْ يَضُرُّ نَفْسَهُ لِيَنْفَعَكَ وَمَنْ اِذَا رَيْبُ الزَّمَانِ صَدَّعَكَ شَتَّتَ فِيْكَ شَمْلَهُ لِيَجْمَعَكَ -

سچا دوست وہ ہی جو تیرے ساتھ ہو اور تیرے نفع کیلئے اپنا نقصان بھی گوارا کرے اگر زمانہ سے کچھ تجھکو گزند پہنچے تو وہ ہر طرح کی پریشانی تری اطمینان کیلئے برداشت کرے

۳ مرد صالح ہو - فاسق کی صحبت اختیار نکرنی چاہئے کیونکہ جس شخص کے دل مین خدا کا خوف ہوگا وہ کبھی گناہ کبیرہ پر اصرار نکریگا - اور جسکو اللہ کا ڈر نہوگا وہ نفس کی شرارت سے بچ نہین سکتا - اور بہت جلد اوسکی حالت بدلتی جاتی ہی - قَالَ اللهُ تَعَالىٰ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ - وَكَانَ اَمْرُهُ فُرُطًا - جناب باری عز اسمہ کا ارشاد ہوتا ہی کہ اے محمد تم مت اطاعت کرو اوس شخص کی کہ جس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہی - اور صرف ہوای نفسانی مین مبتلا ہی کہ ایسی شخص کا انجام تباہی ہی - اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق لایق صحبت نہین ہی - ہمیشہ فسق و معصیت کا دیکھنا دلکو سخت کو دیتا ہے - کیونکہ کثرت فجور سے گناہ کے ہیبت دل سے جاتی رہتی ہے - چنانچہ غیبت

کو بھی لوگ کچھ نظر عظمت سے نہین دیکھتے حالانکہ وہ بڑی بلا ہی۔ اور بدترین معائب وگناہ سے ہی۔ جیسے کہ ایک عالم کو حریر وطلا کا استعمال جسطرح ناجایز ہی اوس سے بھی غیبت بُری ہی۔

۴ حریص نہو۔ حریص کی صحبت بھی سم قاتل ہی اوس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ انسان بالطبع تشبہ اور اقتدا پر مجبور ہی۔ جیسی صحبت ہو ویسا رنگت آجاتا ہی۔ بلکہ اکثر طبع سلیم طبع فاسد کے متبع ہوجاتی ہے۔ اور صاحب طبع سلیم کو اسکی خبر بھی نہین ہوتے۔ پس اگر حریص کی صحبت اختیار کروگے تو تم بھی حریص ہوجاوگے۔ اور اگر زاہد کی صحبت اختیار کروگے تو زاہد بنجاؤگے جناب علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ أَحْيُوا الطَّاعَاتِ بِمُجَالَسَةِ مَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ یعنے زندہ کرو تم عبادت کو اون لوگون کے صحبت سے جو عبادت سے زندہ ہین یعنے اپنے اوقات کو عبادت مین بسر کرتی ہین

۵۔ صادق ہو۔ جھوٹے کی صحبت مت رکھو کیونکہ جھوٹے آدمی سے اکثر دہوکا ہوتا ہی۔ جھوٹی بات مثل سراب کے ہی کہ جس سے امور بعید قریب نظر آتے ہین۔ اور قریب بعید۔ اِن خصلتون کے اختیار کرنے مین اکثر صحبت اہل مدارس (یعنے علما وطلبا) واہل مساجد (زاہدین) مارج

ہوتی ہی۔ پس دو یا تون مین سے ایک بات اختیار کرو یا تو عزلت و تنہائی کہ جو موجب سلامتی ہی یا دوستون کے اخلاق کا اندازہ کرکے اون سے صحبت اختیار کرو۔

دوست تین قسم کے ہین ایک دوست عقبیٰ کہ جس مین سوای دینداری کے تم کچھ نہ دیکھوگے۔ دوسرا دوست دنیا کہ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو تیسرا دوست مونس کہ جس مین کسی قسم کا شر و فساد نہو ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اَلْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ تنہائی بدصحبت سے اچھی ہے اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہی۔ عوام الناس تین قسم کے ہین ایک تو مثل غذا کے ہین یعنے اون سے طبیعت سیر نہین ہوتی یہہ تو علما ہین۔ اور دوسری مثل دوا کے ہین کہ کبھی اونکی ضرورت ہوتی ہی اور کبھی نہین۔ تیسری مثل بیماری کے ہین کہ ان کی احتیاج تو نہین ہی مگر کبھی آدمی امنین مبتلا ہو جاتا ہی۔ اور وہ کہ جن سے نہ تو کچھ نفع ہو اور نہ موانست جیسا فاسق۔ مبتدع۔ کذاب وغیرہ ایسے لوگون سے تو بلحاظ دفع شر مدارات کرنی چاہئیے۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلعم ارشاد فرماتے ہین کہ مُدَارَاۃُ النَّاسِ صَدَقَۃٌ۔

تالیف قلوب صدقہ ہی یعنے تالیف قلوب کا ثواب مثل ثواب صدقہ کے

ہی۔ مگر جو لوگ کہ مثل بیماری کے ہین اونکا وجود بھی مصلحت سے خالی

نہین ہی اونکے دیکھنے سے انسان کو برے افعال پر آگہی ہوتی ہی اگر انسان

مین مادۂ عبرت ہو تو ایسے لوگون سے بہت کچھہ اثر پذیر ہو سکتا ہی۔ سعید وہی ہی

جو دوسرون کی نصیحت قبول کرے اَلْمُؤْمِنُ مِرْآۃُ الْمُؤْمِنِ کی یہی معنی ہین

عیسے علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس نے ادب سکھلایا تو آپ نے

فرمایا کہ مجکو کسی نے ادب نہین سکھلایا مگر یہہ کہ مین جاہلون کو دیکھتا تھا اور

عبرت حاصل کرتا تھا۔ حقیقت مین آپکا قول بہت سچا ہی اگر لوگ برے

افعال و اقوال سے بچین تو اونکا ادب مکمل ہو جائیگا اور کبھی اونکو تعلیم کے

حاجت نہ رہیگی۔

بیان رعایت حقوق صحبت

جب تمکو کسی سے مصاحبت و محبت ہو تو تمکو آداب صحبت کا لحاظ رکھنا بھی

ضرور ہے اگرچہ آداب صحبت بہت ہین مگر مختصراً کچھہ ذکر کئے جاتے ہین

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ مَثَلُ الْاَخَوَیْنِ مِثْلُ الْیَدَیْنِ

تَغْسِلُ اِحْدٰاھُمَا الْاُخْرٰی۔ دو دوست مثل دو ہاتھہ کے ہین جو ایک

دوسرے کو دہوتا ہے ایک مرتبہ حضرت ایک باغچہ مین تشریف لیگئے
اور وہان سے دو مسواک لئے ایک سیدہا اور ایک ٹیڑا ٹیڑا تو آپنے لئے
رکہے اور سیدہا بعض اصحاب کو جو ہمراہ تھے عنایت فرمائے تو صحابہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کے تو آپ ہم سے زیادہ تر مستحق تھے تو آپنے
فرمایا کہ جب کسیکو کسی سے ملاقات و مصاحبت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ صحبت ایکساعت
کی بھی ہو۔ مگر اوس کی نسبت حق اللہ کی نگہبانی یا عدم نگہبانی کا سوال ہوگا یعنے
حقوق صحبت کا اور نیز جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ جب دو شخص
آپس مین دوست ہون تو خدا کے پاس زیادہ تر وہ شخص محبوب ہے جو
اپنے دوست کے ساتھہ زیادہ رعایت سے پیش آتا ہو

آداب صحبت

۱ ایثار مال۔ اگر ایثار نہو سکے تو جسقدر ممکن ہو حاجت کے وقت مدد کر
۲ اعانت ذاتی بطیب خاطر بلا درخواست ۳ حفاظت راز ستر عیوب
اور ایسی چیز کے معلوم کرانے سے سکوت کرنا کہ جس سے اپنے دوست
کی ناخوشی کا احتمال ہو۔ ۴ اگر لوگ اپنے دوست کی تعریف کرین تو
اوسکا اظہار اپنے دوست پر کرنا اور خود بھی اوس سے خوشش ہونا

۵ اگر اپنے دوست کے متعدد نام ہون تو جو نام اوسکو مرغوب ہو اوس سے پکارنا اور اوس کے محاسن کا ذکر بلا افراط و تفریط کرنا۔ نیک افعال کی ستایش کرنی اور برائیون سے درگذرنا۔ اور بشرط ضرورت بہ تلطف و مدارا نصیحت کرنا ۶ دوست کے قصور سے (باوجود قدرت انتقام) درگذر کرنا اور کسی قسم کی ملامت نکرنی ۷ غائبانہ اپنے دوست کیلئے (خواہ زندگی مین ہو یا بعد موت) دعاے خیر کرنا۔ کہ ایسی دعا کبھی رد نہین ہوتی ۸ دوست کے اہل وعیال سے (بعد وفات دوست) اور عزیز و قریب سے اوسی محبت و مروت سے پیش آنا جیسا کہ زندگی مین عادت ہو ۹ دوست کو کسی قسم کی تکلیف ندینا۔ تا بامکان دوست کے مشکلات مین مدد کرنا۔ جاہ و مال کے حاصل کرنے مین اپنے دوست سے استمداد نہ چاہنا کہ اس سے اکثر تنفر پیدا ہوتا ہی۔ جس بات مین اپنے دوست کی خوشی ہو اوس مین اپنی بھی خوشی سمجھنا۔ اور جس مین اوس کی ناخوشی ہو اوس سے خود بھی ناخوش ہونا۔ پس جب تک اس قسم کا برتاو سراً و علانیۃً نہو اوسوقت تک آدمی درجہ اخلاص مین کامل نہین ہوتا۔ حاصل یہ کہ محبت و مروت خالصاً لوجہ اللہ ہو۔ کیونکہ بغیر اوسکے

اس قسم کے رعایتون کا ملحوظ رکھنا از قبیل محالات ہی ۱۰ اگر دوست سے
ملاقات ہو تو پہلے آپ سلام کرنا - مجلس مین اپنے دوست کو اچھی جگہہ دینا
۱۱ جب دوست سے ملاقات ہو تو حالت دوست کی اتباع کرنا - مثلاً
اگر دوست کھڑا ہو تو خود بھی تعظیماً کھڑے رہنا ۱۲ جب تک دوست گفتگو
کرتے رہے آپ خاموش رہنا اور قطع سخن نکرنا - حاصل کلام اپنے
دوست کے ساتھ ایسا برتاو کرنا جو کسیطرح ناگوار نہو - پس اسطرح جو شخص
اپنے دوست کے ساتھ مدارات نکرے وہ دنیا اور آخرت کے وبال
مین مبتلا ہوگا - یہان تک تو عوام الناس اور احباب کے ساتھ برتاؤ
کرنیکا ذکر ہوا - اب اون لوگون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جن سے فقط تعارف
ہو یعنے وہ لوگ جو نہ بمرتبہ اصدقا ہون اور نہ عوام بلکہ شناسا ہون
ایسے لوگون سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیئے - کیونکہ دوست تو ہر حال مین
معین ہوگا - اور جس سے کسی قسم کا تعارف ہی نہو وہ تو کسی معاملہ مین دخل
ہی ندیگا - مگر جو لوگ شناسا ہین اور ربطا ہر دوستی کا دم بھرتے ہین انہین
سے ہر قسم کے نقصان کا اندیشہ ہی ایسے لوگون سے جہانتک ممکن ہو
اپنی صحبت کو کم کرنا چاہئے - اگر بالفرض آدمی ایسے لوگون مین کہین

(مثلاً درس گاہون مین یا مساجد مین یا بازار وغیرہ مین) پہس جاے تو
کبھی ان کو بنظر حقارت نہ دیکھے گو بظاہر وہ خفیف وحقیر ہی ہون کیونکہ
ممکن ہے کہ خدا کے پاس اونکی منزلت زیادہ ہو۔ اور ایسے لوگون کو اونکے
تمول اور وجاہت دینوی کے لحاظ سے بنظر عظمت دیکھنا بھی منع ہے
کہ حب دنیا مین گرفتار نہو جاے جو باعث ہلاکت ہی۔ جناب رسالتمآب صلعم
فرماتے ہین کہ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَاہُ ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِہٖ۔ جو شخص
کسی تونگر کے مدارات صرف اوسکی مالداری کے وجہ سے کرے تو
اوس کے دین سے دو ثلث گہٹ جائینگے۔ خدا کے پاس دنیا و مافیہا
کی کچھ بھی قدر و منزلت نہین ہی۔ پس انسانکو اسبات سے پرحذر رہنا
چاہئے کہ حصول دنیا کے فکر مین کہین دین برباد نہو جاے۔ ورنہ پروردگار
کے سامنے خفت و رسوای ہو گی اور اس طمع سے خود اہل دنیا کے
پاس تم ذلیل ہو جاوگے اور اون سے تمھین کوی نفع نہو گا۔ اور
جو لوگ کہ صرف مالداری کے لحاظ سے تمہاری خاطر و مدارات کرین
اور بہ تعظیم و تکریم پیش آئین وہ بھروسہ کے لایق نہین ہین کیونکہ تجربہ
سے یہہ بات ثابت ہی کہ سچی محبت کرنے والے بہت کم ہین اور امید

ہنین کہ حاضر و غائب لوگ کسی سے یکسان لطف و مہربانی سے کے ساتھ برتاو کرین
اکثر غائبانہ شکایت ہو جاتی ہی اور ایسا ہونا بعید از قیاس بھی ہنین ہی۔ کیونکہ
جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھین تو ضرور اس بات کا اعتراف کرنا ہوگا کہ
ہم بھی دوسرون کے نسبت ایسا ہی پیش آتے ہین بلکہ اپنے والدین
اور عزیز و اقارب اور اساتذہ کے ساتھ بھی ایسے ایسے امور کا انتساب
کرتے ہین جو شاید کبھی بالمشافہہ ذکر نکر سکین گے۔ پس اگر کوئی ہماری بھی
شکایت کرے تو کیا عجب ہی۔
اہل دنیا سے مال و جاہ اور اعانت کے توقع کو بھی قطع کرنا چاہئے کیونکہ
طامع اپنے مقاصد کو کم حاصل کرتا ہی بلکہ جسقدر طمع زاید ہو گی اوسیقدر
ذلت حاصل ہو گی۔ اگر کسی نے انجاح مرام مین تائید کی ہو تو خدا کا بھی شکر
ادا کرو۔ اور اوس متوسل کا بھی کیونکہ بغیر ادا کرنے شکر متوسل کے خدا کا
شکر بھی مکمل نہین ہوتا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ
لَمْ یَشْکُرِ اللہَ تَعَالٰی جو بندون کا شکر ادا نہین کرتا وہ خدا کا بھی شکر
ادا نہین کرتا[یعنے شکر کامل ۱۲]۔ اور اگر کوئی تائید سے پہلوتہی بھی کرے تو اوس سے
نہ تو ناخوش ہونا چاہئے۔ اور نہ شکایت کرنی چاہئے کیونکہ مسلمان کے

تو یہہ تعریف ہی کہ دوسرون کے عذر کو قبول کرے۔ اور منافق وہ ہی
کہ جو محض لوگون کی عیب چینی کرے۔ ایسی حالت مین تو صرف یہہ خیال
کر لینا مناسب ہوگا کہ یہہ عدم تائید شاید کسی ایسے عذر خاص پر محمول ہی کہ
جس سے ہمین آگہی نہین ہی۔ اور جب تک کہ اسباب کا ثبوت یقینی نہو
کہ ہماری نصیحت غیر کے حق مین اثر پذیر ہو گی اوسوقت تک کسیکو نصیحت
بھی نہ کرنی چاہئے۔ ورنہ انقاض پیدا ہو جائیگا۔ اور لوگ بیفائدہ دشمن
بنجائینگے۔ اگر اہل تعارف کسی مسئلہ مین خطا کرین اور پہر تم سے اوس کے
معلوم کرنے مین بھی ننگ و عار کرین تو اونکو تعلیم بھی ندیا چاہئے کیونکہ
ایسے لوگ اس شعر کے مصداق ہین کہ ؎ کس نیاموخت علم تیر از من
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد + اور اگر کسی مسئلہ کی لاعلمی محض کسی معصیت
کی وجہ سے ہو جسکا ارتکاب جہالت سے ہوگیا ہی تو ضرور ایسے لوگون
کی تفہیم بلطف و مدارا کرنی چاہئے۔

اگر کسی اہل ملاقات سے تمہارے حق مین کوئی نیکی ہو تو خدا کا شکر کرو
کہ تم کو ایسے شخص کا دوست بنایا۔ اور اگر کچھ برائی دیکھو تو اللہ پر سونپ دو
اور اوس سے کنارہ کرو۔ مگر عتاب مت کرو۔ اور نہ یہہ کہو کہ تم نے

ہمارے ساتھ اسطرح کا سلوک کیون کیا اور ہمارا لحاظ کیون نکیا گیا کہ
یہہ محض حماقت کی علامت ہی۔ بڑا احمق وہ ہی کہ اپنے کو دوسرون سے
اچھا سمجھے جب کوی شخص تمہارے ساتھ برائی سے پیش آئے تو سمجھہ لو
کہ یا تو یہہ صرف تمہارے افعال بد کی پاداش ہی جو تم سے کبھی (پیشتر)
سرزد ہوی ہین۔ اس لئے انسانکو اپنے گناہون سے توبہ کرتے رہنا
چاہیے یا خدا کا عذاب تمپر دنیا مین نازل ہوا ہی اسکا علاج یھی ہی کہ حق بات
کو گو تلخ ہو بسمع قبول سنا کرو۔ اور کلام باطل پر سکوت کیا کرو۔ لوگون کے
نیکیون کو ظاہر کرو اور برائیون سے چشم پوشی اختیار کرو۔ علما کے صحبت
سے حذر کرو۔ خصوص ایسے عالمون کے صحبت سے جو مجادلہ مین مبتلا ہین۔ کہ
یہہ لوگ اکثر اپنے حسد کے وجہ سے دوسرون کے لئے حوادث دہر کا
انتظار کرتے رہتے ہین اور اپنے وہم کے پردے مین قطع محبت بھی
کر دیتے ہین اور تمہاری رسوای کا اپنی صحبت و مجلس مین مضحکہ کیا کرتے
ہین۔ حتی کہ ان خیالی ذلتون کا استعمال اس شہرت سے کرتی ہین کہ گویا
اُدہنون نے سنگ ملامت تمہارے منہ پر پھینک مارا۔ یہہ لوگ مناظرہ
کے وقت کبھی دوسرے کے بات کو فروغ ہونے نہ دینگے۔ اور کبھی

کسیکی خطا سے درگذر نکرینگے اور کسی کے عیب کو معاف نہ فرمائینگے
بلکہ ادنی ادنی عیب کو ظاہر کرینگے۔ غیر کے تہوڑے سے منفعت پر انکا دل
جلیگا۔ اور قسم قسم کے تہمتین اور رہتا نین اوسکے فتراک مین باندہینگے۔
بظاہر تو یہہ نفع رسان معلوم ہونگے اور باطناً انسے مضرت پہونچیگی بہرحال
جو کچھ کہ ابتک ذکر ہو چکا یہہ سب بدیہی امور ہین۔ ان مہلکات سے
وہی بچ سکتا ہی جسکو خدا بچاوے پس ایسے لوگون کے صحبت مین سوا
نقصان وخسارت کے کوی فائدہ ہی نہین ہی۔ اور یہہ ایسی کہلی ہوی
باتین ہین کہ جسکا ہر شخص اعتراف کرسکتا ہی۔ قاضی ابن معروف رحمۃ اللہ
نے اس مضمون کو کیا خوب نظم کیا ہے۔

فَاحْذَرْ عَدُوَّكَ مَرَّةً وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ اَلْفَ مَرَّةً
دشمن سے تو ایک بار خوف کر اور دوست سے ہزار بار

فَلَرُبَّمَا انْقَلَبَ الصَّدِيقُ فَكَانَ اَعْرَفُ بِالْمَضَرَّةِ
پس جب دوست اپنی دوستی سے پہر جاے تو مضرت پہونچانے کے عمدہ طریقہ کو ذیادہ جانتا ہے

اسیطرح ابن تمام نے بھی کیا اچھا لکہا ہے

عَدُوُّكَ مِنْ صَدِيقِكَ مُسْتَفَادٌ فَلَا تَسْتَكْثِرَنْ مِنَ الصِّحَابِ
تیرے دشمن تیرے دوستون ہی سے نکلینگے پس دوستون کی تعداد کو مت بڑہا

فَاِنَّ الدَّاءَ اَکْثَرُ مَا تَرَاهُ یَکُوْنُ مِنَ الطَّعَامِ اَوِ الشَّرَابِ

اکثر بیماریاں جو تم دیکھتے ہو کہانے پینے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اگر بھلائی چاہتے ہو تو ہلال بن علا رقی کے قول پر کاربند رہو۔

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ اَحْقِدْ عَلٰی اَحَدٍ اَرَحْتُ نَفْسِیْ مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَةِ

جب میں کسی کی خطا معاف کرتا ہوں اور کسی پر حسد نہیں کرتا تو میرا نفس دشمنی کے تکلیفات سے محفوظ رہتا ہے

اِنِّیْ اُحَیِّیْ عَدُوِّیْ عِنْدَ رُؤْیَتِهٖ لِاَدْفَعَ الشَّرَّ عَنِّیْ بِالتَّحِیَّاتِ

بدرستیکہ میں دشمن کو خوش کرتا ہوں مجرد اوسکے دیکھنے اظہار تبسم و خوشی سے تاکہ بلا دفع ہو جاے

وَاُظْهِرُ الْبِشْرَ لِلْاِنْسَانِ اُبْغِضُهٗ کَاَنَّهٗ قَدْ مَلَاَ قَلْبِیْ مَسَرَّاتِ

کشادہ روئی کا بشر آتا ہوں اوس شخص کے ساتھ جس سے مجھے تنفر ہے اسطرح کہ گویا اوس نے میرے دل کو خوشی سے مالامال کر دیا

وَلَسْتُ اَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ اَعْرِفُهٗ فَکَیْفَ اَسْلَمُ مِنْ اَهْلِ الْمَوَدَّاتِ

جبکہ ہمکو اجنبیوں سے ہی بچنا محال ہے تو دوستوں سے کیونکر نجات ملیگی۔

اَلنَّاسُ دَاءٌ دَوَاءُ النَّاسِ تَرْکُهُمْ وَفِی الْجَفَاءِ لَهُمْ قَطْعُ الْاُخُوَّاتِ

اگرمثل بیماری کے ہیں اسکا علاج ترک صحبت ہے کیونکہ انسے ذرا ہی کنارا کرو تو عداوت پیدا ہو جاتی

فَسَالِمِ النَّاسَ تَسْلَمْ مِنْ غَوَائِلِهِمْ وَکُنْ حَرِیْصًا عَلٰی کَسْبِ التَّقِیَّاتِ

جو شخص انکی شرارتوں سے بچا وہ محفوظ رہا اسواسطے گوشہ گیری زیادہ اختیار کرو

وَخَالِقِ النَّاسَ وَاصْبِرْ مَا بُلِيتَ   أَصَمُّ أَبْكَمُ أَعْمَى ذَا تَقِيَّاتِ

لوگون کے موافق رہو اور آن سے جو کچھ واقع ہو اوس پر صبر کرو   چپ رہو بہرا اور اندہا بنجاؤ بہر کیف اپنے کو بچاؤ

اور نیز بعض حکما کے ان اقوال پر عمل کرو۔ دوست دشمن سے یکسان بخوشی ملاؤ نہ اونکے لئے کوئی ذلت کا سامان مہیا کرو اور نہ اون سے کچھ خوف کرو وقار و تواضع کو ہاتھ سے جانے مت دو مگر وقار مین کبر اور تواضع مین ذلت نہو ہر چیز کا برتا و اعتدال کے ساتھ کرو افراط و تفریط مذموم ہے کما قیل

عَلَيْكَ بِأَوْسَاطِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا   طَرِيقٌ إِلَى نَهْجِ الصِّرَاطِ قَوِيمٌ

لازم کرو تم اعتدال کہ وہ   راہ راست پر پہونچنے کا ذریعہ ہے

وَلَا تَكُ فِيهَا مُفْرِطًا أَوْ مُفَرِّطًا   فَإِنَّ كِلَا حَالَ الْأُمُورِ ذَمِيمٌ

اسپنے کاموں مین افراط و تفریط مت کرو   کہ یہہ دونون باتین مذموم ہین

چلنے کے وقت غرور کے ساتھ سیدہے باٸین طرف اور پیچھے پلٹ پلٹ کر مت دیکھو۔ اگر کہین مجمع دیکھو تو بغیر حاجت کے مت ٹھہرو۔ اگر کسی مجلس مین بیٹھو تو اطمینان کے ساتھ بیٹھو ستو عشا نہ مت بیٹھو۔ ہاتون کی انگلیون کو بایکدیگر مت ملاؤ کہ اس سے اکثر اونگھنی آتی ہے جو فعل شیطانی ہے

علی ہذا داڑھی مین بیفائدہ انگلیان ڈالنا۔ اور انگشتری کو پھراتے رہنا ہمیشہ دانتون مین خلال کرنا۔ ناکمین او نگلیان ڈالنا۔ کثرت سے تھوکنا۔ باربار انگڑائیان لینا منہہ پر سے مکھیان اوڑانا منع ہی۔ رینٹ اور بلغم کے دفع کرنے مین بھی احتیاط چاہئے محلس مین یہہ بھی ضرور ہے کہ بالکل سکوت ہو اور کسی قسم کا بلوا نہو گفتگو بھی سنجیدہ اور متانت کے ساتھ ہو۔ مخاطب کے ساتھ توجہ رہے استماع کلام کے وقت استعجاب ظاہر نہو۔ باربار مخاطب سے ایک ہی بات کا استدراک بھی نہو کہ عیب مین داخل ہے۔ فضول و مضحکہ آمیز گفتگو سے محترز رہے۔ اپنی اولاد یا شعر و سخن یا تصنیف و تالیف کی ستایش خود آپ کرنا معیوب ہی۔ بلکہ جو چیز اپنی ذات سے خصوصیت رکھتی ہو اوسکی بھی تعریف کرنی نہ چاہئے عورتون کے مانند تزئین لباس کی خواہش یا مبتذل لباس پہنا سرمہ کا زیادہ استعمال۔ بالون مین زیادہ تیل لگانا نہ چاہئے۔ لوگون کے پاس ہمیشہ حاجت پیش کرنا نہ چاہئے کسیکو ظلم کی ترغیب بھی مت دو۔ اپنے عیال کو دوسرون کے تشخیص مراتب کا رجحان مت دلاؤ کہ اسمین دو قباحتین ہین۔ ایک تو یہہ کہ مثلاً جب وہ کسیکو اپنے سے حقیر سمجھینگے تو اوس شخص کو بنظر استخفاف دیکھینگے دوسرا

پھر اگر کسی کو ذی مرتبت پاؤگے تو اوس سے اپنے دل مین کھچا کرینگے
اور نیز اگر ان سے کچھ خطا ہو جاوے تو نرمی کے ساتھ درگذر کرو۔ اور
مہربانی بھی اعتدال کے ساتھ کرو۔ خدمت گار و حواشی کے ساتھ ٹھٹھا
مت کرو۔ کہ اس سے رعب و داب مین فرق آتا ہی۔ کسی سے جھگڑا
ہو جاوے تو حلم کو ہاتھ سے جانے مت دو جہالت کو کام مین مت لاؤ
تعجیل کار سے پرہیز کرو۔ جواب سمجھکر دیا کرو۔ جھگڑے کیوقت بار بار ہاتھ
سے اشارہ نکرو۔ اور اگر کوی پس پشت ہو تو اوس کے طرف التفات
مت کرو۔ اور نیز جھگڑے کے وقت پنڈلیون پر مت بیٹھو۔ جبتک
غصہ کم نہو بات مت کرو۔ تقرب سلطانی سے ڈرو۔ وہ دوست جو صرف
تمھاری خوشحالی کا رفیق ہو (جیسے تونگری اور صحت) اور برے وقت
مین کام نہ آئے (یعنے حالت افلاس و مرض مین) اوس سے پرہیز
کیا کرو کہ وہ بڑا دشمن ہی۔ مال کو جان سے زیادہ عزیز مت رکھو۔
المختصر یہانتک جن ابواب کا ذکر ہو چکا ہی وہ بدایۃ ہدایت کیلئے کافی
ہے اگر بغرض کچھ باقی ہی تو صرف یہی ہی کہ انکا تجربہ کیا جاوے بدایت
ہدایت کے متعلق گو باتین بیان ہوئین ہین۔ آداب طاعات۔ ترک معاصی

مخالفت خلق - ان تینون چیزون کے مجموعہ کو تقوی - دین کامل -
زاد آخرت سے بھی تعبیر کرتے ہین - پس اگر ان امور کے طرف
طبیعت کا میلان ہو - اور نفس مین انکی حصول اور عمل کے جانب رغبت
پائی جاے تو سمجھئے کہ مادہ عبودیت ہی امید ہی کہ خداتعالی ایمان کامل
سے دلکو منور کردے -

چونکہ اس کتاب مین بدایات و نہایات دونون باتون کا ذکر ہوچکا ہی تو
نہایت ہدایت کے بعد اسرار وغوامض اور علوم باطنہ اور مکاشفات کا
مرتبہ ہی - جسکا ذکر احیاء العلوم مین موجود ہی - اگر شوق ہو تو اوس کے طرف
رجوع کرو - اور اگر صرف انہین اعمال و وظایف کا اختیار کرنا جو اس کتاب مین
مذکور ہوی ہین گران معلوم ہو اور تنفر پایا جاے - اور نیز یہ خیال پیدا ہو
کہ بھلا اس علم سے ہمین مناظرہ وغیرہ مین کیا مدد ملیگی - اور ابنا جنس
پر کیا سرسائی ہو سکیگی - حصول تقرب وزرا و سلاطین اور مناصب وغیرہ
مین اس سے کیا تائید مل سکیگی تو سمجھ لو کہ شیطان تمہین غارت کیا چاہتا ہے
اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھنے کے درپے ہے - اور تمکو ایسی علوم
کے ترغیب دیا چاہتا ہی کہ جسکو تم اپنے خیال مین مفید سمجھتے ہو

کہ یقین جانو کہ وہ سرمایہ تباہی و بربادی کا ہے اور نعیم دایم یعنے جوار رب العالمین سے باز رکھنے کی تدبیر ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاہِرًا وَّبَاطِنًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۶	مَا نَقرَبَ	مَا تَقَرَّبَ	۱۳	۸	هٰذاالیَوم	هٰذَا الْیَوم
؍	۷	مَا فَرَضْتُ	مَا افْتَرَضْتُ	؍	۱۱	؍	؍
؍	۸	فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ	فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ	۱۴	۶	فِی	فِیَّ
؍	۹	یَنطِقُ	یَنْطِقُ	؍	؍	مَا یَنفَعنِی	مَا یَنْفَعُنِی
؍	؍	یَبْطَشُ	یَبْطِشُ	۱۵	۱۲	مِنَ التَّفَاقِ	مِنَ النِّفَاقِ
۱۲	۳	اَصْبَحْنَا	اَصْبَحْنَا	۱۶	۳	شَقِیَّ	اَنْ اَشْقٰی
؍	؍	وَاَصبَحَ المُلکُ	وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ	ایضًا	۶	یکتَبَ	یکتَبَ
؍	۴	اَصْبَحْنَا	اَمْسَیْنَا	۱۷	۲	بِالعَوْلِ	بِالْقَوْلِ
؍	؍	؍	؍	؍	۳	ازجِنی	اَزِجْنِی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٨	٢	تُعْطِنِىْ	تُعْطِيْنِىْ	٢٩	٦	سَتَّمْ	سَلِّمْ
"	١٠	اسْمَعْنِىْ	اَسْمَعْنِىْ	٣٠	٢-٣	كُلُّهُ	كُلِّهٖ
"	١٢	السَّلَاسِل	السَّلَاسِلِ	"	"	عَاجِلَهُ	عَاجِلِهٖ
"	حاشیہ سطر ١	یعنے بلال	.	"	"	آجِلُهُ	آجِلِهٖ
١٩	٥	تَزِلَ	تَزِلَّ	"	٤	يَقَرَّبُ	تُقَرِّبُ
"	"	تَزِلُ	تَزِلُّ	"	٥	عَبْدَكَ	عَبْدُكَ
"	١٤	وَاَسْتَجِعُكَ	وَاُسَبِّحُكَ	"	"	نَبِيُكَ	نَبِيُّكَ
٢٤	٥	مَمْشَاىِ	مَمْشَاىَ	"	٨	رُشَدًا	رُشْدًا
"	٦	سُمْعَةً ـ	سُمْعَةً	"	١٠	ذَا لْجَلَا لُ	ذَالْجَلَالِ
"	"	اِتْقَاءً	اِتِّقَاءً	"	١٢	تَكِلْنِىْ	تَكِلْنِى
"	٦	وَابْتِغَاءِ	وَابْتِغَاءَ	"	١٣	اَصْلَحْ	اَصْلِحْ
٢٩	١	وَابْعَثْهُ	وَابْعَثْهُ	"	"	كُلَّهُ	كُلَّهُ
"	٢	وَعَدْتُهُ	وَعَدْتَّهُ	٣٠	١٤	اَصْبَحَتْ	اَصْبَحْتُ
"	"	اَرْحَمُ	اَرْحَمْ	"	١٥	اَمْلَاكُ	اَمْلِكُ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۲	فَقِيراً	فَقِيراً	۴۵	۸	أَيقِظنِي	أَيْقِظْنِي
"	"	فَقَرَ	أَفْقَرَ	"	"	وَاسْتَعْمِلنِي	وَاسْتَعْمِلْنِي
"	"	غَنِيٌّ	غَنِيٌّ	"	۹	تَبْعَدِنِي	تُبْعِدْنِي
"	۴	أَكْبَرُ	أَكْبَرَ	"	۱۰	فَتُعطِنِي	فَتُحْطِنِي
"	"	مُبْلَغَ	مَبْلَغَ	۵۲	۲	وَجَهْتُ	وَجَّهْتُ
"	۵	تَسَلُّطَ	تُسَلِّطْ	"	۴	رَبُّ	رَبِّ
"	"	لَا يَرْحَمْنِي	لَا يَرْحَمُنِي	۵۹	۳	الجُمُعَةِ	الْجُمُعَةِ
۳۳	۱	سَلَّم	سَلِّمْ	۶۱	۸	أَعْمِنِي	أَغْنِنِي
"	۲	لَا يَضُرُّ	لَا يَضُرُّ	"	۹	عَمَّن	عَمَّنْ
۴۱	۹	مُحَمَّدَانِ	مُحَمَّدَانِ	۶۳	۸	وَالعَطَش	وَالْعَطَشُ
"	۹	وَابْعَثْهُ	وَابْعَثْهُ	۶۴	۱۵	لَخُلُوفُ	لَخُلُوفُ
"	۱۰	وَعَدَتَهُ	وَعَدْتَهُ	۶۵	۸	لَجَنَّةِ	لِلْجَنَّةِ
۴۴	۱۳	أَرْفَعُهُ	ارْفَعْهُ	"	۹	الرَّيْعَانُ	الرَّيَّانُ
۴۵	۱	آخِذُ	آخُذُ	۶۶	۱۰	أَيْدِيهُمْ	أَيْدِيهِمْ
"	۳	أَقْضِ	اِقْضِ	"	"	أَرْجُلُهُمْ	أَرْجُلِهِمْ
"	۵	مُمَاتِهَا	مَمَاتِهَا	۷۰	۱۳	بِعَيْبِ	يَغِيبُ
"	"	أُمْنُهَا	أَمِنْتُهَا	"	۱۴	مَيِّتاً	مَيْتاً
"	۶	أَحْيَيْتُهَا	آحْيَيْتُهَا	۷۳	۹	بَنِي	بَنَى

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۱۰	دوسرے کی بات کاٹنا اور	۔	۸۷	۱۳	فتحصد	فتصعد
״	۱۱	خدا تعالی	خدای تعالی	״	״	آصْبِحُ	آصْبِحَ
״	۱۲	دوسرے کی بات کاٹنی اور	۔	״	״	آمْسِی	امْسِی
۷۳	۷	تَزَکُّوا	تَزَکَّوْا	״	۱۴	صَعَدَتْ	صَعِدَتْ
۷۷	۱۴	غَيْرِ	غَيْرُ	״	۱۵	ذَکَّمَتَهُ	زَکَّتْهُ
۸۲	۱	ہیں	ہیں	״	״	کَثَّرَتَهُ	کَثَّرَتْهُ
״	۱۰	مُهْلَکَاتٌ	مُهْلِکَاتٌ	״	״	اَلْمُوَکَّلُ	اَلْمُوَکَّلُ
۸۷	۴	بِاَسْنَادِهِ	بِاِسْنَادِهِ	۸۸	۱	وَحْبُهُ	وَجْهَهُ
״	״	اَنَّهُ	اِنَّهُ	״	۳	۔	اَعْمَالُ الْعَبْدِ کہ نورٌ
״	۵	لِمَعَاذِ	لِمُعَاذٍ	״	״	فَتَزَکَّتَهُ	فَتَزَکِّيَهِ
״	״	حَدَّثَنِی	حَدِّثْنِی	״	۴	تَقَفُّوا	قِفُوا
״	۸	مَعَاذُ	مُعَاذُ	״	״	وَاَضْرَبُوا	وَاضْرِبُوا
״	״	اِنَّ	اِنِّی	״	۵	وَجْهُهُ	وَجْهَهُ
״	۹	نَفَعَكَ	نَفَحَكَ	״	״	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهِ
״	״	صَنَعَةُ	ضَبْعَتَهُ	״	۶	اُدْعُ	اَدَعَ
״	۱۰	مَعَاذُ	مُعَاذُ	״	۷	انا ملك الفقر	
״	۱۱	سَبَعَةُ	سَبْعَةٌ	״	۹	الْخَفْظَةُ	الحفظة
״	۱۲	السَّبُعِ	السَّبْعِ	״	۱۰	تَقَفُّوا	قِفُوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۱۰	وَاضْرَبُوا	وَاضْرِبُوْا	۸۹	۹	اَدْعُ	اَدْعَ
//	//	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ	//	//	الْحِفْظَةُ	الْحَفَظَةُ
//	۱۱	اُدْعُ	اَدْعَ	//	۱۲	قُفُوْا وَاضْرَبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا
//	۱۳	يَزْهَوْ	يَزْهُوْ	//	//	وَجْهُ	وَجْهَ
//	//	الْكَوْكِبُ	الْكَوْكَبُ	//	۱۵	اُدْعُ	اَدْعَ
//	//	الدُّرِيُ	الدُّرِّيُ	۹۰	۲	النَّخْلِ	النَّخْلِ
//	۱۵	قُفُوْا	قِفُوْا	//	۴	قُفُوْا وَاضْرِبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا
//	//	وَاضْرِبُوْا	وَاضْرِبُوْا	//	//	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ
۸۹	۱	وَجْهُ	وَجْهَ	//	۵	وَاضْرَبُوْا	وَاضْرِبُوْا
//	//	صَاحِبُهُ	صَاحِبِهٖ	//	۶	كُلٌّ	كُلَّ
//	//	ظَهَرَهُ وَبَطَنَهُ	ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ	//	//	عَيْنٌ	عَيْنَ
//	۲	اُدْعُ	اَدْعَ	//	۸	اُدْعُ	اَدْعَ
//	۵	بعملها	بَعْلِهَا	//	۱۰	الرَّائِی	الْمَرَائِی
//	//	قُفُوْا وَاضْرِبُوْا	قِفُوْا وَاضْرِبُوْا	//	۱۱	خَلَقَ	خُلُقُ
//	۶	وَجْهُ صَاحِبُهُ	وَجْهَ صَاحِبِهٖ	//	//	صُمْتُ	صَمْتُ
//	۷	كُلٌّ	كُلَّ	//	//	ذِكْرُ اللّٰهِ	ذِكْرِ اللّٰهِ
//	//	يَاخُذَ	يَاخُذُ	//	۱۳	فَتَشْيَعُهُ	فَتُشَيِّعُهُ
//	۸	يَقَعُ	يَقَعُ	۹۰	۱۴	الْحُجُبَ	الْحُجُبِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۰	۱۳	كُلُّهَا	كُلُّهُمَا	۹۱	۱۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ
//	۱۴	الْمُخْلِصِ	الْمُخْلَصِ	//	۱۴	اللَّحمَ	اللَّحْمَ
۹۱	۲	السَّمٰوَاتِ	السَّمٰوَاتُ	//	۱۵	يَطِيقُ	يُطِيقُ
//	//	مَعَاذُ	مُعَاذٌ	//	//	مَعَاذُ	مُعَاذُ
//	۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ	۹۲	۲	تَكْرِهَ	تَكْرَهُ
//	۴	//	//	//	۳	مَعَاذُ	مُعَاذُ
//	//	اِقْتَدِيْ	اِقْتَدِ بِيْ	۱۰۳	۱۴	اَدْرِيْ	آدْرِيْ
//	۵	نَقْصُ	نُقْصُ	۱۰۵	۱	تَشَاهُ	شَاهُ
//	۶	اَخْوَاتِكَ	اِخْوَانِكَ	//	۳	مُقَايِسُ	مَقَ[illegible]
//	//	اَوْلَا	وَلَا	۱۰۶	۴	صَدَعَكَ	صَدَعَ
//	۷	نَفْسَكَ	نَفْسُكَ	//	//	شَتَتْ	شَتَّتْ
//	۸	وَتَذْهُمْ	بِذَمِّهِمْ	//	۱۰	قَلْبُهُ	قَلْبَهُ
//	۹	تَسْكَبَرُ	تَتَكَبَّرْ	//	//	آمْرَهُ فَرْطًا	اَمْرُهُ فُرُطًا
//	//	يَحْذَرُ النَّاسَ	يُحْذِرُ النَّاسُ	۱۱۷	۱۰	عَدُوَكَ	عَدُوَّكَ
//	//	خُلُقِكَ	خُلُقُكَ	//	۱۲	الصديق	الصدیق نكان
//	//	تَنَاجُ	تُنَاجِ	//	//	بالمفرة	بِالْمَضَرَّةِ
//	۱۰	فَتَتَقَطَعُ	فَتَنْقَطِعُ	//	۱۵	صِدِيْقَكَ	صَدِيْقَكَ
//	۱۲	وَالنَّاشِطَاتُ	وَالنَّاشِطَاتِ	//	//	سَتَكْرُنَ	تَسْتَكْثِرْنَ

فہرست مضامین کتاب ہدایۃ القضاۃ

تمت

کتاب لاجواب

ہدایۃ القضاۃ

جس مین رواجی مسائل مفتی بہا سلمہ سرکار نظام

یعنے

نکاح طلاق فسخ وغیرہ جو معاملات از دواج مین بکار آمد اور مفید عام ہین
نہایت کوشش کے ساتہہ معتبر کتب فقہ سے لکہے گئے جسکے فوائد فہرست کتاب سے ظاہر ہین

جناب مولوی قاضی احمد محی الدین صاحب قاضی ضلع بیڑ

کے تصنیف سے واسطے

رفاہ عام علی الخصوص عہدہ داران دار القضا اور نائبین دار القضا اور
وکلاء عدالت دیوانی اور امیدواران امتحان وکالت طالبین مسائل دین متین

شرع متین سے

مطبع محبوب شاہی واقع حیدر آباد دکن محلہ افضلگنج مین طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین ۔ وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین
بعد حمد و نعت کے بیچارہ ہیچمیرز مبتلاے سئات ابو البرکات محمد قطب اللہ المعروف بہ قاضی احمد محی الدین
بن غلام محمد عرف قاضی محمد رکن الدین بن قاضی محمد شکر اللہ قاضی سرکار بشیر صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد
غفر اللہ لہ ولوالدیہ ۔ عرض پرداز ہے کہ جب نہایت مہذب وہی قوم مانی جاتی ہی جو خدا کے کتاب منزل
یعنی فرقان حمید پر تعمیل اور احکام الہی کا امتثال پورے طور سے کرے ۔ اور دنیا کے تمام قومون مین سے
وہی لوگ عالی ہمت اور پورے خیراندیش تصور کئے جاتے ہین جنہون نے خدا کے بھیجے ہوے قانون
شریعت کو عمدہ اور نیک نیتی اور سچے ارادہ کے ساتھ عمل مین لایا ہو ۔ خصوص ہماری سرکار نظام
مین جو (اسلامی سلطنت کے ابقا اور ہمیشہ سے قانون شریعت کے اجرا کی ساعی و مددگار رہی)
اس احکام شرع کے اجرا کا اہتمام بیش از بیش کیا گیا چنانچہ طریقہ معدلت کے بنیاد جمانیکے لئے اور خلایق
کو کامل اطمینان اور یقین دلانیکے لئے شرعی معاملات مثل نکاح اور طلاق وغیرہ کے عدالت
دار القضا سے متعلق کرادی تاکہ ان شرعی معاملات کا تصفیہ قانون شریعت کے موافق اس محکمہ
مین ہوا کرے ۔ لہذا اس خیرخواہ کو اسبات کا خیال ایک جوش کے ساتھ پیدا ہوا کہ ان شرعی معاملات
مرقوم الصدر کا ایک ایسا مختصر ضابطہ باستنباط مسائل شرعی تیار کیا جائے کہ جس سے وہ ضابطہ
باسانی کارروائی اور کارپردازی مین ان معاملات شرعی کے کام آوے اس لیے
عاجز نے اس ضابطہ کو اردو زبان مین مرتب کر کے اسکا نام ہدایت القضاۃ
رکھا صاحبان فہم و ذکا و حضرات ذو المجد و اعتلا سے امید ہی کہ احقر کے سہو و نسیان سے
درگذر کر کر نظر اصلاح سے ملاحظہ فرماوینگے ۔

قاضی احمد محی الدین

نکاح کے معاملات کا بیان

تعریف نکاح

نکاح ایک معاملہ ہی جو متعلق ہی عورت کے موضع مخصوصہ سی (قصداً) روبرو دو گواہون کے (ساتھ صلاحیت عاقدین کے)

تصریح نکاح مین بھی مثل بیع کے ایجاب و قبول ضروری لیکن اتنا فرق ہی کہ وہان صرف ایجاب و قبول سے معاملہ تمام ہو جاتا ہے اور یہان بدون دو گواہ کے یہ معاملہ تمام نہین ہو سکتا کیونکہ جبکہ عقد ہوتا ہی وہ عورت کا بدن نہانی ہی اور اوسکا بدلہ مہر اور بدن نہانی ایسی چیز نہین کہ اوپر قبضہ مہر دینے والیکا اسطرح سے ہو سکے جیسا شے مبیعہ پر مشتری کا قبضہ ہو سکتا ہے لہذا شارع نے بمنزلہ اوس قبضہ کے دو گواہ قرار دئے کہ وہ قایم مقام قبضہ کے ہون قصداً کے لفظ سے یہ فایدہ ہوا کہ جو شخص باندی کو خرید کرتا ہی اگرچہ اوس سے مثل عورت منکوحہ کے صحبت کرنی جائز ہے لیکن وہان معاملہ قصداً اوس کے ذات سے ہی نہ کہ اوس کے عضو مخصوصہ سے بلکہ یہ جواز وطی بضمن ملک اوس کے ذات کے مشتری کو حاصل ہو گئی اور صلاحیت متعاقدین سے یہ مراد ہی کہ عاقدین مین کوئی ناتا حرمت کا نہو۔

مسئلہ ۱ نکاح کرنا واسطے صیانت نفس کے زنا سے واجب ہی۔

تصریح اگر کوئی شخص حالت اعتدال مین ہو یعنے روٹی کپڑا دینے کی اوسکو طاقت ہو اور خواہش نفسانی پیدا ہو اگر شدت شہوت نہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہی۔ اور اگر شہوت کی شدت سے زنا مین مبتلا ہونیکا خوف ہو تو واجب ہی اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ حق نفقہ وغیرہ پورا ادا نہو سکیگا تو منع ہے دیکھئے فتاوے عالمگیریہ جلد اول صفحہ (۹۷) مطبوعہ احمدی۔

مسئلہ ۲ حر انسان کو چار عورتون سے نکاح کرنا ایک عقد مین یا متفرق عقدون مین جائز

تصریح آزاد مرد مجاز ہے کہ چار عورتون تک نکاح کرے خواہ وہ تمام عورتین حرہ ہون یا باندیین یا بعض اونمین سے حرہ اور بعض باندئین لیکن حرہ پر باندی سے نکاح نہین کر سکتا دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۱) جلدین اولین۔

مسئلہ ۳ نکاح منعقد نہین ہوتا تا وقتیکہ اوسکے شرائط و ارکان ادا نہون

تصریح اگر زید نے بکر کو صرف اپنی بیٹی دینے کا وعدہ کیا تہا یا اس مضمون کو قلم بند کرا کے حوالہ کیا تہا یا بعتبار رخو استگاری کے منسوب کر دیا تہا یا اپنی بیٹی کو بعوض زر نقد کے نکاح

ترددیت کے غرض سے بکر کے حوالہ کردیا اور اوس نے اوسپر کچہہ تعمیل نہین کیا تو ان تمام صورتون مین
عقد نکاح لازم نہین ہوتا اور نہ ایسا نکاح کا وعدہ شرعاً قابل نفاذ ہی اور نہ کاغذ معاہدہ نکاح کے بابت
کوئی تعمیل ہوسکتی ہی اور نہ خواستگاری کا شرعاً کوئی اعتبار ہی دیکھئے دستور القضات اور فتاوے قاضیخان

مسئلہ ۴ تعلیق بالشرط سے نکاح صحیح نہین ہوسکتا۔

تصریح ہندہ نے کسی مرد سے یون کہی کہ مین تجہہ سے نکاح کرتی ہون بشرطیکہ
میرا باپ راضی ہو۔ تو نکاح صحیح نہوگا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۲) جلد دوسری مطبوعہ نولکشور

مسئلہ ۵ نکاح کرنا عورت زانیہ حاملہ کے ساتھہ جایز ہے۔

تصریح اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو تو اوس کے ساتہہ نکاح کرنا جائز ہی لیکن
شوہر کو تا وضع حمل اوسکے ساتھ مصاحبت نہ کرنی چاہئے اگر وہ مزنیہ غیر کے ہو (دیکھئے ہدایہ مطبوعہ
مصطفائی صفحہ (۲۹۲) جلدین اولین) اگر زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اوسکو اوسکے ساتھ
قبل وضع حمل کے بھی وطی کرنا باتفاق حضرت حنفی اور شافعی کے حلال ہی (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد (۲)

مسئلہ ۶ نکاح اوس حاملہ کے باطل ہے جسکا حمل نسباً معلوم ہو۔

تصریح اگر کوئی عورت (معلوم النسب حمل) رکھتی ہو یعنے اوسکے وطی بملک نکاح یا بملک
یمین ہی تو گو وہ عدت مین کیون نہو اوسکے ساتھ نکاح جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا نسب ثابت ہی اگرچہ
حمل کا فرجی سے ہو یا لونڈیکے ایسے مالک سے ہو جو اوسکا اقرار کرتا ہی اور اگر اقرار نہ کرے تو نکاح
مالک سے درست ہی (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد دوسری

مسئلہ ۷ نکاح حنفی مذہب والیکا رافضی اور معتزلہ کے ساتھ ناجایز ہی۔

تصریح رافضی اور معتزلہ مثل اہل کتاب کے ہین سنی عورت کا نکاح اونسے درست نہین ہی
لیکن اہل سنت کو اونکے عورتون کے ساتہہ نکاح کرنا درست ہی کیونکہ علامہ خیرالدین رملی رحمۃ اللہ نے اون کو
از قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے اور یہی قول اعدل الاقوال ہے اسواسطیکہ رافضیون کے کفر مین شک
ہین بسبب اونکے اعتقاد کفریات کے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۱۸ و ۱۹ جلد ۲ —

رافضی رافضی بیاے نسبتی منسوب برافضہ یا خود ہی رفض سے جسکا معنی لغت
مین چھوڑنا ہی وہ ایک فرقہ ہی فرق اہل اسلام سے جنہون نے زید بن علی بن حسین کو بعد
اونکے بیعت کرنیکے چھوڑ دیا ہے لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے —

معتزلہ ایک فرقہ ہی اہل اسلام سے جو قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہین اور رویت

میں دیدار الٰہی کے منکر ہیں اور عباد کو خالق اپنے افعال کے جانتے ہیں وغیر ذلک من القبائح۔

مسئلہ جب عورت اور مرد باہم اسلام لاویں تو ان کے درمیان وہی نکاح ثابت رکھا جاویگا جو حالت کفر میں تھا گو وہ نکاح ہمارے اصول کے خلاف ہوا ہو

تصریح کافروں میں بدون گواہوں کے نکاح کرتے ہیں اور عدت میں بھی اور ان کے نزدیک نکاح درست ہی جیسا دو زوجین میں قبل اسلام لانیکے ایسا نکاح منعقد ہوگیا تھا اور بعد زوجین نے ملکر اسلام لائے تو وہ زوجین اوسی نکاح پر ثابت رکھے جاوینگے (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۲ جلدین اولین مطبوعہ مصطفائی) اور اگر صرف زوجہ نے اسلام لائی تو قاضی اوسکے مرد کو اسلام لانیکے لئے حکم کرے اگر اسلام لایا تو وہ عورت اوسکی ہی اور اگر انکار کیا اسلام لانے سے تو قاضی اون دونون مین تفریق کرا دے اور حضرت امام ابوحنیفہ و محمد رح کے نزدیک یہہ تفریق طلاق ہو جاویگی (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۶ جلدین اولین) اور اگر زوجین ملکر اسلام لاوین اور وہ دونون محارم ہوں تو بعد اسلام لانیکے بعد تفریق کرا دیجاویگی (دیکھئے ہدایہ صفحہ ۳۲۵ جلدین اولین)۔

مسئلہ مرتدہ عورت کے نکاح کی دوبارہ تجدید ہونی چاہئے۔

تصریح اگر عورت نکاح ٹوٹ جانیکی غرض سے ایسے کلمات کفر زبان پر لائی جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہی تو قاضی کو ضرور ہی کہ اوسکو جبر مسلمان کرکے اوسکا نکاح اوسکے پہلے ہی شوہر کے ساتھ تھوڑے مہر پر مثلاً ایکدینار پر زبردستی سے کرا دے اگر اوسکا مرد راضی ہوا اور درصورت عدم رضا اوس کے اور کسی شخص کے ساتھہ اوسکا نکاح کرا دیا جاوے۔ (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۵۰ جلد ۲)

مسئلہ ولی طمع کے غرض سے عورت کو اوسکے کفو مین نکاح کرنیسے بالغ اور مزاحم نہین ہوسکتا۔

تصریح زینب کا بھائی زید جو فاسق اور بیباک ہی اگر طمع کے غرض سے اسبات پر راضی نہوتا ہو کہ زینب کا نکاح اپنے قبیلہ اور قوم مین کسیکے ساتھ کردے تو شرعاً قاضی نائب قضہ مجاز ہی کہ بلا مزاحمت زید کے زینب کا نکاح اوس کے کفو شخص کے ساتھہ زینب کے رضامندی پر پڑھادے (دیکھئے فتاوے شیبانی)

مسئلہ گونگا اپنے اشارہ معہودہ سے نکاح کرا سکتا ہی۔

تصریح ایک گونگے شخص نے اپنی بالغہ لڑکیکا نکاح اپنے معہودہ اشارہ سے کردیا ہوا اور وہ لڑکی راضی ہوگئی تو وہ نکاح نافذ ہوسکتا ہی۔ دیکھئے عقود دریہ صفحہ ۱۹ جلد اول مطبوعہ مصر

مسئلہ ۱۲ زوج زوجہ کے بہن کو بعد وفات زوجہ کے نکاح کرسکتا ہی گو ایک ہی روز زوجہ کے وفات پر گذرا ہو۔

تصریح عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہین آتی برخلاف مرد کے مرنے سے عورت پر عدت لازم ہوتی ہی۔ دیکھئے عقود دریہ صفحہ ۲۰۱ جلد اول مطبوعہ مصر

مسئلہ ۱۳ جن لڑکیونکا ولی قاضی ہو تو قاضی اون لڑکیونکا نکاح اپنے ساتھ یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہین کراسکتا۔

تصریح جب نابالغ یا مجنون لڑکیان لاوارث ہوجائین تو اونکے نکاح کرادینے کی ولایت قاضی کو حاصل ہوجاتی ہی۔ تو اب قاضی ولایۃ اون لڑکیون کا نکاح اپنے ذات یا اپنے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ نہین کراسکتا۔ کیونکہ قاضی کا تصرف درحقیقت حکم ہی اور قاضی کو اپنے ذات یا بیٹے کے نفع کے لئے حکم نہین جائز ہی برخلاف دوسرے اولیا کے ردیکھئے فتاوی

مسئلہ ۱۴ قاضی صغیرۂ لاوارث کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا

تصریح قاضی ایسے بچون کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا کہ جنکا نکاح کردینا قاضی پر ولایۃ واجب ہو جیسے صغیر اور مجنون لاوارث کا نکاح اور جن بچونکا نکاح کردینا واجب نہو جیسے وارث دار کا نکاح اوس حالت مین قاضی کو اجرت کا لینا شرعًا وحکمًا حلال ہے دیکھئے فتاوی قنیہ اور فتاوی خلاصہ اور فتاوی فیض الکرکی۔

مسئلہ ۱۵ مرد اپنی منکوحہ کو بغیر رضا اوس کے وطن اصلی سے باہر نہین لیجاسکتا اگرچہ اوسکا مہر بھی ادا کرچکا ہو۔

دیکھئے ردالمحتار جلد ۲ صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

مسئلہ ۱۶ قحطی مبیعہ لڑکیونکا نکاح بدون بالغ ہونے اور رضامندی اون کے فرضی ہولے کے نکاح کرادینے سے منعقد نہین ہوسکتا

تصریح شریعت غرا نے غلام باندی کو صرف بوجہ کفر ولحوق دارالحرب اور غلبۂ مسلمانون کے اونپر مال قرار دیکر بغرض کمال ذلت وخواری صحت خرید وفروخت کا حکم فرمایا پس سوا ایسے غلام باندی یا اون کے اولاد کے جو کسی قسم کا حق آزادگی او نہین حاصل نہین ہی خرید وفروخت جایز نہین کہ فی الحقیقت وہ حر ہین اور ایسے حر کو بیچکر جیسا کہا حرام ہی کہ تمام کتب فقہ مین اوسکی تصریح ہی اور جو حکم جواز بیع حُر کا بعض جو شمات مین محیط

سے بروایت امام محمد رح بحالت قحط و مخمصہ کے مفہوم ہوتا ہی وہ صرف بخوف تلف جان و بضرورت بچانے نفس کے ہلاکت سے ہی یعنے اگر کوئی شخص بسبب قحط یا بباعث کسی اور ضرورت کے جان کے تلف کا خوف کرتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اپنے آپ کو یا اولاد کو فروخت کر کر اوس کے پیسے سے قوت لایموت و سد رمق کرے۔ اور جو اباحت و حلت کہ بوجہ ضرورت پیدا ہوتی ہی بعد رفع ضرورت کے وہ حکم باقی نہین رہا کرتا جیسا کہ میتہ کو مخمصہ مین کہانیکی اجازت ہی لیکن بعد رفع خوف ہلاکت کے وہ اسپر حرام ہوجاتا ہی اسیطرح اگر کسی نے اپنی ذات یا اولاد کو فروخت کر کر کچھہ پیسہ جمع کیا تہا لیکن ایسے مین اوسکی وہ شدت رفع ہوگئی تو وہ باقی پیسا اوسکو اپنے صرف مین لانا جایز نہین بلکہ اوس مالک کو دریافت کرکے حوالہ کرنا ضرور ہی۔ الحاصل جواز بیع ایسے حر مضطر کا محض حیلہ ہی حق نفس کے لئے نہین مرتب ہوسکتے ہین اوسپر احکام ملک جواز استمتاع وغیرہ کے اور جو روایتہ امام محمد رح سے کہ بعض حواشیات مین محیط سے جواز وطی ایسے مبیعہ کی سمجھی جاتی ہے وہ محض واسطے رفع حد زنا کے ہی اوسکو درحقیقت وطی بشبہ سمجھنا چاہئے کہ جواز بیع کے ضمن مین حلت استمتاع کا شبہ پیدا ہونے سے وہ حد ساقط ہوگئی جب اس تمام تقریر سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ قحط کے لونڈی غلام پر کوئی حکم بیع کا نافذ نہین ہوتا ہی تو مولی اوسکا درحقیقت مولی نہوا اور کوئی اقتدار اوسکو اوس کے ذات پر نہین رہا تو بغیر رضا اونکے ذات کے مولی نیابت خود انفاد نکاح مین مستبد نہین ہوسکتا۔

مسئلہ ۱۷ زوجہ اپنے زوج کے مفقود ہوجانے سے دوسرا نکاح کرسکتی ہی

تصریح مفقود اوسکو کہتے ہین کہ وہ چلا گیا ہو اور اوسکا مرنا اور جینا معلوم نہو اور اوس کے غائب بے خبر ہوجانے پر وقت ولادت سے اوس غائب کے نو دسال گذر گئے ہون۔ یا اوس کے فقدان مین اتنا انتظار کیا گیا ہو کہ اس مفقود کے ویسے ہم عمر لوگ سب مرگئے ہون اور زوجہ کے درخواست کے بعد حاکم دار القضا نے اوس کے موت کا حکم دیا ہو اور وقت حکم سے موت کے چار مہینے دس دن ایام عدت وفات تمام ہوچکے ہون تب اوسکو بناہر مذہب حضرت امام اعظم کے دوسرا نکاح کرنا جایز ہے اور اگر نکاح کے بعد زوج اول آگیا تو زوجہ کو زوج ثانی سے پہر واپس نہین لے سکتا۔ اور امام مالک رح نے فرمایا ہی کہ جب زوج کے مفقود ہی پر چار سال گذر جائین تو قاضی درمیان زن و جلین کے تفریق کرا دے اور وہ عورت عدت وفات بیٹھ جاوے اوسکے بعد جس سے چاہے نکاح

کر لے ۔ اور امام شافعی رحمہ کو بھی مذہب قدیم میں امام مالک کے قول سے اتفاق ہے اور
امام احمد حنبل اوس کے فقدان کے حالت پر حکم دیتے ہیں یعنے اگر اوس حالت سے
اوسکا مرنا پایا جاتا ہو تو اوسے مرا تصور کرنا چاہیئے ورنہ نہیں مثلاً کوئی شخص لڑائی کے
دو صفوف میں گم ہوا یا جہاز ٹوٹ گیا یا ایسے نزدیک کے کام کو گیا کہ بالکل جلدی سے
لوٹ کر آسکتا تھا نہ آیا تو ایسے صورتوں میں بعد چار برس کے اوسکی جورو عدت موت بیٹھ
سکتی ہے ورنہ تاریخ پیدایش سے نوّے سال گذرنیکے بعد صاحب جامع الرموز کہتا ہے کہ مواضع ضرورت
میں امام مالک کے قول پر فتوے ہے صاحب نہر الفایق وغیرہ نے اعتراض کیا ہے کہ ہمیں
کوئی سبب نہیں ہے کہ امام مالک کے مذہب پر حکم کریں کس لئے کہ حاکم مالکی المذہب کے پاس
رجوع ہو سکتی ہے علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہیں کہ کلام اس میں ہے کہ جس جگہ ضرورت متحقق
ہوا اور وہاں مالکی المذہب نہو تو حنفی اس مسئلہ پر حکم دیسکتا ہے ۔ دیکھئے مسئلہ کو رد المحتار مطبوعہ مجتبائی
دہلی جلد (۲) صفحہ (۴۳۰) اور فتاوے عالمگیریہ اور ہدایہ کے باب المفقود میں ۔

مسئلہ ۱۸ نکاح موقت اور متعہ دونوں باطل ہیں ۔

تصریح نکاح موقت اوسکو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے بشہادت دو شاہدوں کے
وقت معین مثلاً دس دن کے لئے نکاح کرے ایسا نکاح ہرگز صحیح نہیں دیکھئے ہدایہ صفحہ ۲۹۳ و
اور نکاح متعہ اوسکو کہتے ہیں کہ مرد عورت کو کسی مقدار معین مال سے ایک مدت معین تک اپنے پاس
رکھے اور متمتع ہووے اور اسمیں ایجاب و قبول شرط ہے اس سے واضح ہوا کہ فرق درمیان نکاح
موقت اور نکاح متعہ کے شہادت کے تحقق و عدم تحقق کا ہے ۔ اور جمہور امت کا اسپر اتفاق
ہے کہ یہہ نکاح جنگ خیبر اور جنگ مکہ میں جایز ہوا تھا پھر اوسکو جناب سرور کائنات صلعم نے
ابداً حرام فرمایا دیکھئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ۔

بحث تنقیحات

قاضی کو چاہیئے کہ انعقاد نکاح کے قبل حسب ذیل تنقیحات قایم کرے

تنقیح اول ۔ تم لوگ جو درمیان متعاقدین کے نکاح
کرانا چاہتے ہو دیانتہ بیان کرو کہ عاقدین سے تمہارا کیا رشتہ ہے

تنقیح ثانی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف اجازت انعقاد نکاح کے حاصل کرنیکے لئے
اجنبی لوگ حاضر ہوکر پدر انگی انعقاد نکاح کی حاصل کرتے ہیں اور اصل اولیا متعاقدین

مجلس نکاح مین حاضر نہین رہتے لہذا حاکم دار القضا کو اصل اولیا متعاقدین کے استرضا علم حاصل نہین ہوتا حالانکہ اولیا عاقدین کے رضامندی کا علم حاکم دار القضا کو ہونا نہایت ضروریات سے ہے پس چاہئے کہ اولیاے متعاقدین اصالۃً یا وکالۃً حاضر ہوکر نکاح کی اجازت کی درخواست پیش کرین تاکہ آیندہ کوئی ولی انعقاد نکاح کے بعد اپنی عدم رضامندی کا انکار نہ کرسکے۔

تنقیح دوم۔ تم جو یہہ قرابت اپنی ظاہر کرتے ہو تمہارے سوا اور بھی کوئی متعاقدین سے رشتہ دار ہین۔

تصریح۔ اس تنقیح کی اسلئے ضرورت ہے کہ ولی قریب جس کو صغار کے نکاح کرادینے کا حق ہے بخوبی متعین ہو جاوے اور ولی قریب کے ہوتے ہوے ولی بعید کو خود راے سے نکاح کرادینیکا موقع نہ ملے۔

ولی۔ شرع مین اوس کو کہتے ہین جو بالغ اور عاقل اور وارث ہو اگرچہ فاسق ہے بنا بر مذہب صحیح کے بشرطیکہ حرمت کہونے والا نہو۔

پھر یہہ ولایت حسب ذیل چار سببون سے ترتیب وار ثابت ہوتی ہے یعنے پہلے سب سے اولیا موجود ہوتے ہوی دوسرے اور کسی قسم کے اولیا کو حق نہین ایسا ہی دوسرے تیسرے چوتھے مین بھی ترتیب سمجھی جاوے۔

سبب اول۔ ولایت نسبی جو عصبات کو حاصل ہے

سبب دوم۔ ولایت ملکی جو مالک کو بہ نسبت اپنے لونڈی غلام کے حاصل ہے

سبب سوم۔ ولایت اعتاق جو آزاد کنندہ کو بہ نسبت آزاد شدہ کے حاصل ہے

سبب چہارم۔ ولایت امامت جو حاکم یا قاضی وقت کو بہ نسبت صغار لاوارث کے حاصل ہے۔

(پھر عصبات کے ولایت مین حسب ذیل ترتیب متحقق ہے)

عصبات مین سے اول بیٹے کو ولایت حاصل ہے اور بر تقدیر نہونے اوسکے پوترے اور وہ نہونے پر پڑپوترے وغیرہ کو نیچے تک حاصل ہے بعدہٗ باپ کو اور وہ نہو تو اوس کے دادا کو اور وہ بھی نہو تو پڑدادا کو اور اسی طرح اوپر تک بعدہٗ حقیقی بہائی۔ بعدہٗ پدری بہائی۔ بعدہٗ حقیقی بہائی کا بیٹا۔ بعدہٗ پدری بہائی کا بیٹا اسی طرح نیچے تک۔ پھر سگا چچا۔ پھر سوتیلا چچا باپ کے طرف سے پھر

چچا کا بیٹا۔ پھر سوتیلے چچا کا بیٹا اسی طرح نیچے تک پھر باپ کا سگا چچا۔ پھر باپ کا سوتیلا چچا۔
پھر باپ کا سگا چچیرا بھائی پھر باپ کا سوتیلا چچیرا بھائی باپ کے طرف سے پھر اسی طرح اولاد۔
اون کی بعدہٗ والدہ بعدہٗ سگی بہن بعدہٗ سوتیلی بہن باپ کیطرف سے پھر والدہ کی اولاد پھر ذوی الارحام
بعدہ حاکم بعد قاضی اگر حاکم نے اوس کو تو قیع مین نکاح کرانے کی اجازت دیا ہو۔ اس ترتیب ولایت
کے بیان کرنے سے صرف یہی غرض ہے کہ ان اولیا مین سے جو قریب ترین اون کے بغیر رضا
کے بعید کے نکاح کرانے سے نکاح جایز نہ ہوگا ہان اگر ولی قریب صغیر یا مجنون یا مملوک یا تین
شبانہ روز کی مسافت پر ہو تو اوس بعید کو نکاح کرا دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور بعد رفع مانع
کے ولی قریب اوس نکاح کو جو اوسکی غیبت کی وجہ سے ہوا ہے منسوخ نہین کرا سکتا دیکھیے
دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۳۵)۔

(ولایت کے حسب ذیل دو قسم ہین)

قسم اوّل۔ ولایت استحبابی۔

تصریح۔ حرہ بالغہ عاقلہ کا نکاح عام اس سے کہ وہ بکر ہو یا ثیبہ بے حضور
ولی کے اپنے کفو مین صحیح ہے لیکن ولی کی حضوری ایسی حال مین مستحب ہے کیونکہ سید الائمہ
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے صحت اس نکاح کی اجازت ولی
پر موقوف نہین رکھا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف رجوع فرمایا ہے لہذا ولی کا ہونا ایسے
نکاح کے لیے ضروری نہین ہے دیکھیے ہدایہ صفحہ (۲۹۳) جلدین اولین

قسم دوم۔ ولایت زیر دستی۔

تصریح۔ نابالغ لڑکی اور مجنونہ اور باندی جو اپنے ذات سے تصرفات کا اقتدار
نہین رکھتے اون کا نکاح اولیا اور مالک کی اجازت پر منحصر اور موقوف ہے دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۴۴) جلد (۲)

مسئلہ ۱۹ نکاح بسبب صریح نقصان اور ولی فاسق اور وصی کے انعقاد سے منعقد نہین ہو سکتا۔

تصریح۔ اگر چچا اپنی صغیرہ بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ صریح نقصان سے
یا کسی غیر کفو کے ساتھ کرا دے یا کوئی ایسا ولی بے باک اور بد تدبیر عام اس سے کہ وہ ولی باپ ہے
یا دادا اور اس کا فسق معروف ہو اور وہ اپنی ولایت سے نکاح کرا دے یا کسی شخص نے کسی
اجنبی کو مرتے وقت اپنی یتیم کے نکاح کرانیکی وصیت کیا ہو اور ایسا وصی اپنے وصی ہونیکے راہ سے نکاح
کر دے تو ہرگز صحیح نہین دیکھیے عقود دریہ صفحہ (۳۹) جلد اول مطبوعہ مصر اور غایۃ الاوطار صفحہ (۴۱) جلد (۲) مطبوعہ لکھنؤ

وصی - اوس کو کہتے ہین کہ کسی نابالغ کی جایداد وغیرہ کی اصلاح کے لئے کوئی
سرپرست مقرر کیا جاوے عام ہے اوس سے کہ وہ اوسکا رشتہ دار ہو یا نہ ہو -

تنقیح سوم - آپس مین دولہ اور دولہن کے نسبی کیا ناتا ہے -

تصریح - اللہ جل شانہ نے سات قسم ناتے سے حرمت نسبی ثابت فرمایا ہے - ماں[۱] بیٹی[۲]
بہن[۳] - پہوپی[۴] - خالہ[۵] - بہتیجی[۶] - بہانجی[۷] -

ماں - سے عرف شرع مین وہ سب عورتین مراد ہین کہ جس کے طرف اسکا
عاقد کا نسب منتہی ہو خواہ ماں کیطرف سے خواہ باپ کے طرف سے جیسا کہ نانی پرنانی دادی پردادی
یہہ سب ماں کی حرمت مین داخل ہین -

بیٹی - سے وہ تمام عورتین مقصود ہین کہ جن کا نسب انسان کے طرف خواہ بواسطہ یا
غیر واسطہ منتہی ہو جیسا کہ بیٹی پوتی یا نواسی پرنواسی وغیرہ یہہ سب بیٹی کی حرمت مین داخل ہین

بہن حقیقی اور علاتی اور اخیافی بہن مراد ہین اور یہہ سب بہن کی حرمت مین داخل ہین

پہوپی - پہوپی سے اوس مرد کی بہن مراد ہے جس کے جانب انسان کا نسب منتہی ہو
خواہ باپ کی پہوپی ہو یا دادا کی اسی طرح نانا کی بہن یہہ سب پہوپی کی حرمت مین داخل ہین

خالہ - یعنی جس عورت کیطرف انسان کا نسب منتہی ہو اوسکی بہن خالہ ہے خواہ ماں
کی بہن حقیقی یا علاتی یا اخیافی ہو نانی یا پرنانی کی بہن یہہ سب خالائین مرد پر حرام ہین -

بہتیجی - خواہ عینی بہائی کی بیٹی ہو یا علاتی یا اخیافی کی یہہ سب بہتیجیان حرمت مین
بہتیجی کے داخل ہین -

بہانجی - خواہ حقیقی ہو یا علاتی ہو یا اخیافی یہہ سب بہانجیان حرمت مین بہانجی کی داخل ہین

یہہ تمام عورتین مسبوق الذکر جو نمبر (۱) سے نمبر (۷) تک ذکر کئے گئے وہ عورتین ہین کہ ان سے
کبھی اور کسی وجہ سے نکاح درست نہین بلکہ اون کو محرمات ابدیہ کہتے ہین -

تنقیح چہارم - کیا دولہ دولہن سے نے ڈہائی سال کی عمر مین یکدوسرے
کی ماں یا یکدوسرے کے مرضعہ کا - (طرفین سے یا یکطرفہ) دودہ پیا ہے -

تصریح - چونکہ عورتین نسب کی وجہ سے حرام ہین وہ تمام رضاع کیوجہ سے بہی حرام
ہوجاتے ہین لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی اور دریافت کرنا پڑا تا کہ مرضعہ کی ماں - اور بیٹی - اور اوسکی
بہن اور خالہ اور بہتیجی - اور بہانجی - اور پہوپی یہہ سب حرام سمجھی جاتی ہین اور اونکے درمیان نکاح نہ باندہا جاوے -

چند صورتین رضاعت مین بخلاف نسب کے حسب ذیل ایسے ہین جنمین نکاح حلال ہے۔

(حلال ہے پوتے کی ماں)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ نسبی پوتے کی رضاعی ماں مثلاً زید کا بیٹا محمود ہے اور محمود کا بیٹا خالد ہے پس اگر خالد کو ایک اجنبیہ عورت کریمہ نے دودہ پلایا تو زید کو کریمہ سے نکاح کرنا حلال ہے برخلاف نسب کے پوتے کی ماں نسبی دادا کو حلال نہین اسواسطے کہ خالد کی ماں زوجہ ہے محمود کی تو بہو ہوئی زید کی۔

اوسکی دوسری صورت یہہ کہ۔ رضاعی پوتے کی نسبی ماں اطرح سے کہ پہلی مثال مین محمود کی زوجہ نے بکر کو دودہ پلایا تو زید کو بکر کی نسبی ماں سے نکاح درست ہے۔

اوسکی تیسری صورت یہہ کہ۔ رضاعی پوتے کی رضاعی ماں مثلاً بکر کو زوجہ محمود کے سواے اگر حلیمہ نے بہی دودہ پلایا ہو تو حلیمہ بھی زید کو حلال ہے۔

اوسکی چوتہی صورت یہہ کہ۔ نسبی بیٹے کی رضاعی نانی مثلاً زید کے بیٹے عبد اللہ کو حمیدہ نے دودہ پلایا تو حمیدہ کی ماں جو نانی ہوئی عبد اللہ کی سو زید کو حلال ہے برخلاف نسب کہ عبد اللہ کی نانی نسبی خوشدامن ہے زید کی تو اوس پر حرام ہے۔

اوسکی پانچوین صورت یہہ کہ۔ رضاعی بیٹے کی نسبی یا رضاعی نانی مثلاً زید کا بیٹا ہے رضاعی خالد اوس کا نام۔ تو خالد کی نانی نسبی ہو یا رضاعی زید کو حلال ہے۔

(حلال ہے بہن کی ماں)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ ماں رضاعی ہو اور بہن نسبی مثلاً زید کی سگی بہن کو حافظہ نے دودہ پلایا تو زید کو حافظہ سے نکاح درست ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ بہن رضاعی ہو اور اوسکی ماں نسبی جیسے زید کی رضاعی بہن رشیدہ ہے تو زید پر رشیدہ کی ماں نسبی حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ ماں بہی رضاعی ہو اور بہن بھی رضاعی چنانچہ مثال سابق مین رشیدہ کے رضاعی ماں زید پر حلال ہے۔

(حلال ہے بیٹے کی بہن)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ بہن رضاعی اور بیٹا نسبی ہو چنانچہ زید کا بیٹا ہے

خالد اور اوس کی رضاعی بہن ہو فریدہ یعنے خالد اور فریدہ ایک اجنبی عورت کا دودہ پیا تو زید کو فریدہ حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ۔ بیٹا رضاعی ہوا اور بہن نسبی جیسے زید کا بیٹا احمد رضاعی اور احمد کی بہن نسبی رحیمہ ہو تو زید پر رحیمہ حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ بیٹا بہی رضاعی اور اوسکی بہن بہی رضاعی جیسی کہ مثال سابق مین احمد کی بہن رضاعی زید پر حلال ہو۔

(حلال ہے بہائی کی مان)

اسکی بہی تین صورتین ہین چنانچہ اوسکی تفصیل بہن کی مان مین مذکور ہو چکی

(حلال ہے ماموں کی مان)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ زید کے ماموں نسبی کو دودہ پلایا اجنبیہ نے تو زید کو ماموں کی دائی حلال ہو۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی نسبی مان زید کو حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی رضاعی مان زید پر حلال ہو اور اگر ماموں اور اوسکی مان دونوں نسبی ہوں تو حلال نہین اسواسطیکہ ماموں کی مان یا سگی نانی ہو یا نانا کی منکوحہ۔

(حلال ہے بیٹے کی بیوی)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ۔ زید کا بیٹا نسبی ہو حسن اور اوسنے دودہ پیا اجنبی عورت کا جو زوجہ ہے خالد کی اور خالد کی بہن ہو عظیمہ تو عظیمہ رضاعی بیوی ہوئی حسن کی سو عظیمہ زید پر حلال ہو۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ۔ زید کا بیٹا رضاعی ہو خالد سو خالد کی نسبی عمہ زید پر حلال ہو۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ۔ خالد نے زید کے زوجہ کے سوائی کریمہ کا دودہ پیا تو کریمہ کے خاوند کی بہن زید پر حلال ہے اور اگر بیٹا اور اوسکی عمہ دونوں نسبی ہوں

تو زید پر اوسکی عمہ حلال ہوگی کیونکہ وہ بہن ہے زید کی دیکھئے حاشیہ الی معارضہ (۲۰) وہ ۴۰ جلد (۲)

رضاع - عورت کی چہاتی سے دودہ چوس سنے کو کہتے ہین مدت رضاعت مین عام اس سے کہ وہ چوسنا ایک گہونٹ ہو عورت کنواری نو برس کی عمر والی سے یا عورت مردہ یا بڈہی سے - اور مدت رضاعت حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ڈہائی سال یعنی تیس مہینے قمری کسکے اندر اگر بچہ کسی کا دودہ پئیگا تو حرمت رضاعت ثابت ہوجائیگی -

تنقیح پنجم - کیا عاقد پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقدہ کے ساتھ کچھہ ناتا رکھتا ہے -

تصریح - اکثر دیکھا گیا کہ زوج اپنی زوجہ کے وفات کے بعد اوسہی زوجہ کے قرابت داروں مین سے کسی کا خواستگار ہوتا ہے ایسی حالت مین یہہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ یہہ عورت مخطوبہ پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد پر حلال ہے یا نہین کیونکہ ہر عورت کا اصول نکاح صحیح کرنے کے وجہ سے اوسکے شوہر پر ہمیشہ کو حرام ہین عام اس سے کہ اوس عورت سے صحبت کی ہو یا نکی ہو - اور نیز عورت کے فروع بشرطیکہ اوس عورت سے صحبت کی ہو ہمیشہ کو اوسکے شوہر پر حرام ہین - نکاح صحیح سے یہان یہ مراد ہے کہ مکلف نے اپنا نکاح کرلیا ہو یا صغیر و مجنون کے جانب سے ولی نے قبول کیا ہو یہان تک کہ اگر کسی نے چار پانچ برس کے بچے کا نکاح اوسہی بچے کے قبول پر کیا تہا اور پہر وہ منکوحہ مرگئی یا اوس کے گہر نہین آئی تو اوس کی مان اوسکے شوہر پر حرام نہین ہے کیونکہ وہ نکاح درحقیقت درست نہ تہا -

مسئلہ ۲۰ - زنا وغیرہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے

تصریح - اگر کسی شخص قابل شہوت نے عورت قابل شہوت سے زنا کیا یا شہوت سے اوس کو ہاتہہ لگایا اور عورت نے اوس کو شہوتاً ہاتہہ لگائی - یا مرد نے شہوتاً عورت کے ستر خاص کو دیکہا یا عورت نے ذکر کو شہوتاً دیکہی ہو تو جیسی حرمت نکاح سے ثابت ہوتی ہے اوسی طرح حرمت زنا اور شہوت سے چہونے اور شہوت سے بدن کو دیکہنے سے بھی ثابت ہوتی ہے مگر ماسوای زنا کے سب مین شرط یہہ ہے کہ انزال نہوا ہو -

مصاہرت - سسرالی رشتہ داری کو کہتے ہین عام اس سے کہ وہ رشتہ نکاح کے سبب ہو یا زنا کے یا وطی بہ شبہ وغیرہ کے سبب سے ثابت ہو -

تنقیح ششم - کیا اس عاقد کی اوربھی کوی عورت زندہ ہے

جواس عاقدہ کے ساتھ قرابت رکھتی ہو۔

تشریح۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی منکوحہ عورت پر اور بھی سکنفات دار دن میں سے دوسری کو کرتے ہین ایسی حالت مین یہہ دریافت کرنا ضرور رہوگا کہ ان کے درمیان ایک دوسرے کا محرم ہے یا نہین کیونکہ جمع کرنا ہر دو ذی رحم محرم کا مثلاً دو بہنون کا اور خالہ بھانجی کا اور پھوپی بھتیجی کا عام اس سے کہ یہہ ہر ذی رحم محرم آپس مین حقیقی ہون یا علاتی یا اخیافی حرام ہے مگر ملک یمین مین جمع کرنا منع نہین ہے یعنے دو بہنون کو جو لونڈیان ہون ایک ساتھ خرید کرنا مضایقہ نہین ہے مگر دونون سے صحبت نہ کرے

تنقیح ہفتم۔ کیا اس عاقدہ کا کوئی شوہر زندہ موجود ہے۔

تشریح۔ اکثر ایسا ہوتا کہ حالت صغر مین شادی کر کر دولہن کو دولہے کے یہان روانہ نہین کرتے اور اوس دولہے سے ناراض ہوکر دوسرے کے یہان بہٹال کر دوسرا نکاح کرا دیتے ہین لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی اور یہہ دریافت کرنا پڑا کہ یہہ عورت کسی کی منکوحہ تو نہین ہے۔ کیونکہ شوہر دار عورتون کا بموجب حکم قانون آسمانی کسی کو نکاح کرنا جایز نہین

۲۱ مسئلہ۔ کوئی قاضی کسی شوہر دار عورت کا دوسرا نکاح نہین پڑہا سکتا ہان جبکہ زوج اول مر جاوے اور دو شخص اوسکے مرنے کی گواہی دین اور بیان کرین کہ ہم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی ہے یا ہم نے اوسکو دفن کیا ہے تب دوسرا نکاح وقت موت سے انقضای عدت وفات کے بعد پڑہا سکتا ہے

تشریح۔ شہادت موت مین ایک شخص کی گواہی قضاء قاضی کے لئے ہرگز معتبر نہین ہے اور نہ قاضی بدون دو شخص کے گواہی کے موت کا حکم دیسکتا ہے لہذا دو گواہ کا ہونا ضرور ہوا۔ اور اگر موت کے وقت ایک ہی شخص تہا عام اس سے کہ وہ کہین مر گیا ہو اوسکا طریقہ واسطے مقبول ہونے شہادت کے یہہ ہے کہ وہ دوسرے کو خبر دے موت کی پہر دونون ملکر قاضی کے پاس گواہی دین تب قاضی اوسکے موت کا حکم دیگا اور جب حکم دیا گیا اور اوس نے دوسرا نکاح بھی کر لی اور شوہر اول زندہ ہوکر آیا تو اپنی زوجہ کو بعد انقضاء عدت واپس لیگا کذا فی فتاوی عالمگیریہ و رد قتاوی خلاصہ۔

تنقیح ہشتم۔ کیا حرہ منکوحہ کے ہوتے ہوئی لونڈی سے تو نکاح نہین کیا جاتا۔

تصریح - چونکہ کسی شخص کا بموجودگی حرہ منکوحہ کے باندی سے نکاح جایز نہین ہے اور نہ دونون سے بوقت واحد نکاح مین اکٹھا کرنا درست ہے لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی

باندی - سے وہ عورتین مراد ہین جو مسئلہ ۱۶ مین ذکر کی گئین آج کل کے زمانہ مین جو محلی لڑکیاں موجود ہین وہ باندئین نہین ہین بلکہ ملازمہ ہین اور نکاح باوجود حرہ کے جایز ہے۔

تنقیح نہم - کیا یہ عورت ناکح کی مطلقہ ثلثہ ہے جس سے دوبارہ نکاح کرایا جاتا ہے

تصریح - جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا ہے تو خاوند اور بی بی کا علاقہ منقطع ہو جاتا ہے اور اون دونون مین دوسرا نکاح صحیح نہین ہوتا تاآنکہ وہ حلالہ نہو یعنے دوسرے نکاح اور وطی کئے جاکر جدائی حاصل نہ کی ہو اور ایسا ہی حرام ہے نکاح کرنا صغیر کے عورت مطلقہ ثلثہ سے کیونکہ صغیر کا طلاق دینا بالکل لغو ہے اور اوس کا نکاح تا بلوغ اوس کے ایسا مستحکم ہے کہ طلاق سے بھی زائل نہین ہوتا۔

تنقیح دہم - کیا یہ عورت کسی کی معتدہ ہے۔

تصریح - معتدہ اوس عورت کو کہتے ہین کہ وہ عورت اپنے نفس کو ایک مدت معین تک نکاح اور وطی سے باین غرض روک رکھی کہ جو اثر نکاح اور فراش سابق کا باقی ہو جاتا رہے اور یہہ عدت عورت پر تین وجہ سے واجب ہوتی ہے ایک تو طلاق کی وجہ سے دوسرا فسخ نکاح کے سبب سے تیسرا بیوہ ہو جانے کے باعث سے مثلاً کوئی مدخولہ عورت طلاق یا فسخ کے باعث عدت بیٹھی ہو عام اس سے کہ وہ عدت طلاق بائنہ سے ہو یا طلاق رجعیہ سے یا طلاق ثلثہ سے اوس کے لئے عدت تین حیض کی مقرر ہے جبکہ اس معتدہ کو حیض آتا ہو ورنہ تین مہینے کی عدت ہے یا کوئی عورت شوہر کے مرجانیسے عدت بیٹھ گئی ہو عام اس سے وہ بیوہ صغیرہ ہو یا کبیرہ یا کافرہ یا مسلمہ موطوءہ یا غیر موطوءہ اوس کے لئے عدت چار مہینے دس دن کی مقرر ہے پس کوئی شخص بدون اختتام ایام عدت کے کسی حالت مین کسی معتدہ عورت کے ساتھ نکاح نہین کرسکتا اور ایسا ہی حاملہ عورت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی یا مطلقہ یا بیوہ بدون وضع حمل کے نکاح نہین کرسکتا کیونکہ عدت کا مقصود حفظ نسب اور انتظار رفع موانع شرعی کا ہے لہذا حسب ذیل صورتون مین عدت اور رفع موانعات شرعی کا انتظار کرنا فرض ہے

صورت اول - کسی مسلمان کو دوسرے شخص کے معتدہ سے زمان عدت مین نکاح کرنا درست نہین ہے خواہ وہ عدت کسی اون تین وجہ مسبوق الذکر سے لاحق ہو

صورت دوم - ہر شخص کو اوسکے موطوءہ کے عدت مین اوس موطوءہ کی بہن اور اوس کی پھوپی اور خالہ اور بھانجی اور بھتیجی سے نکاح جایز نہین ہے خواہ وہ وطی بہ نکاح صحیح ہوا ہو یا کسی شبہہ سے ہو۔

صورت سوم - کوی شخص جو چوتھی عورت کے عدت مین پانچوین کے ساتھہ نکاح نہین کرسکتا خواہ وہ عدت بہ نکاح صحیح سے ہو یا فاسد سے یا وطی بہ شبہہ سے ہو۔

صورت چہارم - مسلمان شخص اپنی بی بی کے طلاق کی عدت مین باندی کے ساتھہ نکاح نہین کرسکتا۔

صورت پنجم - مسلمان شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ کے ساتھہ بغیر حلالہ ہوسکنے اوسکے نکاح نہین کرسکتا۔

صورت ششم - مسلمان شخص اپنی خریدی ہوئی لونڈی کے ساتھہ قبل استبرا کے وطی نہین کرسکتا لیکن استبرا کے بعد یعنے ایک حیض آجانیکے بعد وطی کرسکتا ہے۔

صورت ہفتم مسلمان شخص اوس عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئے ہو نکاح کر کے قبل ولادت وطی نہین کرسکتا ہے ہان اگر اوس کا زانی اپنی مزنیہ حاملہ سے نکاح کرسکے اور قبل ولادت وطی کرنا چاہئے تو مضایقہ نہین۔

صورت ہشتم - مسلمان شخص قبل ولادت اوس عورت حربیہ حاملہ کے کہ جو دار الحرب مین مسلمان ہو کر دار الاسلام مین آئی ہو نکاح نہین کرسکتا۔

صورت نہم - مسلمان شخص اوس عورت حربیہ سے جو دار الحرب سے گرفتار ہو کر آئی ہو خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ بغیر ایکبار حیض آنے یا ایک مہینہ گذرنیکے وطی نہین کرسکتا

صورت دہم - مسلمان شخص اپنی مکاتبہ کو بغیر آزاد کرنے یا عاجز ہو جانے اوس کے بدل کتابت سے نکاح نہین کرسکتا۔

صورت یازدہم - مسلمان شخص عورت بت پرست اور مجوسیہ اور مرتدہ کو بغیر مسلمان ہوئے نکاح نہین کرسکتا - دیکھیے باب العدۃ کو فتاویٰ عالمگیری اور کنز وغیرہ

تنقیح یازدہم - کیا یہہ عورت مشترکہ تو نہین ہے -

تصریح - جو عورتین ایسی کافرہ ہون کہ صاحب کتاب نہین ہین جیسے کہ ہندوستان کی بت پرست یا آتش پرست یا ستارون کے پوجنے والے اون سے نکاح جایز نہین جب تک کہ مسلمان نہون - لیکن عورت اہل کتاب سے نکاح کرنا جایز ہے اگرچہ مسلمان نہوئی ہون - اہل کتاب سے وہ عورتین مراد ہین کہ جو کسی پہلے نبی کے مذہب پر ہون اگرچہ وہ مذہب اب منسوخ ہو گیا ہو لیکن اب وہ بہی کافر ہین اور کتاب سے کتاب آسمانی مراد ہے جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہو -

تنقیح دوازدہم - کیا یہہ عورت ناکح کی سیدہ ہے

تصریح - کسی غلام کو اپنی مالک عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال نہین ہے عام اس سے کہ وہ غلام غلام ہو یا کچھ اوس مین ملاؤ حریت کا ہو جیسا کہ مکاتب یا مدبر یا غلام مشترک اور چونکہ اس زمانہ مین یہہ صورت معدوم ہے لہذا اوسکی پوری تفصیل لکھنی کی کوئی حاجت نہین -

(ابواب صحت نکاح)

یعنے وجود صحت نکاح کے لئے کن کن چیزون کی ضرورت ہے جن کی تفصیل حسب ذیل -

ضرورت پہلی ایجاب و قبول کا ہونا ارکان نکاح سے ہے

تصریح - متعاقدین مین سے پہلے کے قول کو ایجاب کہتے ہین اور دوسرے متعاقد کے قول کا نام قبول ہے پھر خواہ یہہ ایجاب و قبول اصل عاقدین سے ہو یا بذریعہ وکالت کے مگر شرط یہہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس مین ہو ورنہ اگر وہ مجلس باقی نہ رہیگی تو نکاح جایز نہ ہوگا - مثلاً مرد نے کسی عورت کو حالت قیام مین اوس سے کہا کہ مین نے تجھہ سے نکاح کیا پھر وہ عورت کہڑے ہوکر کہی کہ مین نے قبول کی تو نکاح جایز ہوگا کذا فی الشیانی اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ یہہ دونون لفظ ماضی کے یا اون مین کا ایک لفظ ماضی اور دوسرا مستقبل کا ہو مثلاً ایک کہے نکاح کرتا ہون اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا تب نکاح صحیح ہوگا ورنہ ہرگز صحیح نہ ہوگا کذا فی الہدایہ اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ لفظ نکاح اور تزویج اور وہ الفاظ بولے جاوین جو اس ہی کی معنی یا تملیک عین کے لئے وضع کئے گئے ہون جیسا کہ مالک کر دیا یا ہبہ کر دیا

یا بیع کر دیا ان الفاظ کے ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوتا ہی ورنہ لفظ مستعار یا اجر
یا وصیت یا رہن کے ایجاب وقبول سے نکاح ہرگز منعقد نہوگا کذا فی الہدایہ اور یہ بہی
ایجاب وقبول مین ضرور ہی کہ قبول مخالف ایجاب کے نہو مثلاً مرد نے کہا کہ مین نے تجہسے ہزار
درہم پر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ مین نے دو ہزار پر نکاح کو قبول کیا تو نکاح صحیح نہوگا

مسئلہ ۲۲۔ صغیر لڑکا اور لڑکی کا ایجاب وقبول نکاح مین معتبر نہین ہی

تشریح۔ ایجاب وقبول کے لئے عاقدین عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے
عوام لوگ چہوٹے بچے کا نکاح کرتے ہین اور اوس ہی بچے سے مجلس عقد مین قبول کراتے
ہین اور خود بہی حاضر نہین رہتے اگر لڑکا بے سمجہہ یا مجنون ہوگا اور اوسی سے ایجاب و
قبول کرایا جاویگا تو ہرگز نکاح جایز نہوگا تاوقتیکہ اوس کے طرف سے ولی خود بطریق نیابت
قبول نہ کرے اور اگر لڑکا نابالغ سمجہہ دار ہوگا تو اوس کا ایجاب وقبول صحیح ہے بشرطیکہ اوسکا
ولی مجلس عقد مین اپنی رضامندی ظاہر کرے دیکہیے عالمگیریہ

مسئلہ ۲۳۔ ایجاب وقبول مین متعاقدین کا مشہور نام بتصریح تمام کہ جس سے تعین شخص مین شبہہ نرہے ضرور بیان کیا جاوے۔

تصریح۔ اگر کسی شخص نے ایجاب وقبول کے وقت یون کہا کہ مین نے
اپنی دختر کا تجہہ سے نکاح کر دیا اور اوس کے دو بیٹیان ہین جن کا نکاح نہین ہوا تھا
تو کسی ایک کا نکاح نہوگا ہان اگر اوسکی ایک ہی بیٹی غیر منکوحہ ہو اور باقی منکوحہ ہون
تب اوس سے نکاح صحیح ہے کیونکہ خارجی طور سے معین ہوگئی اور علی ہذا غیر معین لڑکے کی
بہی یہی صورت ہوگی دیکہیے عقود دریہ صفحہ (۱۸) اور فتاوی عالمگیریہ۔

ضرورت دوسری۔ دو گواہ کا ہونا شرط نکاح سے ہے

تصریح۔ چونکہ نکاح امر مشترک ہے اس لئے اس مین نفس معاملہ کی صحت
کے لئے گواہ کا ہونا ضرور ہوا تاکہ عند التنازع ثبوت مین دقت واقع نہو پس اگر کوئی نکاح
بغیر حضور گواہون کے منعقد ہو وہ بیکار اور باطل ہو جاوے گا کیونکہ محمد بن حسن نے مرفوعاً
روایت کیا ہی کہ لا نکاح الا بشہود۔

مسئلہ ۲۴۔ متعاقدین مسلمان ہون تو اونکے نکاح کی صحت کے لئے دو گواہ مرد حر
و مکلف و مسلمان و سامع یا ایک مرد اور دو حرہ اسی صفت کے اور

متعاقدین کے کلام کو سُننے والے ہونا شرط ہے۔

تصریح۔ نکاح مانند اور معاملات کے نہین ہے کہ اسمین گواہ عادل کی ضرورت ہو لیس جو شخص ساقط العدالت ہو یا وہ شخص کہ جو رشتہ دار قریب ہو گواہ ہو سکتا ہے البتہ عقد نکاح مین مسلمان عورت کے کافر گواہ نہین ہو سکتا اور فقط عورتون کی گواہی بھی نکاح مین معتبر نہین ہے جب تک کوئی مرد اون کے ساتھ نہو اور ایسا ہی عقد نکاح مین گواہی غلام اور مکاتب اور مدبر اور لڑکے اور لڑکیان اور صاحب سکر اور دیوانے اور نائمین اور فرشتے اور پیغامبر اور اللہ جل شانہ کی معتبر نہین ہے دیکھو عالمگیریہ اور فیض الکریم

ضرورت تیسری۔ زن و شوہر اگر حر و بالغ عاقل ہین تو اونکی رضامندی نکاح کے شرط ہے۔

تصریح۔ اگر زوج راضی ہو اور زوجہ راضی ہو یا زوجہ ناراض ہو اور زوج راضی ہو تو نکاح ہرگز منعقد نہوگا عام اس سے کہ وہ زوجہ بکر ہو یا ثیبہ۔ اور اگر زن و شوہر نابالغ ہون یا مجنون یا کسی کے غلام باندی ہین تو اون کے اولیا یا مالک کی رضامندی پر صحت نکاح موقوف رہیگی اور چونکہ اس ملک مین پردہ اور شرم زیادہ ہے کوئی عورت بالغ بکر اپنی رضامندی نکاح کے نسبت صراحتاً ظاہر نہین کیا کرتی لہذا اگر اوس کے باپ نے اوس کا نکاح گو بلا ذکر مہر کسی معین شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو اوس عورت بالغہ بکر کی رضامندی ہسنے یا خاموش رہنے یا آہستہ رونے سے ثابت ہو جاوے گی اور نکاح منعقد ہو جاوے گا بشرطیکہ ہسنا اوس کا بطور استہزا کے نہو اور خاموشی وقت صحبت کے پائی جاوے اور رونا ایسا ہو کہ آواز نہ نکلے اور اگر اوس کا نکاح کسی اجنبی نے یا باپ کے ہوتے ہوئے بھائی نے کر دیا ہو تو اوسوقت اوس بالغہ بکر کو ضرور ہوگا کہ اپنی رضامندی زبان سے مثل عورت ثیبہ بالغہ کے ظاہر کرے صرف ہسنا یا خاموش رہنا یا رونا رضامندی کے لئے کافی نہوگا اگر ایسے ولی ابعد کے یا کسی اجنبی کے نکاح کرا دینے مین یہ بھی شرط ہے کہ ذکر مہر کا کر دیا گیا ہو اور مرد معین کا نام بھی اوس کے روبرو لیا گیا ہو۔

ضرورت چوتھی۔ نکاح کے وقت صغیر اور صغیرہ کے ولی کا اصالتہً یا وکالتہً حاضر رہنا شرط نکاح کے ہے۔

تصریح۔ کیونکہ صغیر اور صغیرہ کا نکاح بدون حضور اور اجازت ولی کے

منعقد نہین ہوتا ہان اگر بالغہ عاقلہ حرہ ہو تو منعقد ہو جاتا ہی لیکن جب بہی ولی کا ہونا مستحب ہے تا کہ
تاکہ اختلاف فقہا سے بچے اور بے حیائی کے طرف منسوب نہو۔

ضرورت پانچوین۔ صلاحیت درمیان زوجین کے شرط نکاح سے ہی ہر

تصریح۔ صلاحیت زوجین سے یہہ مطلب ہی کہ زوج زوجہ مین عقد کرنے کے
لئے کوئی حرمت شرعی مانع نہو۔

ضرورت چھٹی۔ مرد کا منکوحہ کے کفو سے ہونا واسطے رفع کراہت
اور رفع ہتک اولیا کے نکاح کے شرط سے ہے۔

تصریح۔ مثلاً کسی شریف کی لڑکی کسی مرد ارزل اور کم رتبہ والے کے ساتھ
بلا استیجازت وحضور اولیا کے نکاح کرے تو سراسر اوس مین اولیا کی توہین ہے لہذا اولی کو
اختیار تفریق کا حاصل ہی۔ اور اس کفارت کا اعتبار ابتدائی عقد مین معتبر ہی بعد عقد کے معتبر نہین
مثلاً ابتدائی عقد کے وقت مرد دین دار تہا اور انعقاد عقد کے بعد فاسق ہو گیا تو اب نکاح
فسخ نہین ہو سکتا دیکھئے درمختار کا باب الکفارات۔

(کفارت مین حسب ذیل چیزون کا اعتبار ہی)

نسب۔ یعنے مسلمانون مین سے جس شخص کا نسب قبائل عرب مین منتہی ہاتا
ہو وہ غیر لائق عرب کا کفو نہین ہے پس جو شخص غیر اشرف النسب ہی اگرچہ اوس کی چال چلن
اچھی ہو لیکن اشرف النسب کا کسی حال مین کفو نہین ہو سکتا۔

اسلام۔ جس کی ایک پشت یا دو پشت سے اسلام ہو وہ پرانے مسلمانون
کا کفو نہین ہی اور تین پشت کا مسلمان پرانے مسلمانون کا کفو ہو سکتا ہی۔ لیکن اس قید کے
ساتھہ کہ ہر قوم کا نیا مسلمان ہونا اوسی ہی قوم کے پرانے مسلمانون کا کفو ہوگا۔

حریت۔ یعنے جو مرد خود یا اوس کا باپ کسی کا غلام آزاد شدہ ہو وہ عورت
حرہ اصلی کا ہم کفو نہین ہے۔

دیانت۔ یعنے مرد فاسق عورت پاکدامن کا ہم کفو نہین ہے فاسق فاجر
اوسکو کہتے ہین کہ جو شخص مرتکب ہو گناہ کبیرہ کا مثل بے نماز۔ بدرو۔ جوا کھیلنے والا۔ زنا کار۔
لوطی۔ نشہ کار۔ سود خوار۔ جادوگر کاذب وغیرہ۔

حرفہ۔ یعنے رذیل پیشے والا عمدہ پیشے والے کا کفو نہین ہی رذیل پیشہ مین

حجامت - قوالی - روغن فروشی - دلالی - تیرگری - رنگریزی - باقندگی - کلالی -
خاکروبی - غسالی - ندافی - باغبانی - یہ تمام حرفے داخل ہین اور ہمیشہ یہ تمام پیشے ذلیل
تصور کئے جاتے ہین -

تمثیل - یعنے مفلس مرد عورت متمول کا ہم کفو نہین ہے - لیکن مرد اگر مہینے بہر کا
خرچ عورت کو دیسکے تو اوس کا ہم کفو ہو جاتا ہے -

مہر کا بیان

مہر - اوس کو کہتے ہین کہ انعقاد نکاح کے وقت جو نقد جنس زوج کی ذمہ مقرر کر دیا جاتا ہے

مسئلہ ۲۵ - نکاح بلا مہر نہین ہو سکتا نکاح مین مہر بھی ضرور رہے -

تصریح - مہر وجود صحت نکاح کے لئے ضروری نہین ہے - بلکہ واسطے بقاء
نکاح کے ضروری ہے - مثلاً کوئی عورت اپنا نکاح بلا ذکر مہر یا بشرط نہ طلب کرنے مہر کے پڑہالی تو نکاح
منعقد ہو جاویگا مگر مہر مثل لازم آویگا -

مسئلہ ۲۶ - شرع مین کم سے کم مقدار مہر کی دس درہم ہین -

تصریح - یعنی حنفی مذہب مین دس درہم سے مہر کم نہین ہو سکتا اور زیادہ
دس درہم سے جہان تک مرد کی طاقت ہو مہر ہو سکتا ہے - مگر استطاعت سے زیادہ مکروہ اور
او منہی عنہ ہے -

مسئلہ ۲۷ - تعین مہر کے لئے مال متقوم ہونا ضروری ہے -

تصریح - یہ کچھ ضرور نہین ہے - کہ مہر دس درم ہی ہون بلکہ جو چیز کہ مال ہو
اور اوس کی قیمت اتنی ہو یا زیادہ وہ سب مہر ہو سکتے ہین - خواہ چاندی ہو یا سونا یا اور کچھ
چیز ہو گھوڑا بھینس زمین وغیرہ ہان شریعت محمدیہ مین شراب اور سور اور مردہ اور آزاد
آدمی کی خدمت مال نہین ہے یہ مہر نہین ہو سکتے ہین -

(حسب ذیل مہر کے دو قسم ہین)

قسم اول مہر معجل - مہر معجل اوسکو کہتے ہین کہ اوسی وقت مہر دیا جاوے
یا اوس کے ادا کرنے کی کوئی میعاد مقرر نہو جب چاہے عورت اوس کو وصول کر سکے -

قسم دوم مہر موجل - مہر موجل اوس کو کہتے ہین کہ جس کی ادا کسی میعاد
معین پر موقوف رکھی جاوے اور اگر مہر موجل بلا تعداد اجل مقرر ہو جاوے تو اوس کی میعاد

فقہا نے موت یا طلاق رکھی ہے۔

مسئلہ ۲۸ - عورت کا مہر تین حال مین شوہر پر پورا واجب ہوتا ہے۔

تصریح - یعنے جبکہ زوج نے عورت سے صحبت کر لی ہو خواہ وہ صحبت حقیقی ہو یا حکمی مثلاً عدت مین دوبارہ نکاح کرے دوسرا مہر پورا لازم آوے گا۔ یا خلوت صحیحہ حاصل ہوگئی ہو یعنے زوجہ کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو کہ اگر چاہے صحبت کر سکے اور وہان کوئی مانع جسمی یعنے بیماری اور مانع مذہبی یعنے صوم رمضان اور احرام حج اور مانع خارجی یعنے اون دونون مین کسی بیشتری کی مداخلت نہو یا زوجین مین سے کسی کا وفات قبل صحبت یا خلوت صحیحہ کے ہو جاوے ان تمام حالات مین پورا مہر ذمہ زوج پر لازم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۹ - اگر مرد قبل صحبت اور خلوت صحیحہ کے زوجہ کو طلاق دے حالانکہ نکاح کے وقت مہر بھی معین ہو گیا تھا تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے اوس کا آدھا دینا لازم آوے گا۔

مسئلہ ۳۰ - عورت کا مہر دو صورتون مین زوج کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے

صورت اول - جبکہ عورت قبل صحبت یا خلوت صحیحہ شوہر کے بیٹے کو اپنے اوپر قدرت دے۔

صورت دوم جبکہ عورت قبل دخول مرتد ہو جاوے۔

مسئلہ ۳۱ - جب کسی عورت کا مہر موجل مقرر کیا گیا ہو تو وہ عورت مہر اپنا اندرون میعاد جبراً وصول نہین کر سکتی اور نہ شوہر کو صحبت کرنے سے منع کر سکتی ہے اور نہ شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ دیکھئے قاضی خان۔

(نکاح قاضی کی معرفت سے ہونیکا بیان)

یعنے نکاح کے پڑھانے مین قاضی یا نائب قاضی کا قاری النکاح ہونا دو مصلحت پر مبنی ہے۔

مصلحت اول - یہ کہ شریعت نے بنظر اس کے کہ نکاح ایک امر سترگ اور جس کے وجود پر ثبوت نسب وغیرہ کا مدار ہے برخلاف اور عقود کے خاص اس کے انعقاد کو اشتہار پر موقوف رکھا تا عند التنازع ثبوت بھی باسانی

بن جاوے لیکن جب اس زمانہ مین عدالت شہود عند التزکیہ بہت دشواری سے دستیاب ہوتی ہے علاوہ اوس کے حافظہ زبانی کہان تک کام آوے اور دفتر سرکاری زیادہ معتبر اور دیرپا ہے اور بجز قاضی یا نائب قاضی قاری النکاح ہونے کے دوسرے شخص کے نکاح پڑھا دینے پر اوس کا پتہ وقت ان دفتر سرکاری مین نہین رہ سکتا لہذا قاضی یا نائب قاضی اس کا قاری النکاح ہونا ضروری سمجھا گیا تا وہ اپنے قاعدہ کے موافق پوری پوری جانچ کرنے کے بعد نکاح کر کے سراب کو بشرح و تفصیل درج سیاہہ کر کے دفتر سرکاری مین محافظت کرے و عند النزاع حاجت اثبات وغیرہ نہ پڑے۔

مصلحت دوم۔ یہ ہے اگر قاضی کے سوا دوسرے ہر شخص کو نکاح کرانے کی اجازت دیجاوے تو بسا وقت دوسرے شخص کو ضوابط نکاح کے ناواقفیت سے غلطیان پڑہ جایا کرین گے اور ممکن ہوگا کہ وہ معتدۂ غیر یا محارم نسبی وغیرہ یا مفقود کی عورت کو جن کی تحقیقات نکاح کے وقت واجب و لازم ہے بلا دریافت و تحقیقات نکاح کرا دے اور اگر اوسنے سرسری دریافت بھی کیا تو چونکہ وہ قاضی یا نائب قاضی نہین ہے بسبب انتفای حکم کے اوس کی دریافت وغیرہ بثبوت نہین پہنچتی اور دریافت لغو ہو جاتی ہے اور بعد کو بے انتہا فسادات قایم ہونے کی توقع ہے۔ لہذا حسب الحکم سرکار و بلحاظ انتظام مصلحت شرعی کے قاضی کے سوای دوسرے شخص کو قاری النکاح ہونے کی ممانعت کی گئی۔

نکاح پڑھانے کے طریقہ کا بیان

جب مجلس نکاح منعقد ہو جاوے اس وقت قبل ایجاب و قبول صرف خطبہ کا پڑھنا مسنون ہے اور ایجاب و قبول کا مسجد مین کرانا مستحب ہے اور عاقد و ولہ کو درصورت عدم درستی عقیدہ کے کلمہ طیب پڑھانا بھی ضروری ہے اور جو خطبہ مشکوٰۃ شریف مین حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہی پڑہے وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ

فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ
ورسولہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق
منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین
امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم
ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما

ترکیب ایجاب وقبول

جب خطبہ پڑھ لیا جاوے تو اوس کے بعد قاضی یا نائب قاضی جو قاری النکاح ہو اوسکو
لازم ہے کہ حسب ذیل الفاظ ایجاب وقبول با آواز بلند ادا کرا دے کیونکہ گواہوں کا او
عاقدین کا ایجاب وقبول کو سننا شرط صحت نکاح سے ہے

الفاظ ایجاب

مسماۃ فلانی بنت فلان کو بمقابلہ اس مقدار مہر رایج الوقت
معجل یا موجل کے بشہادت ان فلان فلان دو شاہدوں حاضرین
مجلس کے فلان صاحب کی وکالت سے مین نے آپ کے ساتھ
نکاح کر دیا آپ نے قبول کیا

الفاظ قبول

قبول کیا مین نے اوس کو اوسی مقدار مہر پر اور راضی
ہوا مین ساتھ اوس کے

(ایجاب وقبول کے بعد حسب ذیل دعا پڑھنا چاہیے)

الدعا

اللھم الف بینھما کما الفت بین ادم وحوا علیھما السلام ۵ اللھم
الف بینھما کما الفت بین موسیٰ وصفورا علیھما السلام ۵ اللھم الف
بینھما کما الفت بین یوسف وزلیخا علیھما السلام ۵ اللھم الف

بَیْنَہُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ سُلَیْمَانَ وَبِلْقِیْسَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَہُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صلعم وَعَایِشَۃَ وَخَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ بَیْنَہُمَا کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہما

اس دعا کے بعد بادام یا کھجور کا طباق دولہ کے سر سے نثار کرے۔ اور دوسرے روز ولیمہ کرنا مسنون ہی اور بعضوں نے کہا واجب ہی باختلاف روایتین۔

طلاق کے بیان مین

طلاق۔ اوس قید کے اوٹھانے کو کہتے ہین جو بسبب نکاح کے پیدا ہوئے ہو بشرطیکہ طلاق دینے والا عاقل بالغ ہونیکے اور باولے اور بیہوش اور سوتے کی طلاق معتبر نہوگی۔

مسئلہ۔ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہی زوجہ کو حاصل نہین۔

تصریح۔ مرد کو طلاق دینے کا اختیار اسواسطے حاصل ہوا ہی کہ جب عورت نے باضافت نکاح صحیح کے اوس کے قید مین رہنے کو ذاتی رضامندی سے قبول کرلیا اور اوس پر وطی بھی حلال کردی اور نظر شہوت اور لذت تمتع وغیرہ کا بھی مالک کردیا ہی تو وہی شخص ان قیود کے اوٹھا دینے کا مالک اور مختار ہوگا۔

(طلاق کی حسب ذیل تین قسم ہین)

	طلاق	
الف		حسن
ب	ایضاً	احسن
ج	ایضاً	بدعی

الف طلاق حسن اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ مدخولہ کو تین طہر مین طلاق دے۔ **ب**۔ طلاق احسن اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کو حالت طہر مین ایک طلاق دے اور اوس کے ساتھ اوس طہر مین جمع نکرے اور چھوڑ دے اوس کو یہان تک کہ گذر جاوے عدت اس کی۔

ج۔ طلاق بدعی اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کو تین طلاق ایکہی لفظ سے یا ایک ہی طہر مین دے۔ اور ایسا طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے دیکھئے ہدایہ جلدین اولین صفحہ (۳۳۴) و (۳۳۵) مصطفائی۔

(پھر طلاق بدعی کے آٹھ قسم ہین)

قسم اول تین طلاق متفرق ایک طہر مین دینا۔

قسم دوم تین طلاق ایک لفظ سے ایک ہی طہر مین دینا۔

قسم سوم۔ دو طلاق ایک لفظ سے دینا۔

قسم چہارم۔ دو طلاق دو لفظ سے اول طہر مین دینا جس مین رجعت نہین

قسم پنجم۔ وقت حیض مین طلاق دینا۔

قسم ششم۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی ہو چکی۔

قسم ہفتم۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی نہین ہوئی لیکن طہر کے قبل حیض مین وطی ہو چکی۔

قسم ہشتم نفاس مین طلاق دینا۔ دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۹۲) جلد (۲)

الفاظ طلاق کے بھی تین ہین

اول الفاظ صریح۔ الفاظ صریح وے الفاظ ہین جو خاص طلاق دینے کی غرض سے تجویز ہوئی ہون جیسا کہ زوج اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہے۔ کہ مین نے تجھے طلاق دیا۔ یا چھوڑ دیا۔ یا آزاد کر دیا ان الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

دوم الفاظ ملحق بہ صریح۔ الفاظ ملحق بہ صریح وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق کے لئے موضوع نہون لیکن بوجہ ملازمت کے سوای طلاق کے اون سے دوسرے معنے نہین سمجھے جاسکتے جیسا کہ زوج نے اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہدے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ یا مین نے تجھے اپنے پر حرام کر دیا ان الفاظ سے بھی طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

سوم الفاظ کنایہ۔ الفاظ کنایہ سے وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق دینے کی غرض سے موضوع نہین ہین اور اون سے طلاق کے سوا اور معنے بھی سمجھا جاتا ہے مثلاً زوج نے اپنی زوجہ کو بلا نیت طلاق کے یہ کہے کہ کھڑی ہو جا یا چلی جا ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ان الفاظ سے کوئی معنے طلاق کا پایا نہین گیا ہان جبکہ اوس نے طلاق کی نیت کیا ہو تو طلاق واقع ہو جاوے گی۔ اور جو لفظ کنایہ

سب سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے بجز تین لفظ کے کہ وہ یہہ ہین (عدت گین بیٹھ جا) یا (اپنے رحم کو پاک کر لے) یا (تو اکیلی ہے) ان الفاظ مین طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

مسئلہ ۳۳ طلاق رجعی اور بائن اور ثلثہ مین بہت بڑا فرق ہے۔

تصریح۔ طلاق رجعی اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کو بلا رضامندی اوس کے مابین عدت طلاق مین بدون تجدید نکاح کے رجوع کر سکے خواہ وہ رجوع فعل مصاہرت سے ہو یا قول سے۔ اور طلاق بائن اوس کو کہتے ہین کہ وہ اوس سے بالکل جدا ہو جاوے اور بدون تجدید نکاح کے اون مین ملاپ نہو خواہ وہ طلاق ایک بائن دیا ہو یا دو بائن۔ اور طلاق ثلثہ جس کو مغلظہ بھی کہتے ہین اوس کی یہہ تعریف ہے کہ جب زوج نے تین طلاق دیدیا ہو تو وہ مطلقہ نہ فعل مصاہرت سے نہ قول سے نہ تجدید نکاح سے شوہر اول پر حلال ہوگی لیکن حلالہ ہونے کے بعد۔

مسئلہ ۳۴۔ طلاق کا اثر زوجہ پر اس وقت ہوتا ہے کہ زوجہ پہلے ہی اوس کی منکوحہ ہو یا طلاق ملک نکاح کے طرف منسوب ہو

مسئلہ ۳۵ اور واقع ہوتی ہے طلاق اوس شخص کی کہ کسی نے اوس سے جبراً طلاق دلایا ہو یا اوس نے حالت نشہ مین طلاق دیا ہو یا بطور ہزل کے طلاق دیا ہو اور ایسا ہی واقع ہو جاتی ہے طلاق گونگے کی اوسکے اشارہ سے۔

(نکاح کے فسخ کا بیان)

فسخ۔ عبارت ہے اصل نکاح کے اوٹھ جانے سے۔

مسئلہ ۳۶ نکاح کے فسخ کرانیکا حق عورت کو حاصل ہے مرد کو حاصل نہین

تصریح۔ عورت کو فسخ کرانے کا حق اسواسطے حاصل ہے کہ اوس نے جس غرض سے مرد کو چاہی اور پسند کی تھی وہ غرض ہی اوس کے شوہر سے پوری نہوسکی مثلاً شوہر کو مرد تصور کر کے نکاح کی اور پہر نامرد نکلا یا ہم کفو ہونے کی وجہ سے پسند کی اور پہر رذیل نکلا۔

مسئلہ ۳۷ ساتھ اسباب مفصلہ ذیل سے قاضی ان واجہ مین درخواست زوجہ یا ولی زوجہ کے بحضوری زوج تفریق یا درنکاح سابق کو فسخ

کرا سکتا ہی جنمین سے صرف تین صور تونمین طلاق کا حکم عاید ہوتا ہی

تفصیل اسباب

الف (فرقت بوجہ خیار بلوغ)

تصریح ۔ جب صغیرہ کا نکاح بجز باپ اور دادا کے کسی اور ولی نے کیا ہو تو اوس کو اختیار ہی کہ جوانی ہوتے ہی نکاح کو منسوخ کرا لے لیکن شرط یہ ہی کہ بلوغ کے بعد اس اظہار عدم رضا مین ایک ساعت کا بھی فقد ورمیان نہو یہان تک کہ اگر کوئی صغیرسن بالغ ہو گیا اور ایک مدت کے بعد ناراضی ظاہر کیا تو یہ عدم رضا معتبر نہین اوسکا حق بالغ ہوتے ہی زایل ہو گیا ۔

ب (فرقت بوجہ کمی مہر)

تصریح ۔ یعنے اگر عورت مکلفہ نے مہر مثل سے بہی کم مہر پر اپنا نکاح کر لیا تو ولی مجاز ہی کہ دونون مین تفریق کرا لے اگر قبل دخول کے تفریق ہوئی تو کچھہ مہر نہ پاوے گی اور اگر بعد دخول کے تفریق ہوئی تو مہر مسمی پاوے گی ۔

ج (فرقت بسبب فقدان کفو)

تصریح ۔ یعنے جب عورت مکلفہ نے اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی ولی مجاز کے کر لی تو صرف اولیاء عصبہ اوس نکاح کو جب چاہے فسخ کرا سکتے ہین لیکن حاملہ ہو جانے یا جنے کے بعد فسخ نہین کرا سکتے ۔ اور فسخ کرانے کے قبل نکاح کے احکام مثل طلاق اور ظہار اور وارث کے ثابت رہینگے اگر تفریق بعد دخول کے ہوئی تو عورت کو مہر معین ملیگا اور اوس پر عدت لازم آویگی اور قبل دخول کے ہوئے تو مہر نہ ملیگا اسواسطے کہ جدائی شوہر کے جانب سے نہین ہی اور اس فقدان کفو مین اگر ایک ولی زیادہ قریب والا راضی ہو گیا تو باقی ولیون کو جو آپس مین مساوی درجہ مین کوئی حق فسخ نہ رہا اور اگر سب ولی مساوی درجہ ہون اور اون مین کا ایک راضی ہو گیا ہو تو سب کا حق اعتراض جاتا رہا ۔ اور اگر عورت کا کوئی ولی عصبہ نہین ہے تو عقد صحیح اور نافذ ہو جاوے گا کیونکہ ذوی الارحام اور قاضی کو اس تفریق کا حق حاصل نہین ہے دیکھئے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۵) و (۲۹) جلد (۲)

د (فرقت بباعث مقطوع ہونے آلہ تناسل کے)

تصریح یہ فرقت پہلی صورت ہی طلاق کی جو واقع ہے اور باقی جدائیون مین

پس اگر زوج مجبوب یعنے آلہ تناسل کٹا ہوا ہو تو قاضی بغیر تعین مدت کے عورت کی درخواست پر بعد ثبوت مجبوبیت کے فوراً تفریق کرادیگا۔

ھ (فرقت بسبب نامردی کے)

تشریح۔ یہہ فرقت دوسری صورت ہے طلاق کی جو داخل ہے اونہی ستائیس جدائیوں مین نامردی کا بیان آگے آویگا۔

و (فرقت بوجہ تہمت زنا کے)

تشریح۔ یہہ فرقت تیسری صورت ہے طلاق کی جو داخل ہے اون ستائیس جدائیون مین اوسکا آگے ذکر ہوگا۔

ز (فرقت باعث ارضاع ضرہ)

تشریح۔ ارضاع دودہ پلانے کو کہتے ہین اور ضرہ بفتح ضاد معجمہ و راے مہملہ مشدد سے سوکن مراد ہے۔ یعنے اگر ایک شخص کی دو بیبیان تہین جن مین سے ایک تو جوان ہے اور دوسری صغیرہ شیرخوارہ پس اگر جوان عورت نے اپنی صغیرہ سوکن کو جس کی عمر ڈہائی برس سے کم تہی دودہ پلایا تو دونون عورتون کا نکاح فسخ ہوگیا اور بحکم قاضی تفریق کرادیجاویگی۔

مسئلہ ۳۳۸۔ آٹہہ اسباب فسخ نکاح کے ایسے ہین کہ جن کے ہوتے ہوئے بثبوت فسخ کے لئے حکم قاضی کی ضرورت نہین ہے اور اونمین سے صرف ایک سبب طلاق کا حکم رکہتا ہے۔

(تفصیل اسباب)

الف (فرقت بسبب ارتداد)

تشریح۔ یعنے اگر احد الزوجین مرتد ہوجاوے تو اونمین نکاح باقی نہ رہیگا۔

ب (فرقت بوجہ خیار عتق)

تشریح۔ مثلاً مالک نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی سے کرادیا تہا پہر اوس کو آزاد کیا تو اب اوس کو اختیار ہے کہ اپنا نکاح فسخ کرے۔

ج (فرقت بسبب ملک)

تصریح - ایک مرد نے غیر کی لونڈی سے نکاح کیا پھر اوس کو مول لیا تو نکاح فسخ ہو گیا عام اس سے کہ اوس نے کل لونڈی کو خرید کیا ہو یا بعض کو اوس کے

(د) (فرقت بسبب اسلام حربی)

تصریح - اگر کسی عورت کا شوہر حربی مسلمان ہوا اور اوس عورت کے تین حیض ہو چکے یا تین مہینے گذر گئے تو یہہ جدائی فسخ ہے۔

(ھ) (فرقت باعث تقبیل وغیرہ)

تصریح - عورت نے شوہر کے بیٹے سے یا شوہر نے عورت کی بیٹی سے شہوت کے ساتھہ بوسہ لیا یا مساس کیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔

(و) (فرقت بسبب عورت کے پاس نجانیکی قسم کھانیکے)

تصریح - یعنے اگر زوج نے اپنی عورت سے قسم کھا کر کہا کہ چار یا زیادہ مہینے تک تجہ پاس نہ آونگا اور ویسا ہی کیا تو نکاح فسخ ہو گیا۔ یہہ فرقت چونکہ صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے باقی اون آٹھہ جدائیوں مین۔

ز (فرقت باعث تباین دارین کے)

تصریح اگر کسی عورت نے دار الحرب چھوڑکر دار الاسلام مین آئی ہو مسلمان ہوکر یا ذمیہ ہوکر تو اپنے شوہر سے جدا ہو گئی اگر حاملہ نہو تو فی الفور اوس کا نکاح دوسرے سے درست ہی۔

دار الحرب - اوس کو کہتے ہین کہ جس ملک کے کفار اسلام کے مطیع نہون اور وہ ملک لایق غزا کرنیکے ہو۔

دار الاسلام - اوس کو کہتے ہین کہ جہان اسلامی احکام علی الاعلان جاری ہون

(ح) (فرقت بوجہ فساد عقد)

تصریح - یعنے جو نکاح بلا شہود۔ یا حرہ پر لونڈی کے ساتھہ یا محصنات سے یا نکاح متعہ یا موقت یا وہ نکاح جو شرعاً نادرست ٹہرایا گیا ہو تو وہ کالعدم تصور کیا جاویگا اور اگر حاکم حد القضا کو اوس کی اطلاع ہوگی تو وہ فوراً تفریق کرا دیگا دیکھئے مسئلہ ۲۰ و مسئلہ کو غایۃ الاوطار کے صفحہ (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) جلد (۲) مین۔

مسئلہ ۳۹ - سواے پندرہ اسباب مفصلۃ الصدر کے ان چار اسباب سے بھی

حضرت امام محمد رح اللہ کے پاس نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سبب اول - مرد کا مجنون ہونا۔

سبب دوم - مرد کا کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

سبب سوم - مرد کا جذام کے مرض میں مبتلا ہونا۔

سبب چہارم - مرد کا کسی اور بیماری یا خصلت مذمومہ میں مبتلا ہونا جس کے باعث عورت بدون مضرت کے اوسکے پاس نہ ٹھہر سکے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۳) مطبوعہ نولکشور جلد (۲) اور ہدایہ صفحہ (۴۰۲) مطبوعہ مصطفائی۔

ایلا کے بیان مین

ایلا - اوس قسم کو کہتے ہین کہ زوج نے زوجہ کے ساتھ چار مہینے یا زیادہ تک ترک قربت پر کھائی ہو۔

مسئلہ - اس قسم کا شرعی ہونا رکن ایلا ہی یہانتک کہ اگر کسی نے اللہ عز اسمہ کے نام یا صفات قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے قسم کھائی ہو تو ایلا نہو گا کیونکہ شریعت مین سوا ہی نام اللہ کے یا اسکے صفات یا قرآن شریف کے دوسری کوئی قسم معتبر نہین ہی۔

مسئلہ - شرائط ایلا سے ہی کہ مرد طلاق دینے کے قابل یعنے عاقل و بالغ ہو اور عورت بھی وقت ایلا اوسکے نکاح مین ہو۔ یا ملک نکاح کے طرف ایلا کی نسبت کیجاوے یعنے اگر یون کہا کہ مین تجھ سے نکاح کرون تو واللہ تجھ پاس چار مہینے تک نہ آونگا تب بھی ایلا ہو جاویگا۔

مسئلہ - حکم ایلا کا یہ ہی کہ اگر شوہر اپنی قسم پر قائم رہی تو طلاق بائن واقع ہو گی اور اگر اوس سے رجوع کرنا چاہے تو تجدید نکاح کی ضرورت ہو گی اور رجوع کرنے سے کفارہ یمین لازم ہو گا

ایلا مین بھی دو قسم کے الفاظ ہین۔

قسم اول الفاظ صریح

" دوم " کنایہ

(الف) الفاظ صریح وہ ہین جن کے ظاہر معنے ہم بستری سے باز رہنیکے ہون جیسا کہ مین تجہہ سے صحبت نہ کرون گا یا پاس نہ آؤن گا ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا ہو جاتا ہے۔

ب۔ الفاظ کنایہ وہ ہین جنکے ظاہر معنی مین ہم بستری سے باز رہنیکے سوائے اور معنے کا بھی احتمال پایا جاوے جیسا کہ مین تیری صورت نہ دیکہون گا یا تو مجہ پر حرام ہے ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا نہین ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ بہت بڑا سخت وہ ایلا ہی جو ہمیشہ۔ یا تمام عمر کی ترک صحبت پر قسم کہائی جاوے۔ یہانتک کہ اگر کسی نے تمام عمر کی قسم کہائی اور اپنی قسم سے نہ پہرا تو ہر دفعہ کے نکاح مین ایلا ہوتے جاوینگے اور طلاق پڑتا رہیگا اور تین طلاق کے بعد حلالہ ہونیکی ضرورت ہوگی۔

تصریح۔ مثلاً مرد نے ایلا کیا اور چار مہینے تک عورت کے پاس نگیا تو عورت کو طلاق بائن واقع ہوگی پہر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو دوسری طلاق بائن واقع ہوگی۔ پہر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو تیسری طلاق واقع ہوگی اب بدون حلالہ ہونے کے نکاح اوس کا جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ ایلا مین رجوع جب ہی ہوتا ہی کہ زوج اپنی زوجہ سے درمیان چار مہینے کے زبان سے کہے اور صحبت بہی کرے صرف زبان سے رجوع کرنا معتبر نہوگا مگر زوج درصورتیکہ صحبت سے عاجز ہو جاوے تو رجوع اوسکا صرف زبان سے کافی ہی اگر مدت ایلا مین مانع زائل ہو تو اوسی وقت صحبت کرنا چاہئیے اور اس رجوع کو اصطلاح شریعت مین فیٔ کہتے ہین۔

خلع کے بیان مین۔

خلع۔ اوس کو کہتے ہین کہ شوہر زوجہ سے کچہہ عوض لیکر عقد نکاح کو زائل کردے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عوض مہر ہوسکتا ہو۔ خلع کرنا اس وقت برا نہین ہے کہ درمیان میان اور بیوی کے موافقت باقی نہ رہی اور روز مرہ کے خلاف سے

اون کو آپسمین خوف ہو کہ اب ہم سے حقوق زوجیت ادا نہو سکینگے اگر ایسی ناموافقت و خلاف کی بنیاد عورت کے جانب سے ہو تو اس صورت میں بالاتفاق مال لیکر چھوڑ دینا درست ہی۔ اور اگر صرف خاوند کے طرف سے ہو بدین صورت کہ وہ عورت کو مارتا اور ڈانٹتا ہے اور تنگ کرکے اوس کو اس بات پر مجبور کرتا ہی کہ وہ اس سے طلاق لے اور مہر واپس دے سو یہ بالاتفاق حرام ہے۔

مسئلہ ۴۵ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہی

تصریح ہمارے سید الامام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں خلع کرنے اور مال لیکر طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے گو کہ بدل خلع شرع میں مال نہوا ور اوس کو طلاق علی المال کہینگی اوس مین پوری عدت لازم ہوگی۔

مسئلہ ۴۶ خلع کرنیکے بعد زوج زوجہ سے رجوع نہین کرسکتا تاوقتیکہ وہ راضی نہو جاے اور درصورت راضی ہو جانیکے عقد جدید لازم ہوگی

مسئلہ ۴۷ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع کرا سکتا ہے۔

تصریح اگر کسی باپ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کچھ مال پر خلع کرایا ہو تو مال نہ باپ پر لازم ہوگا نہ صغیرہ کے مال سے دیا جائیگا بلکہ مفت طلاق واقع ہو جاوے گی

مسئلہ ۴۸ باپ اپنی نابالغ لڑکے کا خلع نہین کرا سکتا۔

تصریح ہندہ نے اپنے نابالغ شوہر کے باپ سے درخواست کی کہ بمقابلہ اتنے روپیہ کے مجھکو طلاق دیدے اور اوس نے خلع کیا تو صحیح نہین کیونکہ ولی کو اختیار قبول نکاح کا ہی طلاق یا فسخ نکاح کا اختیار نہین۔

لعان کے بیان مین

لعان۔ اوس کو کہتے ہین کہ شوہر اپنی زوجہ کو بدون چار گواہ ہونیکے تہمت زنا کی لگا دے۔

جب کوئی شوہر اپنی زوجہ عاصمہ پر زنا کی تہمت لگا دے اور گواہ لانے سے عاجز ہے تو شریعت نے طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دیا ہی پس اگر مرد قسم سے انکار کرے تو جھوٹا سمجھا جاوے گا اور اوس پر حد قذف جاری ہوگی اور عورت بحالت

اصلی عاصمہ اور اوس کے نکاح مین رہیگی۔

قسم شوہر

شوہر اول۔ چار دفعہ قسم اس طرح سے کہاوے۔
(اللہ کی قسم ہے کہ مین نے جو نسبت زنا کی اپنی فلانی زوجہ کے ساتھہ کی ہے
اس مین بیشبہ سچا ہون)
اور بعد پانچوین دفعہ قسم اس طرح سے کہاوے۔
(میرے اوپر اللہ کی لعنت ہووے اگر مین اس دعوی مین جھوٹا ہون۔)
شوہر نے جب اس طرح سے پانچ قسمین کھالی تو پھر عورت کو پانچ قسم حسب ذیل کھانے
یا دعوے زوج کے تسلیم کرنے پر مجبور کیجاوے گی

قسم عورت

زوجہ اول چار دفعہ اس طرح سے قسم کہاوے
(اللہ کی قسم ہے کہ میرا شوہر مجھپر جو نسبت زنا کی کیا ہے اوسمین بیشبہ
وہ جھوٹا ہے۔
پانچوین دفعہ یون قسم کھاوے
(میرے اوپر خدا کا غضب ہووے اگر میرا شوہر اس دعوی مین سچا ہو)
جب جانبین سے قسم پوری ادا ہو جاوے اور کسی ایک کو انکار نہو تب دونون مین
بحکم قاضی تفریق کرادیجاوے گی اور تفریق کے بعد طلاق باین واقع ہوگی گر یہ
قسم اور تفریق کا عمل جب ہی ہوتا ہے کہ خاوند اور بیوی عاقل و بالغ ہون اور
پاکدامن پہلے ناکس ہون فاسق فاجر نہون اور ایسے ہون کہ جنکی گواہی کا اعتبار قاضی
کے پاس ہوتا ہو اور نیز لعان کے وقت اونمین علاقہ زوجیت کا باقی ہو۔
قبل کسی دعوے کرنے کے حاکم از خود لعان نہین کراسکتا بلکہ حاکم تو جہان تک
ممکن ہو پردہ پوشی کرادے اگر کسی نے دعوا کیا تو دوسرے فریق کو حاکم جبرا
طلب کریگا اور بعد لعان کے اونمین تفریق کرادیوے گا اور پھر جب تک
کہ وہ اہل شہادت باقی رہین اونمین نکاح نہین ہوسکتا ہر اگر مرد یا عورت قابل
شہادت نہین رہی یعنے اپنے اوس لعان پر تکذیب کردی کہ ہم نے وہ قسم

ہوئی کہ ٹہلی کہائی تہی اس وقت مین نکاح کرنا جایز ہوگا اور پہر اوس کی گواہی بعد توبہ کے بہی مقبول نہوگی اور وہ مرد حد قذف مارا جاویگا -

عنین وغیرہ کے بیان مین

عنین - اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کی فرج پر قادر نہوسکے عام اس سے کہ وہ قادر نہونا اصلی مادہ کے نقصان سے ہو یا خلقی ضعف سے یا بڑہاپے کی وجہ سے - یا جادو وغیرہ کے سبب سے -

قاضی کو چاہئے کہ جب مرد کو ایسی صفت سے موصوف پاوے تو بدرخواست زوجہ کے دونون مین تفریق کرادے اگر مرد ابتدائی نالش سے نامرد تہا اور عورت بہی نکاح کے وقت کواری تہی تو حین درخواست زوجہ کے شوہر سے دخول کی بابت حلف لیا جاویگا اگر اوس نے حلف کیا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اور عورت اوس کے نکاح مین بحالت اصلی باقی رہیگی - اور انکار کیا حلف کرنے سے تو عنین ہونا اوس کا ثابت ہو جاویگا اور اگر زوجہ نکاح کے وقت کواری تہی اور اب مرد ظاہر کرتا ہے کہ مین نے اس سے وطی اور اوس کے بکارت کو زائل کیا ہون تو اس امر کی تصدیق دو عورتون معتبر سے کیجاویگی در صورت ثبوت رفع بکارت وہ مرد عنین نہین ہے اور درخواست پر کچہ لحاظ نہ ہوگا اور بر تقدیر غلط ٹہرنے اظہار مرد کے اوس کو عنین سمجہین گے اور جس وقت عنین ہونا ثابت ہو جاوے تو قاضی وقت نالش واسطے انفساخ نکاح کے مرد کو رفع سستی کے معالجہ کے لئے تین سو پینسٹہ دن یعنے ایکسال شمسی کی مہلت دیگا تاکہ یکسال کے چارون فصلون مین سے کسی ایک فصل مین اپنا نہایت عمدہ طور پر معالجہ کرلے لیکن یہ مدت اس وقت دیجایگی جبکہ قاضی کو سال بہر کے اندر صحت پانیکا احتمال ہو اگر صحت پانے کا احتمال نہو مثلاً درحقیقت مرد کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو یا عمر رسیدہ عورت کے ہو یا ایسا بوڑہا ہو کہ جس مین صحبت کرنے کی لیاقت باقی نرہی ہو تو ایسی صورت مین قاضی بلا تعین سال شمسی فوراً درخواست پر تفریق کرا دیگا اور اگر وطی کرنے کی بحث بعد ثابت ہونے عنین اور درمیان مہلت سال بہر کے پیش ہو حالانکہ عورت کے نکاح کے وقت کواری نہ تہی تب بہی مرد کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور اگر حلف سے انکار کریگا تو اسی وقت تفریق کرادیجاویگی اور اگر عورت

نکاح کے وقت کواری تھی اور مہلت کے اندر بھی کوارپن باقی رہا تو تب بھی بعد قسم حاکم فوراً تفریق کرا دیگا۔ اور اگر عورت مہلت کے اندر کواری نہیں رہی اور پہلے کواری تھی تب بھی مرد کا قول حلف سے معتبر ہوگا اگر انکار کریگا تو فوراً تفریق کرا دیجاویگی۔

مسئلہ ۴۹ ۔ عورت اپنی مرد عنین سے حسب ذیل صورتوں میں اپنا نکاح فسخ نہیں کرا سکتی

صورت اول ۔ جبکہ عورت کی شرمگاہ بہ سبب زیادتی گوشت یا ہڈی کے بند ہو۔

صورت دوم ۔ جبکہ عورت کو زوج کا حال قبل نکاح معلوم تھا کہ زوج عنین ہے

صورت سوم ۔ جبکہ عورت اپنے قول یا فعل سے اوس عنین کے ساتھ رضا ظاہر کرے۔

مسئلہ ۵۰ ۔ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانے کو لئے عارض نہیں ہو سکتا

تصریح ۔ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو عنین پاوے جب تک وہ رضا مند قول سے نہیں ہوئی تب تک جب چاہے تفریق کرا سکتی ہے یہان تک کہ اگر حاکم کے یہان نالش بھی کی اور پھر اوس دعوے کو چھوڑ دیا یا حاکم نے ایکسال کی مہلت اوس کے شوہر کو دی تھی اور بعد گذرنے ایکسال کے پہر مدت تک سکوت کیا ان سب امور سے اوس کا حق زائل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ترک دعوے سے یا مہلت سے ترک حق لازم نہیں آتا۔

مسئلہ ۵۱ ۔ زوج نے زوجہ سے اگر ایکبار بھی جمع کر لیا اور بعد کو عنین ہو گیا ہو یا اوسکا آلہ تناسل کاٹا گیا ہو تو اب تفریق نہیں ہو سکتی کیونکہ ایکوقت کے جمع کر لینے سے قضاءً حق ادا ہو جاتا ہے ایکبار سے زیادہ جمع کرنا مرد پر دیانتہً حق ہے قضاءً نہیں ہے۔ دیکھیے غایتہ الاوطار صفحہ (۲۱۰) جلد (۲) مطبوعہ نول کشور۔

مسئلہ ۵۲ ۔ مرد عنین کے ایام عذر شرعی مجرے و محسوب ہو سکتے ہیں

تصریح ۔ مثلاً اوس کو مرض لاحق ہو گیا ہو۔ یا احرام حج کا باندہ رکھا یا اپنی عورت سے ظہار کیا ہو اور کفارہ اوس کا ساٹھ روزہ ہوں تو یہ میعاد بصحت مرض کے اور فراغت احرام اور کفارہ دو ماہ کے شروع ہوگی اگر سال بہر کی میعاد گذر جاوے

اور مرد نے جمع نہ کیا ہو تو حاکم دار القضا بلا طلب جدید حکم تفریق کا نہین دے سکتا لیکن یہ بھی شرط ہے کہ عورت اوس مدت مین مرد کے پاس رہے اگر وہ غائب ہو جاوے گی تو وہ ایام غیبت کے دن اور زیادہ ہمرے جاوینگے ۔ اور مرد کا غائب ہو جانا یا حج کا سفر کرنا عذر نہین ہی اور ایام حیض عورت اور ماہ رمضان بھی اوسی سال تمام کئے جاوینگے دیکھئے نہایتہ الاوطار صفحہ (۲۱۲) جلد (۲) ۔

مسئلہ ۵۳ ۔ عنین کے حکم مین خصی بھی داخل ہے اوسکے لیے بھی حسب درخواست زوجہ کے زوج کو سال بہر کی میعاد دیجاوے گی

مسئلہ ۵۴ ۔ اگر مرد عنین نے عورت سے خلوت صحیحہ کر لیا تہا تو منسوخی نکاح کے بعد پورا مہر لازم ہو گا اور عدت بھی واجب ہو گی اور طلاق باینہ واقع ہو گی ۔ دیکھئے ہدایہ صفحہ (۴۰۱) جلد دو اولین مصطفائی

نفقہ کا بیان

نفقہ ۔ عبارت ہی طعام اور لباس اور مکان سکونت سے ۔

مسئلہ ۵۵ ۔ مرد پر زوجہ کا نفقہ دستور کے موافق واجب ہے جبکہ عورت نے اپنا نفس تسلیم کر دیا ہو اور وہ عورت قابل صحبت بھی ہو عام اس سے کہ مرد قابل صحبت ہو یا نہ ہو ۔

تصریح ۔ دستور کے موافق نفقہ دینے کا یہ معنی ہے کہ مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ دے اور جس پر روزی تنگ ہے جس قدر خدا نے اوس کو دیا ہے آتنا صرف کرے دیکھئے نہایتہ الاوطار صفحہ (۲۵۲) ۔

مسئلہ ۵۶ ۔ مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ مین اپنی عورت کو روٹی پکی پکائی دے یا آٹا ۔ دیکھئے بائیسوین فصل محیط کی ۔

مسئلہ ۵۷ ۔ امور خانہ داری مین عورت حرہ پر پیسنا پکانا اور مرد کی خدمت کرنا قضاءً واجب نہین ہے دیانۃً واجب ہے ۔ دیکھئے فتاویٰ نعمانی از محیط

مسئلہ ۵۸ ۔ طلاق کی عدت مین زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اور تفریق فسخ نکاح اور موت کی عدت مین واجب نہین ۔

تصریح ۔ جو تفریق زوج کے طرف سے ہو گی تو معتدہ کا نفقہ واجب ہو گا

اور اگر جدائی عورت کے طرف ہو اگر بلا معصیت ہو چنانچہ خیار عتق اور خیار بلوغ اور عدم کفائت مین تو نفقہ واجب ہے اور اگر جدائی معصیت ہے چنانچہ ارتداد اور تقبیل زوج کے اصول یا فروع کی تو انہین نفقہ ساقط ہے تو لعان اور خلع اور ایلا اور ارتداد زوج مین اور اسی طرح خوشدامن کی وطی مین نفقہ عورت کا واجب ہے —

مسئلہ ۵۹ عورت کی درخواست پر دوسرا مکان نہین لایا جاسکتا جبکہ اوس مکان مین متعدد حجرہ ہون —

تصریح — اگر مرد کی والدہ یا بہن یا اور کوئی ذی رحم محرم ہو اور وہ مکان مین رہتے ہون تو عورت کے دوسرے مکان کی استدعا پر دوسرا مکان نہین دلایا جاتا جبکہ اوس مکان مین چند حجرہ ہون — اور کوئی حجرہ اون مین سے خالی کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی حجرہ نہو تو حسب استدعا زوجہ دینا چاہیے دیکھیے وہی فصل محیط

مسئلہ ۶۰ قاضی شوہر کی بدمزاجی سے عورت کو اچھے لوگون کے ہمسایہ مین رہنے کا حکم دیسکتا ہے —

تصریح — اگر عورت قاضی کے پاس زوج کے زد وکوب کی شکایت کرے اور یہ استدعا کرے کہ مجھکو اچھے لوگون مین رکھے اس صورت مین اگر قاضی کو صحت کی اس واقعہ کی علمیت ہو تو منع کرے شوہر کو ظلم و تعدی سے اور اگر علمیت نہو اور ہمسایہ اوس کے قوم صالح ہون تو وہان ہی رہنے کا حکم دے اور اگر اون سے گواہی طلب کرے اگر وہ تصدیق عورت کی کرین تو بھی شوہر کو ظلم و تعدی سے منع کرے اگر قوم صالح نہون تو زوج کو قوم صالح مین رہنے کی تاکید کرے اور اون سے پوچھے اور بعد تحقیق کے جو مناسب جانے تجویز کرے دیکھیے باب ملتبین مفصل محیط کی —

مسئلہ ۶۱ فرض ہے مرد پر عورت کو ایکسال مین دو جوڑے پوشاک کے دینا

تصریح یعنے سال مین دو جوڑے کپڑے زوج پر فرض ہین سبب تجدید حاجت کے باعتبار گرمی اور سردی یعنے گرمی کے پوشاک جاڑے مین کام نہین آتے اور نہ جاڑے کے گرمی مین کام آتے ہین لہذا سال [illegible] دو بار پوشاک کی حاجت ہوتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۹	سفر	سغر
〃	۱۳	پڑ	پڑہا
〃	۲۲	گراہ	گواہی
〃	۲۳	مدت	عدت
〃	۲۴	روز	اور
۱۶	۱۴	روک رکھی	روک رکھے
۱۷	〃	زنانہ	زنا
〃	۲۴	العد	العدت
۱۸	۳	عورت	عورات
۲۱	۲۰	حو	جو
〃	۲۳	و	جو
〃	〃	سو	ہو
〃	〃	حور	چور
۲۲	۱۱	لاذم	لازم
۲۴	۱۲	لاذم	لازم
۲۵	۱۴	حضا	حضار
۲۸	۸	مغلطہ	مغلظہ
۲۹	۲۲	ہوئی	ہوسنے
۳۰	۴	واحل	داخل
۳۲	۶	مغرت	مضرت
〃	۱۱	یہانتک	یہان تک
۳۳	۹	〃	〃
۳۵	۱۱	زوجۂاول	زوجہ۔ اول
۴۰	۳	مَیت	مئیت
۳۹	۲	منی	منیہ
〃	۲۱	ل	کی
۳۹	۱	طرف	طرف سے
〃	۲	مصیبت ہر	مصیبت ہے کہ
۴۰	۳	زبادت	زیادت

تمت